سلسلۂ تصوف نمبر ۸۹

اردو ترجمۂ کتاب

# عقلِ بیدار

تصنیفِ لطیف

قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین سرتاج مشتاقانِ غوثیہ و

فخرِ عاشقانِ آستانۂ قادریۂ عالیہ عالیجناب حضرت سلطان باہُو قدس سرہ العزیز


اللہ والے کی قومی دکان

چنن الدین فضل الدین نقشبندی مجددی تاجر کتب

کوچہ ککے زیاں۔ بازار کشمیری لاہور

نے بصرف زرِ کثیر باہتمام اردو ترجمہ کرا کر نہایت صحت کے ساتھ چھپوائی

سلسلہ تصوف نمبر ۸۹

اردو ترجمہ کتاب

# عقل بیدار

از تصنیف لطیف

قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین سرتاج مشتاقان غوثیہ و فخر عاشقان
آستانۂ قادریہ فنا فی الھو سلطان باھو قدس سرہ العزیز

مترجمہ

ملک فضل الدین مجددی نقشبندی

حسب

اللہ والے کی قومی دکان (رجسٹرڈ) ملک چنن الدین تاجر کتب بازار کشمیری

لاہور نے

بپاس خاطر عاشقان رسول و محبان محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے بصرف زر کثیر بامحاورہ اردو ترجمہ کرا کر
نہایت صحت و صفائی کے ساتھ

بار دوہم

# فہرست مضامین عقل بیدار


| نمبر شمار | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|
| ۱ | حمد۔ نام کتاب اور تعریف کامل مرشد وغیرہ | ۱ |
| ۲ | سرّ نور۔ (نقش) | ۳۰ |
| ۳ | تفکرّ اور تصوّر (نقش) | ۳۵ |
| ۴ | نقش دفعہ خناس | ۳۶ |
| ۵ | نقش لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ | ۳۶ |
| ۶ | نقش برائے محبت معرفت | ۴۱ |
| ۷ | نقش اسم اللہ ذات (مرتبہ مقام یقینی) | ۴۲ |
| ۸ | نقش اسم اللہ ذات و تزکیہ نفس، تزکیہ قلب وغیرہ | ۴۳ |
| ۹ | نقش سرّ ہو | ۴۴ |
| ۱۰ | نقش فیض (معرفت اور جمعیت) | ۴۵ |
| ۱۱ | تصوّر اسم محمد ﷺ | ۴۵ |
| ۱۲ | شرح مراقبہ | ۴۸ |
| ۱۳ | روضہ مبارک کی دعوت کا نقش | ۵۱ |
| ۱۴ | نقش مقام حضور | ۵۲ |
| ۱۵ | شرح حاضرات باسم اللہ مع نقش | ۵۳ |
| ۱۶ | فقر کی ابتداء اور انتہا کیا ہوتی ہے | ۵۴ |
| ۱۷ | شرح انقال | ۶۳ |
| ۱۸ | شرح انتقال | ۶۵ |
| ۱۹ | شرح دم | ۶۷ |
| ۲۰ | شرح علم دعوت و حال دعوت | ۶۹ |
| ۲۱ | نقش اللہ و کشائندہ ہر مشکل | ۷۳ |
| ۲۲ | نقش اسم محمد ﷺ، جمعیت یا جمال محمدی ﷺ | ۷۴ |
| ۲۳ | نقش دیدار اصحاب کبار مع حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم | ۷۵ |
| ۲۴ | نقش وجودیہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم | ۷۹ |
| ۲۵ | اللہ تعالےٰ کے ننانوے نام | ۸۰ |
| ۲۶ | شرح اسماء الحسنیٰ مع خاصیت | ۸۴ |
| ۲۷ | اسمائے مبارک نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مع خاصیت | ۱۰۶ |
| ۲۸ | شرح علم دعوت | ۱۱۲ |
| ۲۹ | شرح حاضرات اسم اللہ اور حاضرات کلمہ طیبہ | ۱۴۲ |
| ۳۰ | خاتمہ | ۱۵۱ |

## عربی سے اردو ترجمہ

## فتح الربانی والفیض الرحمانی تحفہ سبحانی

# مجموعہ خطبات و وعظ حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی غوث صمدانی

# شیخ عبد القادر جیلانی

جس کو حضرت قبلہ کے خلیفہ اعظم شیخ عفیف الدین ابن مبارک قادری قدس سرہ نے تالیف کیا تھا۔ اس کتاب پر انوار میں حضرت غوث پاک رح کے باسٹھ وعظ ہیں۔ ہر ایک وعظ نہایت مؤثر اور بابرکت ہے۔ اور ہر ایک قسم کے نصائح سے بھرپور ہیں۔ کیا بلحاظ سلاست اور کیا بلحاظ جامع ہونے کے پرلطف ہیں۔ شریعت، طریقت، حقیقت اور معرفت کے دلچسپ کرشمے دکھلاتے ہیں۔ توحید الٰہی کے جلوے نظر آتے ہیں، راستی اور سلامت روی کا سبق دیتے ہیں۔ غرضیکہ ہر ایک لفظ نورٌ علیٰ نور ہے۔ ان خطبات اور وعظ کے علاوہ آخر میں حضرت اقدس رح نے بعض استفسارات کے نہایت دلچسپ اور پُر از نصیحت جواب عطا فرمائے ہیں۔ جن کی نسبت بعض اکابر نے سوالات کئے ہیں۔

کتاب کی ضخامت ۴۵۲ صفحات ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ کی عمدگی قابل دید ہے۔ چونکہ یہ گنجینۂ اسرار عربی زبان میں ہے۔ لہذا ہم نے افادہ عام کی خاطر بصرف زر کثیر اردو ترجمہ کرا دیا ہے۔ تاکہ ذی علم اصحاب اور بالخصوص عاشقان دربار قادریہ مطالعہ کر کے ارشادات سے استفادہ حاصل کریں۔ قیمت ۔

## المشتہر

اللہ والے کی قومی دکان رجسٹرڈ کشمیری بازار لاہور

# اردو ترجمہ ہر سہ دفتر

# مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی

## رحمۃ اللہ علیہ مع مفصل سوانحعمری

کون شخص ہے جو مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نام نامی و اسم گرامی سے واقف نہ ہو۔ یہ آپ کا وہ مجموعہ مکتوبات ہے۔ جو آپ نے وقتاً فوقتاً اپنے پیر دستگیر حضرت باقی باللہ قدس سرہٗ کی خدمت اقدس میں اور دیگر احباب کی طرف ارقام فرمائے تھے۔ اور جن کی تلاش اور جستجو میں عرصہ بعید سے طالبان مولیٰ اور حلقہ بگوشان سرکار عالیہ نقشبندیہ خصوصاً حیران و سرگردان پھرتے تھے۔ چونکہ یہ گنجینہ اسرار معانی نہایت دقیق فارسی زبان میں ہر ادنیٰ و اعلیٰ کی فہمید سے باہر تھے۔ لہذا

اللہ والے کی قومی دکان کشمیری بازار لاہور نے بپاس خاطر ہر چہار سلاسل عالیہ اور حلقہ بگوشان سرکار عالیہ کے لئے بصرف زر کثیر اردو ترجمہ کرا کر نہایت خوشخط اعلیٰ درجہ کے کاغذ پر طبع کرائے ہیں جن کو خرید کر ہر ایک طالب مولیٰ بے ساختہ یہ شعر اپنی زبان سے ورد کرے گا ؎

جماد چند دادم جان خریدم
بنام ایزد عجب ارزاں خریدم

قیمت ہر سہ دفتر ...... 



منظفر پرنٹرز۔ لاہور

# اردو ترجمہ کتاب

# عقل بیدار

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

ھُوَ الۡحَیُّ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَادۡعُوۡہُ مُخۡلِصِیۡنَ لَہُ الدِّیۡنَ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ، ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ مَوۡلَی الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَاَنَّ الۡکٰفِرِیۡنَ لَا مَوۡلٰی لَھُمۡ وَالۡعَاقِبَۃُ لِلۡمُتَّقِیۡنَ وَ اعۡبُدۡ رَبَّکَ حَتّٰی یَاۡتِیَکَ الۡیَقِیۡنُ ط

اللہ تعالےٰ کا شکر و احسان ہے ، جو ایمان لانے والوں کا مولےٰ ہے ۔ اور کافروں کا کوئی مددگار نہیں ۔ عاقبت پرہیزگاروں کے لیے ہے ۔ تم مرتے دم تک اپنے پروردگار کی عبادت کئے جاؤ ۔

جناب رسول کریم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر ہزار در ہزار تحیات و درود ہوں جن کے بارے میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :۔

ھُوَ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَہٗ بِالۡھُدٰی وَدِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡھِرَہٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّہٖ ۔ وہ ذات جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین عطا کیا ۔ تاکہ اس ہدایت اور سچے دین کو خلقت پر ظاہر کر دے ۔ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خلق خدا کی رہنمائی کے لئے اس دنیا میں آئے جو کریم اور امین تھے ۔ اور جن کی شان میں قاب قوسین ، وارد ہے ۔ فنا فی اللہ لامکان اور نور حضور سے پُر تھے ۔ اللہ تعالےٰ کا درود اور سلام اُن پر ان کے صحابہ اور اہل بیعت سبھی پر ہو ۔

بعدازاں تصنیف بے تالیف کا مصنف عرض پرواز ہے۔ کہ اس کتاب میں دین و دنیا کی زر و سیم کا علم کیمیا اور گنج تصرف کا ذکر ہے جو اسے پڑھ کر اس پر عمل کرے گا۔ انشاءاللہ تعالٰے اسے قرب الٰہی مشاہدہ جمعیت معراج حاصل ہو گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار پر انوار اور حضوری سے مشرف ہو گا۔ اصلی راہ اس کے ہاتھ آئے گی اور ایک نبی مرسل اور ولی کی پاک رُوح سے ہمیشہ کی صحبت حاصل ہو گی۔ اور ہدایت اس کی رفیق بنے گی۔ جو شخص اس میں شک کرتا ہے وہ معرفت الٰہی کا منکر جھوٹا اور بے دین ہے ؛

جسے مندرجہ بالا باتیں حاصل ہوں۔ وہ طریقت کا بادشاہ، غالب الاولیا ہو گا۔ اور اسے معرفت اور حقیقت پر پوری دسترس ہو گی۔ اور وہ اسم اللہ جل شانہٗ کے حاضرات کی اراوت اور قوّت علمی سے ایک دم میں ایک ہی قدم پر تمام جزو کل کی خبر دے سکے گا۔ اور ایک پلک میں لامحدود فاصلہ طے کرے گا۔ اور لاتعداد مراتب پر پہنچے گا۔ کیونکہ ایسے شخص کا مرتبہ وہم و خیال میں بھی نہیں سما سکتا۔ ایسے ہی اشخاص کے بارے میں رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ۔ اللہ تعالٰے اُن سے راضی ہے اور وہ اللہ تعالٰی سے وارد ہے۔ اور یہ اشارہ ہے۔ رمز اور ایما انہیں لوگوں کی طرف سے ہے چنانچہ ایسا شخص اسم بامسمّٰی ہو جاتا ہے۔ یعنی اسم اللہ جل شانہٗ کی برکت سے اسے لوح محفوظ کا علم حاصل ہو جاتا ہے۔ اور لوح محفوظ پر تمام علوم کا مطالعہ کرتا ہے پہلے ہی روز جو سبق لیتا ہے۔ اس کی وجہ سے تمام ظاہری علوم اور رسم و رسُوم سے بے محتاج ہو جاتا ہے ؛

یہ مراتب اس شخص کے ہیں جو اِلَّا اللّٰہ کا عاشق ہے۔ کیونکہ فنافی اللہ عاشق دراصل معشوق ہو جاتا ہے۔ اس واسطے کہ طالب کو جو کچھ دکھائی دیتا ہے۔ وہ غیر مخلوق کے انوار کا مشاہدہ ہے۔ اس طریق میں اسم اللہ جلّ شانہٗ، ذات کے مرقوم کی وجود یہ مشق کی جاتی ہے۔ جن کے کہنے سے پہلے ہی دن توحید الٰہی اور قرب اللہ جل شانہٗ حاصل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہ سب مراتب کاملوں کی ایک ہی نگاہ سے حاصل ہو جاتے ہیں۔ ان میں اس قدر قدرت ہوتی ہے۔ کہ اگر چاہیں تو بادشاہ کو رسوا اور خوار کر دیں۔ اور تونگر گدا بنا دیں۔ اور چاہیں تو تونگر گدا کو بادشاہی کا مرتبہ بخش دیں ؛

اِس مصنّف کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اجازت سے تلقین الرشاد بوسیلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حاصل ہے۔ اور حضرت پیرِ دستگیر حضرت محی الدین قدس سرہٗ العزیز کا مرید ہے۔ جو شخص انکاری ہے وہ بدبخت ہے ؛
واضح رہے کہ کسی ولی اللہ کی تصنیف بے تکلیف کے مطالعہ کا اثر وجود میں اس قدر ہوتا ہے۔ کہ انسان روشن ضمیر بن جاتا ہے۔ اور از خود خدا رسیدہ ہو جاتا ہے۔ لیکن ناقص کی تصنیف کے مطالعہ سے کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا۔
یہ تصنیف (عقل بیدار) عین رحمت نما اور فیض فضل عطا ہے۔ یہ طالبوں کے لئے بخشش ہے۔ کیونکہ خداوند تعالیٰ سے ہے اور خداوند تعالیٰ کے ساتھ ہے ؎

کے بہ بیند کور چشم بے حیا  فردا را امروز بنماید لقا ؛؛

قولہ تعالیٰ: وَمَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى۔ جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کو نہیں دیکھتا وہ آخرت میں بھی نہیں دیکھے گا۔" ؎

ہر کہ مے بیند شناسد حق بداں  جثہ اینجاست جانم لامکان

اس تصنیف کا مصنّف عالم علم تصوف اور سیف القلوب لاسوی اللہ تصوّر ربانی میں مقیّد۔ حضور شریف سے مشرف۔ قبور لطیف کی روحوں پر متصرف۔ متوجہ بقرب اللہ فنا فی اللہ۔ متحقق جامع الحقیقت۔ رفیق حق۔ سالک سلوک۔ اور آفات راہ سے فارغ معرفت لاہوت کا مبتدی۔ الہام اللہ کا ہم سخن۔ عارف عیاں۔ مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وسلم میں دائمی حاضر۔ غلام خانہ زاد۔ طالب مرید قادری بندہ باہو باھُو جسم کے بدن کا ہر بال بمنزلہ زبان ہے۔ اور جسے بے قبض۔ بسط۔ بے سکر۔ صحو اور بے لغو، لہو حاصل ہے اور جو ھُو میں غرق اور غرق فی ھُو کا محو اور روشن ضمیر ہے۔ اور جس کے قلب بیدار میں سے لطیفہ غیب الغیب انوار پروردگار سے متجلّی ہے۔ اور دیدار کا متوجہ ہے۔ اور جس سے اس قسم کا نعم البدل علم کہ کُلّ " يَوْمٍ هُوَ فِي شَاْنٍ ہر روز ان کی خاص حالت ہوتی ہے حاصل ہوتا ہے اور جو روز ازل سے ہی فنا فی اللہ ہے۔ اور جس کا پورا پتہ یہ ہے ۔ باھُو ولد بایزید عرف اعوان ساکن قلعہ شور کوٹ۔ اللہ تعالےٰ اُسے آفات اور ظلم سے محفوظ رکھے۔ اور جو دریائے توحید کا موتی نکالنے والا ہے۔ غوطہ خور شرف سے مشرف اور خاکپائے نبی خیر الانام صلے اللہ علیہ وسلّم ہے۔ یوں عرض پرداز

ہے کہ عقلمند وہ ہے، جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم کا طالب اور مرید ہو۔ قرآن رحمان کے موافق ہو۔ نفس و دنیا و شیطان کے مخالف ہو۔ اور حدیث نبی آخرالزماں کا تابع ہو۔ اور شرع کے مطابق عمل کرے اور اس کے امر و نواہی کما حقہ، بجا لائے۔ پھر معرفت الٰہی کا رُخ کرکے قرب و دیدار سے فنافی اللہ بنے۔ دنیا چھوڑ دے۔ خلقت سے قطع تعلق کرلے۔ جو شخص اللہ تعالےٰ کو پالیتا ہے۔ وہ نفسانی خواہشات اور حرص و ہوا سے باز رہتا ہے اور وہی آنکھوں سے انوار ذات اللہ جل شانہ، کا مشاہدہ کرتا ہے ٭

واضح رہے کہ اس کتاب کتاب الالباب کا نام عقلِ بیدار رکھا گیا ہے اور نیز عُمر بروار کیونکہ اس کا مطالعہ کرنے والا اولیائے لایحتاج اور نیز **شمس العارفین** کا خطاب حاصل کرتا ہے۔ اس کتاب کو **نسخہ فیض رساں** بھی کہتے ہیں۔ اور **طبقات فضل البخش** بھی کیونکہ یہ سراسر رحمت رحیم کی بارش اور کرم کریم کی کان ہے۔ اور اس سے فتوحات غیب الغیب اور اراوت حاصل ہوتی ہے۔ اس میں نہیں کہ جیسے اس کتاب کی اکسیر ہنر کیمیا کی عنایت کے خزانے کا تصرف حاصل ہو جاتا ہے۔ اس کی نظر مثل کیمیا ہو جاتی ہے۔ اور اُسے دنیاوی زر و مال اور نقد و جنس بیشمار حاصل ہوتا ہے پس جس شخص نے اس کتاب سے کچھ حاصل نہ کیا۔ اور اس سے اسے معرفت الٰہی حاصل ہوئی۔ اور نہ اُسے جمعیت جمال و صال اور نہ اس کا نقیبہ کھلا۔ تو سمجھ لو کہ عاجز ہے ہلاکت فقر و فاقہ۔ مفلسی۔ پریشانی اور بے جمعیتی احوال سبب کا زوال اور وبال اس کی گردن پر ہے ؎

احمقاں را نیست بہرش زین مقام　　کے رسد بر ایں مراتب لاف زن

باہُوؔ کیمیائے گنج مفلس را نمود　　ہر کہ را عقل است حاصل کرد زود

٭

ان دو مراتب میں سے ایک علم دعوت، عمل قبول اور مواکل ہدایت سے حاصل ہوتا ہے۔ اور وہ قرب اللہ جل شانہٗ سے حاصل ہوتا ہے۔ اور دوسرا حضور اللہ نور سے حاصل ہوتا ہے ٭

## (قولہ تعالیٰ)

نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ یَهْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ۔ وہ نورٌ علیٰ نور ہے پس اللہ جسے چاہتا ہے۔ اپنے نور کی ہدایت عنایت کرتا ہے ٭

مرشد کامل و مکمل کے نور کے سبب طالب ذکر و فکر مستی، اور درد وظائف اور کشف و کرامت ہستی سے نکلتا ہے اور دوستی کے راز میں آپڑتا ہے۔ جو شخص ان مراتب پر پہنچ جاتا ہے وہ فقیر لا یحتاج بن جاتا ہے اور فقیر کو اس قسم کی قوت توفیق حاصل ہوتی ہے۔ کہ مشرق سے لے کر مغرب تک ساتوں ولائیتوں کے بادشاہوں کے مراتب اس کے زیر حکم ہوتے ہیں۔ لیکن چونکہ وہ دنیا کو فانی سمجھتا ہے۔ اس لئے دنیاوی بادشاہی کی طرف مائل نہیں ہوتا ورنہ کامل کے نزدیک بادشاہی کا مرتبہ اختیار کر لینا کچھ مشکل نہیں بلکہ باآسانی دوسروں کو صرف توجہ نظری سے یہ مرتبہ بخش سکتا ہے ؛

مرشد کامل اوّل ہی اوّل طالب صادق کو کیمیا اکسیر فیض بخش کے ستتر ہنر عطا کرتا ہے ناقص طالب کو محروم رکھنا غلطی ہے۔ جس طالب کو ہنر کیمیا سے جمعیت نفس حاصل ہو۔ وہ کسی حالت میں بھی سوال کا عاجز نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی اسے قرب اللہ جلشانہ، کی معرفت سے رجعت لاحق ہوتی ہے۔ کیونکہ تمام ہدایت عنایت کے ماتحت ہیں۔ اور عنایت پانچ طرح کی ہوتی ہے ؛

عنایت نفس۔ عنایت قلب۔ عنایت روح۔ عنایت سّر اور عنائیت نور جسے جمعیت کل بھی کہتے ہیں جس سے مطلق قرب اللہ کی حضوری حاصل ہوتی ہے ؛

جب طالب عنایت یا ہدایت کے مرتبے میں داخل ہوتا ہے۔ تو اس کے وجود حرص و طمع اور تمام ناشائستہ اوصاف نکل جاتے ہیں۔ ظاہری حواس بند ہو جاتے ہیں۔ اور باطنی کھل جاتے ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ عنائیت بغیر کلمۂ فقر اور حکایت باخدا سراسر شکایت ہے اور اس کے حاصل کئے بغیر طالب شرمندہ اور روسیاہ ہے اور معرفت قرب اللہ جل شانہٗ سے محروم ہے۔

اوّل عنایت ہوتی ہے اور پھر ہدایت چنانچہ اگر باخلاص مرشد طالب کو اسم اللہ جل شانہ، ذات کی توجہ کرے اور گنج تحقیقات کا تصوّر تلقین کرے تو طالب کے مرتبے کو اپنے مرتبے کے برابر کر دیتا ہے اور جذب جمالیت سے طالب کے وجود کو نور بنا دیتا ہے اور یکبارگی حضور سے مشرف کر دیتا ہے۔ اگر طالب نے قدر کی۔ تو لائق احسان ہے کیونکہ باادب باحیا ہوتا ہے۔ اس قسم کا طالب بہت کمیاب ہوتا ہے۔ ایسے مرید کے وجود سے مرشد غلطیوں کو نکال دیتا ہے۔ اور ایک دم میں یا ایک دن رات میں

یا ایک ہفتے میں یا ایک مہینے میں یا ایک سال میں یا طالب ضرور بضرور قرب الٰہی کو پہنچ جاتا ہے۔

اگر طالب محض زبانی تقلید اور لاف زنی کرتا ہے اور ہر بات میں جھوٹ بولتا ہے اور علاوہ ازیں اس کا اعتقاد بھی درست نہیں۔ تو مرشد ایسے طالب کو بہت سی ریاضت بتاتا ہے تاکہ اس کا مغرور نفس معرفت حضور کی قدر کر سکے۔ جو ظاہر پرست اور ہوائے نفسانی میں گرفتار ہے۔ اُسے عنایت حق کے فیض کی کچھ خبر نہیں ہوتی۔

جب تو کسی شخص کو دیکھے کہ ظاہر میں بہت عبادت و ریاضت کرتا ہے۔ اور باطن میں اسے معرفتِ الٰہی کی خبر نہیں۔ تو سمجھ لے کہ وہ بیچارہ کشف۔ گمراہی اور کرامات کے جنگل میں سرگردان ہے۔ وہ عوام کا کام کرتا ہے اور خواصوں کے مرتبے سے محروم ہے۔ جو شخص خود چاند سے لے کر مچھلی تک کا واقف ہے۔ وہ قدرت الٰہی سے کسی کو بھی اس بات کی آگاہی دے سکتا ہے ان مراتب کو مرشد کامل تو ایک لحظہ میں عطا کر سکتا ہے۔ اس کے لئے کچھ مشکل نہیں۔ کیونکہ فقیر جانِ جہان ہوتا ہے۔ اور تمام عالم کی حقیقت کو غیب الغیب سے ظاہر کر سکتا ہے یہ کوئی تعجب کی بات نہیں۔ کیونکہ عارف ہشیار اور صاف نظر فقیر کے یہی مراتب ہیں بشرطیکہ اوّل اس کا قلب سلیم ہو۔ اور بحق تسلیم اُسے حاصل ہو۔ اور ہر کیمیا کی راہ کی قوّت سے واصل ہو۔ اس قسم کا مرتبہ اختیاری فقر کا ہے۔ جو صفت کریم کا عارف ہے۔

سات کیمیائے اکسیر حسب ذیل ہیں۔ جو جمعیت نظر کے لئے کُلّیہ یقین ہے۔

(۱) کیمیائے اکسیر کے ہنر کی تربیت (۲) کیمیائے اکسیر کی دعوت کا علم (۳) علم قرآن۔ جس کے سبب آیات سے اسم اعظم اور تفسیر حاصل کی جاتی ہے۔ (۴) روشن ضمیری کا علم کیمیا (۵) توجہ نظر یا تاثیر کا علم کیمیا (۶) ایک ہفتے میں ہر ولایت کی بادشاہی پر غالب آنے اور مشرق سے مغرب کی ساتوں ولائتوں پر قبضہ پانے کا علم کیمیا۔ (۷) صبر۔ شکر۔ حیا بارضا۔ نفس فنا۔ زندہ قلب۔ روح بقا کا علم کیمیا۔ کہ جس وقت چاہے۔ بحرِ نور میں غرق ہو جائے۔ اور جس وقت چاہے بقا سے مشرف ہو جائے۔

جو مرشد پہلے دن طالب کو مندرجہ ذیل ساتوں کیمیا نصیب کرتا ہے۔ اور علم کیمیا کا سبق دیتا ہے اس کے لئے طالب کو روا ہے اور مرشد با توفیق سے ارشاد

حاصل کرنا مناسب ہے ورنہ یقین کا خون کرنا ہے۔ بلکہ بے تصرف مرشد کا طالب، مفلس بیدین اور بے یقین ہو جاتا ہے۔ دن رات دنیاوی طلب میں کتّے کی طرح مردار کے پیچھے مارا مارا پھرتا ہے۔ اور ہر دروازے پر خود فروشی کرتا پھرتا ہے۔ اس قسم کے طالب اور مرشد دونوں لعین اور علیل ہیں ؛

کامل روشن ضمیر اور صاحب نظر فقیر، بمنزلہ حضرت خضر علیہ السلام ہے۔ کہ توجہ نظر ہی سے ڈھیلوں کو سونا بنا دیتا ہے۔ اس نظر کو کیمیا کہتے ہیں۔ جس میں اس قسم کی قوت ہے اس کے نزدیک سونا اور مٹی یکساں ہے ؛

اِن مراتب پر فخر نہ کرنا۔ کیوں کہ یہ معرفتِ الٰہی سے بعید ہے۔ اِس مرتبے کو حضرت بی بی رابعہؒ اور سلطان بایزیدؒ نے اختیار نہیں کیا۔

مبتدی طالب کو علم کیمیا سکھانا اور اسے صاحب رُتبہ بنانا عین ثواب ہے۔ کیونکہ مفلس فقیر کو شیطانی خطرات اور نفسانی وسوسے تو تمام برباد کر دیتے ہیں۔ مگر جن کا دل غنی ہوتا ہے۔ اور جنہیں مجلس نبوی صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم کی حضوری حاصل ہوتی ہے وہ ان باتوں سے بچ جاتے ہیں ؛

دوسرے طالب صادق کو کیمیا کا تصرف اس واسطے سکھلانا چاہیئے۔ تاکہ وہ مستحقوں یتیموں۔ قیدیوں۔ علما۔ فقہا۔ اولیاء فقرا۔ غوث اور قطب کی امداد کر سکے ؛

درویش کو جب تصرف حاصل ہو جائے۔ تو
دنیا آخرت کی کھیتی ہے کے مطابق سب کچھ راہِ خدا میں صرف کر دینا چاہیئے۔ کیوں کہ اس میں بڑا ثواب ہے۔

واضح رہے کہ مرشد پر عین فرض ہے۔ کہ تمام خزائن الٰہی کا تصرف طالب عطا کو بخش دے اور اس کے وجود سے فقر فاقہ۔ حرص۔ طمع اور تکلیف و محنت دور کرے تاکہ وہ عاشقانہ زندگی بسر کر کے بادشاہی روزینہ اور مدد معاش کو بھول جائے۔ اور بغیر محنت چرب لقمہ اس کے نصیب ہو۔ ضروری ہے کہ یہ سب کچھ اسے ایک ہفتے یا پانچ روز میں سکھلا دیا جائے۔ ان پانچوں خزانوں سے پانچ ہزار تصرف حاصل ہوتے ہیں۔ جن کے خزانوں کا کوئی شمار نہیں۔ اس قسم کے مراتب مرشد کامل کے واسطے

کچھ بھی مشکل نہیں ؛

پیر اور مرشد کے لئے فرضِ عین ہے کہ پہلے یہ تحقیق کر لے کہ پیر کا مرتبہ کیا ہے۔ اور مرشد کا کیا؟ اور مُرید اور طالب کسے کہتے ہیں۔ اور اُن کے مراتب کیا ہیں۔ اور طالب کس قسم کا ہونا چاہیئے۔

واضح رہے کہ صاحب مراتب پیر، مُرید کو بغیر چلّہ کشی و ریاضت حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں پہنچا دیتا ہے اور مرید صادق وہ ہے جو اپنے مال و جان پر، اور ملکیت پر اپنے پیر کو متصرّف سمجھے۔ پس یہی مراتب مرید لایرید مثل حضرت رابعہ بی بی رضؓ اور سلطان بایزید رضؓ کے لئے کافی ہیں ؛

مُرشد کا کام ہے اسم اللہ جل شانہٗ کی تلقین۔ اور مُرید کا کام ہے۔ اسم اللہ جل شانہٗ پر یقین۔ کہ اپنی آنکھوں سے ان دونوں حضور کو دیکھ لے۔ جس کو ان مراتب کی آگاہی اور دسترس نہیں۔ وہ پیری۔ مریدی اور طالبی مریدی سے واقف نہیں۔ بالفرض اگر مُرید پیر پر یقین نہ کرے۔ تو پیر کے لئے ضروری ہے، کہ مرید کو لوحِ محفوظ کا مطالعہ کرائے۔ اور اس کے علوم اس پر منکشف کرے تاکہ قیامت تک اس کا یقین قائم رہ سکے۔ اور اگر طالب کو مرشد پہ اعتبار نہ آئے۔ تو مرشد کے لئے ضروری ہے۔ کہ توجہ باطنی سے مُرید کو حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مجلس میں پہنچائے۔ اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اُسے تلقین کریں۔ تاکہ روز قیامت تک طالب کو یقین رہے۔ بہت سے مرشد حجاموں کی طرح ہیں۔ اور مُرید خادم ہیں ؛

وہ کون سا ایسا علم ہے اور وہ کون سی حکمت ہے جس سے کل چیز۔ خاص و عام اور ظاہر و باطن ایک ہی گھڑی میں عمل میں آجاتے ہیں اور جس سے مرتبہ فقر، فنا کو پہنچ جاتا ہے یہ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ بیشک اللہ تعالےٰ ہر چیز پر قادر ہے، کی برکت سے مالک الملکی فقیر کا مرتبہ ہے۔ یہ عارف باخبر کے مراتب ہیں۔ یہ اہل ذات پروردگار کے درجات ہیں۔ انہیں تیلی کا بیل کیا سمجھے۔ یہ تمام علم و علوم تمام کیمیائی گنج۔ اور تمام معلوم و باطن سے واقف ہونا۔ اور قرب حضوری۔ حیٌّ۔ قیومٌ۔ تصور نور کی توفیق اور علم کی تحقیق۔ اور قبر اولیاء اللہ پر دعوت پڑھنے کے عمل سے

حاصل ہوتے ہیں ۔

مُرشد کامل نظر سے ہی طالب کے وجود کو زمین و آسمان کے چودہ طبقوں سے وسیع کر دیتا ہے ۔ یہ بات کم حوصلہ کے لئے وجود میں نگاہ رکھنا سخت مشکل ہے ۔ کیونکہ یہ قرب اللہ جل شانہ، سے حضوری کی تلقین ۔ دیدار پروردگار کے انوار کی تجلّی اور قدرت نظارہ وجود ہے ۔

اسم اللہ ذات کی گرانباری طالب خادم کے وجود کو پارہ پارہ کر دیتی ہے ، اُسے وہی شخص جانتا ہے ۔ جس نے اس کو اٹھایا ہے ۔

قولہ تعالےٰ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۔ ہم نے جب امانت زمینوں اور آسمانوں کے پیش کی ۔ تو اس کے اٹھانے سے عاجز آکر انہوں نے انکار کر دیا ۔ لیکن انسان نے اپنی ظلومی اور جہولی کی وجہ سے اُسے اُٹھا لیا ۔

کامل مرشد اور مکمل پیر کی اس طرح شناخت ہو سکتی ہے ۔ کہ اگر جاہل کو تلقین کرے تو وہ عالم فاضل ہو جائے ۔ کیونکہ علماء کے تمام علوم مرشد کامل کے تصرّف میں ہوتے ہیں یہ علمیت عارفوں اور عاشقوں کے نصیب ایک دوسرے سے ، قیامت تک قائم مقام ہوگی ۔ اور اس سے تمام علوم ایک ساعت میں سینہ بہ سینہ بالمتوجہ ۔ حضور باحضور ۔ قرب باقرب ۔ تصرف باتصرف ۔ قلب باقلب ۔ رُوح با رُوح ۔ سر باسر اور زبان بازبان حاصل ہوتے رہیں گے ۔ یہ ایسا مبارک مطالعہ ہے ۔ جس سے دونوں جہان کا تماشا دیکھ سکتے ہیں ۔ اور جو کچھ لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے ۔ نظر آتا ہے اور بیان کی زبان سے پڑھے بغیر پڑھ سکتے ہیں ۔ جو ناواقف ہیں ۔ وہ اسے غیب جانتے ہیں ۔ لیکن مرشد کامل کے لئے معمولی بات ہے ۔ یہ تو طالب خدا کے پہلے سبق کے مراتب ہیں ۔

اگر مرشد کامل کسی فاضل صاحب تحصیل علم کو تلقین کرے ۔ تو اسے کے قلب کو معرفت الٰہی سے اور توحید کے علم تصدیق سے محقق کر دیتا ہے ۔ پھر اس کی گویائی کی طاقت لے لیتا ہے اور ظاہر علم سے زبان نطق مر جاتی ہے ۔

اگر مرشد کامل کسی بادشاہ ظل اللہ کو تلقین کرے۔ تو ملک سلیمانی اور زفاف سے لے کر قاف تک کی ولائیت اسکندریہ اس کے فیض و تصرف میں آجاتی ہے۔

کامل مرشد کی علامت بھی یہی ہے کہ وہ لایحتاج ہے کہ محتاج۔ خود فروش اور کشف و کرامات کے سبب مغرور اور خود پسند نہ ہو۔ مکار پارسا اضطراری فقیر بھی ہوتے ہیں۔ قولہ تعالیٰ اَتَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۔ کیا تم لوگوں کو نیک کام کرنے کے لئے کہتے ہو۔ اور اپنے تئیں بھول جاتے ہو۔ حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو کیا تم اسے نہیں سمجھتے؟

عاقل وہ ہے۔ جو علم دعوت قبور، علم دعوت حضور، علم دعوت نور۔ اور علم دعوت نظر اللہ منظور ہو۔ دعوت کے لائق وہی شخص ہو سکتے ہیں۔ جن کا وجود مغفور ہے۔ قولہ تعالیٰ لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ تیرے اگلے پچھلے گناہ اللہ تعالیٰ ضرور بخش دے گا۔

جب صاحب دعوت کامل قرآن شریف سے علم دعوت کو شروع کرتا ہے۔ تو انبیاء۔ اولیاء۔ اصفیا۔ مرسل۔ غوث۔ قطب۔ مومن۔ مسلمان اور تمام روحانی اہل منصب کی روحوں سے مصافحہ کرتا ہے۔ ہمکلام ہوتا ہے۔ اور ہر ایک کا آشنا بنتا ہے۔ قبر پر شاہسوار دعوت پڑھنے سے نہیں کانپتا۔ یہ سارے مراتب دعوت پڑھنے والوں کو پہلے ہی دن نصیب ہوتے ہیں۔

علم دعوت کے دو منصب ہیں۔ چنانچہ کامل کو پہلے ہی دن خزانہ ہاتھ آتا ہے اور ناقص رجعت میں پڑ کر سختی سے مر جاتا ہے۔

نیز شرح دعوت، دعوت تیغ برہنہ کی طرح ہے۔ جو تمام عالم کو ایک دم قتل کر سکتی ہے تو اس بارے میں تعجب نہ کر۔ قرآن شریف کلام الٰہی ہے۔ اس پر یقین کر۔ پس کامل یہ تیغ برہنہ ذوالفقار کی طرح ہاتھ میں لے کر موذی کو قبل ایذا اور کفار کو قتل کرتا ہے۔ لیکن ناقص کے لئے یہ تلوار اس کے اور اللہ تعالیٰ کے مابینی رشتے کو قطع کر دیتی ہے۔ اور جس طرف دیکھتا ہے۔ خود بخود رجعت کے سبب خانہ خراب ہو جاتا ہے۔

عاقل وہ ہے جو کامل و ناقص کی تمیز کرے۔ تمیز یہ ہے کہ کامل ترک حیوانات کی

طلب نہیں کرتا۔ اُسے زکوٰۃ۔ حصار۔ سعدہ ونحس وقت۔ عدد وبرُوج اور شمار وغیرہ کی کیا ضرورت ہے ہمیشہ رجعت میں پڑ کر خوار ہوتا ہے۔ جو حلال حیوانات کی ترک کرتے ہیں۔ جو کہ کفار علیہم اللعنتہ کی رسم ہے۔ وہ اہل دوزخ ہیں۔ کامل صاحب، دعوت جو چاہتا ہے کھاتا ہے۔ کیونکہ اس کا کھانا مجاہدہ نورُ ہے۔ اس کی نیند مشاہدہ حضور ہے اور اس کی گفتگو ذکر الٰہی ہے۔ اس کا قلب بیت المعمُور ہے۔ اور اس کی رُوح فرحت شوق سے مسرور ہے ؎

سیل بے رہبر بہ دریا میر ساند خویش را
شوق چوں رہبر شود تارہبرے درکار نیست

صاحب دعوتِ کامل کو علم دعوت قرب الٰہی تک پہنچا دیتا ہے۔ پروردگار سے الہام باصواب ہوتا ہے۔ اُسے فرشتہ۔ مؤکل اور پیغام کی ضرورت نہیں ::

واضح رہے کہ دعوت پڑھنے کے علم میں بعض بلحاظ اجازت ناقص ہوتے ہیں۔ اور بعض کامل۔ اور بعض پڑھنے میں ناقص ہوتے ہیں۔ اور بعض کامل۔ لیکن اجازت کامل ہوتی ہے اور بعض پڑھنے اور اجازت دونوں میں کامل ::

فقیر کی انتہا کیا ہے؟ توجہ توفیق۔ تصوّر۔ فنافی اللہ اور بحق رفیق ہونا ::

سنو! علم دعوت کے پڑھنے سے سونے چاندی کے ہزار ہا خزانوں کا تصرف شکر بے قیاس ذکر فکر۔ مراقبہ۔ اور علم حکمت بیشمار حاصل ہوتے ہیں۔ مگر ان سب میں سے فقیر کی ایک توجہ بہتر ہے۔ جو قرُب الٰہی سے باتوفیق ہو۔ اس کی توجہ روز قیامت تک مُسلسل ترقی بخشتی رہتی ہے۔ یہ مراتب اس فقیر کے ہیں۔ جو صاحب عیان ہے۔ اور جو نا پڑھے ہوئے علم کو پڑھتا ہے اور ناجانی ہوئی غیب چیز کو جانتا ہے، اور ناسُنی ہوئی بات کو بیان کرتا ہے۔

غیب کا جاننا اللہ تعالےٰ کا خاصہ ہے۔ اور اللہ تعالےٰ اپنے خاص بندوں کو اپنا علم خاصہ سکھلاتا ہے۔ جیسا کہ علم لدنی۔ بعض کو قرب الٰہی سے الہام پیغام حاصل ہوتا ہے بہ راہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عنایت، کہ وہ ہے۔ جو اس کا منکر ہے وہ مردُود ہے۔ مردہ دل اور روسیاہ ہے مردار کی جستجو کی درپے ہے۔ عزّ وجاہ سب کچھ یقین کے تصرف میں ہے۔ یقین ایمانی نورُ ہے۔ جسے عطائے ازل۔

کہتے ہیں۔ اسم اللہ جل شانہٗ کی تلقین وجود میں آفتاب کی طرح طلوع کرتی ہے۔ ایسے شخص اور اللہ تعالےٰ کے مابین کوئی حجاب نہیں رہتا۔

اگر تم سے کوئی یہ پوچھے کہ تم نے اللہ تعالےٰ کو دیکھا ہے۔ تو اگر تم یہ کہو۔ کہ دیکھا ہے تو وہ دراصل نہیں دیکھا۔ کیونکہ مخلوق کو وہ آنکھیں ہی عطا نہیں۔ جن سے وہ دیکھ سکے۔ تو پھر دیدار کیسا؟

اللہ تعالےٰ جسے اپنی طرف کھینچنا چاہتا ہے۔ اُس کے ہفت اندام منوّر ہو جاتے ہیں اور پھر لامکان میں جو غیر مخلوق کا مکان ہے دیدار نصیب ہوتا ہے۔ یہ بھی اسم اللہ ذات کے تصوّر سے ہوتا ہے لیکن ایسا کہ اس کی صُورت قائم نہیں کر سکتے۔ جو شخص اس قسم کا دیدار کرتا ہے۔ وہ اُسے وہم و خیال میں نہیں لا سکتا۔

جو شخص ان مراتب پر پہنچ جاتا ہے۔ اُسے اسم اللہ جل شانہٗ کی تلقین اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت سے یقین حاصل ہو جاتا ہے۔ اور اس کے لئے مرنا جینا یکساں ہو جاتا ہے (حدیث مُوْتُوْ قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْ۔ مرنے سے پہلے مر جاؤ۔ حدیث اَلَا اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ بَلْ یَنْقَلِبُوْنَ مِنَ الدَّارِ اِلَی الدَّارِ اولیاء اللہ ہرگز نہیں مرتے۔ بلکہ وہ ایک مکان سے دوسرے مکان میں آجاتے ہیں۔ جسے یقین حاصل ہو گیا۔ سمجھو کہ اسی دم واصل ہو گیا۔ بغیر یقین کچھ ہاتھ نہیں آتا۔

یقین دو قسم کا ہے ایک قراری۔ جیسا بت پرستوں۔ کافروں اور اہلِ زنّار، کا ہے دوسرا اقراری، جو کلمہ گو وں کا ہے۔

یقین اعتباری صاحب تصدیق یا توفیق کو تلقین سے حاصل ہوتا ہے۔ اس قسم کا یقین پہاڑ کی طرح ہوتا ہے۔ جو نہ کانپتا ہے نہ سرکتا ہے اور نہ لڑھکتا ہے۔

یقین ایک صفت فقیر ہے جس سے عاجزوں کی دستگیری کی جاتی ہے۔ اسے سلطانُ الفقراءُ بھی کہتے ہیں۔ پس جس وجُود میں خاص یقین آجاتا ہے۔ اِس سے بے دینی نکل جاتی ہے۔

علماء اور فقراء میں یہ فرق ہے کہ عالم لوگ علم کی مستی کی وجہ سے ہستی میں آتے ہیں اور فقیر غلبات شوق کی مستی کی وجہ سے ہستی سے نکلتے ہیں۔ جو غلبات شوق میں مست رہے وہ اللہ جل شانہٗ سے پیوست رہے اور تمام مطالب سے رہائی یافتہ ہے۔ یہ مراتب

بھی یقین بالیقین کے ہیں۔ جو شخص اس کتاب کا مطالعہ کرے گا۔ خواہ وہ یہود و نصاریٰ کی طرح بھی کافر کیوں نہ ہو۔ بلاشک شبہ مسلمان ہو جائے گا۔ اگر مردہ دل ہو گا۔ تو حضور دل کی زندگی اُسے حاصل ہو گی۔ اور شرک کفر اور کینے کو چھوڑ دے گا۔

شرح یقین۔ جان لے کہ یقین با علم ہے۔ یا علم بالیقین ہے۔ علم بالیقین سے بیدار مغزی اور پروردگار کی معرفت اور توحید حاصل ہوتی ہے۔ یقین کا مرتبہ اور ہے۔ اور علم یقین کا اور ہے۔

اگر کوئی تجھ سے پوچھے کہ یقین فوق التلقین ہے یا تلقین فوق الیقین ہے۔ تو کہو کہ سالک کے لئے یہ دونوں دو بال بھی ہیں اور تیر بھی۔ اگر دونوں اکٹھے ہوں۔ تو بہتر ہے۔ جیسا کہ آنکھ اور بینائی۔ آنکھ بغیر بینائی کام کی نہیں اور بینائی بغیر آنکھ فضول ہے۔ اسی طرح علم یقین سے کچھ فائدہ نہیں۔ اور صرف علم تلقین مفید نہیں۔ علم تلقین سے تصوّر نور کی توجہ کی توفیق حاصل ہوتی ہے۔ اور علم یقین سے قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ علم یقین لا یحتاج بناتا ہے اور علم تلقین معراج کو پہنچاتا ہے۔ یہ دونوں قادریہ طریق میں توحید کی کنجیاں ہیں۔ جن سے ہر مشکل کا قفل کھل سکتا ہے۔

قادری کامل مرشد پہلے ہی روز طالب کو تلقین اور یقین عطا کرتا ہے۔ جس سے مرید کے سارے کام مثلاً سننا۔ کمربستہ ہونا۔ دیکھنا۔ لباس۔ مطالعہ وغیرہ یقین سے ہوتے ہیں یقین ایمان کا لباس ہے اور ایمان بغیر یقین بے جان ہے۔ جس نے علم یقین، پڑھا اور علم تلقین سیکھا اسے عمر بھر ریاضت اور چلّہ کی ضرورت نہیں ؎

اصل یقین است یقین بار کُن ؛		محرم اسرار شوی از گنہ قرار کُن ؛
اصل یقین است یقین کن طلب		محرم اسرار شوی از راز رب
اصل یقین است یقین با نظر		نظر یقین بہ بود از سیم و زر
علم یقین یافتش ذاتِ نورؐ ؛		شدُ ز یقین صورت رہبر حضور ؛
این نہ یقین است کہ تو یافتی		پیش بتاں سر بنہاز تو ساختی
اصل یقین است طلب کن خدا		اصل یقین است طلب مصطفےٰ

باھوؒ ہر کہ طلب غیر کند بالیقین
تابع شیطان بود آں لعین ؛ ؛

جو کچھ زبان سے اقرار کیا ہے اس پر یقین۔ اور جو کچھ کتاب وغیرہ میں سے پڑھا اس کا ثواب حاصل نہیں ہوتا۔ تاوقتیکہ علم پر عمل نہ کیا جائے چاروں مرکانوں سے نہ گذر جائے اور اربعہ عناصر یعنی خاک۔ پانی آگ اور ہوا سے نہ گذر جائے۔ جو فقیر ان چاروں سے گذر جاتا ہے۔ وہ نور کے مرتبے کو پہنچتا ہے ؎

چار بودم سہ شدم اکنوں دوام  وز دوئی بگذشتم و یکتا شدم
باھُوؒ ہر کہ یکتا گشت فی اللہ شد مقام  فیض فضلش ایں بود فقر ش تمام

حدیث اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہُ ۔ جب فقر مکمل ہو جاتا ہے تو وجود دریا کی طرح ہو جاتا ہے جو توحید نور اور دوام حضور میں غرق ہو۔ یہ مراتب اس فقر کے ہیں۔ جو عارف اور سرورِ عالم ہو۔ علم پہ مغرور نہ ہو۔ اے بہشت کے مزدور زاہد۔ تو فریفتہ نہ ہو ؎

جسد ما را اور قبر شد زیرِ خاک  رُوح ما را برُد رحمت راز پاک
قلب ما را قرب دائم حضور!  ہر کہ یکتا گشت فی اللہ ذات نور
فقر را گم قہر کم با جثہ جان  جُثہ را با خود برُد در لامکان
ہر کہ گوید اولیاء را مردہ  عقل آں را نیست دل افسردۂ
باھُوؒ ایں راہ نما بہر از خدا
زندگانی کُن بہ ہمدم مصطفےٰؐ!

قولہٗ تعالیٰ ۔ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ
وہ لوگ جو راہ خدا میں شہید ہوئے ہیں۔ انہیں مردے نہ خیال کرو۔ بلکہ زندہ ہیں۔ تم اس اس بات کو نہیں سمجھ سکتے ؎

معرفت راہِ دگر علمے دگر  با مطالعہ رُو بیار و چوں نگر
ناظراں را نظر شد چوں با خدا  ایں مراتب یافتم از مصطفےٰؐ

خاص کی صحبت بھی معراج ہے اور مشاہدہ اور تفاوت پر موقوف ہے۔ خواہ طالب حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ کا ساکیوں نہ ہو۔ جس کی اصل وجوہ ہی اسم اللہ جل شانہٗ کی ابتدا ہے اس کے لئے ابتدا اور انتہا ایک ہی ہے۔ اس کو فقط وصل سے کام ہے۔ بعضوں کو حضور باطن سے باطنی حضور حاصل ہے۔ اور بعض کا باطن ہی

معمور ہے۔ بعض جانتے ہیں۔ اور بعض نہیں جانتے۔ بہتر تو یہ ہے کہ جان کر بھی نہ جائیں" ایسا کریں تو تمام غم والم کا خاتمہ ہو جائے۔ جو شخص علم کے ذریعے نفسانی لذات حاصل کرے وہ بمنزلہ سانپ ہے اور جو علم کے ذریعے قلب اور روح کو سنوارتا ہے وہ عالم باعمل ہشیار لائق دیدار ہے اور عالم باللہ، عالم فی اللہ اور عالم ولی اللہ اسی کو کہتے ہیں۔ ایسا شخص علم کے مرتبے سے بڑھ کر اولیاء اللہ کے مرتبے کو پہنچتا ہے۔ اور بایزیدؒ کی طرح اسم جل شانہ، میں غرق ہو جاتا ہے۔ جو شخص اسم اللہ جل شانہ، اور اسم محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کا منکر ہے۔ وہ ابوجہل ثانی ہے یا فرعون، تو اپنے تئیں ان میں سے کون سا خیال کرتا ہے۔

جس طرح کافر کے لئے کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھنا مشکل ہے۔ اسی طرح مردہ دل کے لئے تصوف مشکل ہے۔ کیونکہ تصوف سے نفس شرمندہ ہوتا ہے۔ دل زندہ ہوتا ہے۔ اور روح دیکھنے والی بن جاتی ہے۔ نیز تصوف سے انسان خدارسیدہ بنتا ہے اور نفسانی لذتوں سے بیزار ہوتا ہے ؎

خندہا بر سینہ صافاں مے کنی ہشیار باش
ہر کہ بر آئینہ خندد بر ریش خندی خود کند

فقیر کا دشمن تین حال سے خالی نہیں۔ یا تو مردہ دل اور حاسد عالم ہے۔ جس کی زبان زندہ لیکن دل تصدیق سے بے خبر ہے اور جہل مرکب میں گرفتار ہے یا وہ جھوٹا منافق اور کافر ہے یا اہل دنیا ہے۔ جسے بہشت میں سے بالشت بھر جگہ بھی نہیں ملے گی :۔

کامل فقیر وہ ہے جو ایک دم کے لئے مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وسلم سے جدا نہ ہو۔ جسے ہمیشہ مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وسلم حاصل نہیں۔ وہ فقیر ہی نہیں درویش کا یہ مرتبہ ہے۔ کہ وہ لوحِ محفوظ کا مطالعہ کرے۔

عالم دو طرح کے ہیں۔ ایک ظاہر دوسرے باطن۔ جو علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ انہیں انہیں علم کے سبب ہر رات یا جمعرات یا ہر مہینے یا ہر سال حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوا کرتی ہے۔ جس عالم کو حضور محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل نہیں۔ اس کے وجود کے لئے علم مفید ہی نہیں ایسے عالم کو گدھے کا سا جاہل کہتے ہیں۔ اور لوگوں کی نظروں میں ذلیل و حقیر ہوتا ہے۔ اور اہل ستم۔ رشوت خور اور اہلِ آزار

ہوتا ہے۔

اگر سارے علماء۔ فقہاء محدث۔ مفسر۔ زاہد۔ عابد۔ متقی۔ عامل۔ حکیم کیا زندہ کیا مُردہ اور سارے جن و انسان یکجا جمع ہوں۔ تو بھی اولیاء اللہ کے فقر کے ایک دم کے تفکر کی ابتدا کو بھی نہیں پہنچ سکتے۔ وہ تفکر ایسا ہوتا ہے کہ ناخن میں دونوں جہان دیکھ سکتا ہے۔

حدیث تَفَكُّرُ سَاعَةٍ خَيْرٌ مِنْ عِبَادَةِ الثَّقَلَيْنِ۔ ایک گھڑی کا تفکر دونوں جہان کی عبادت سے اچھا ہے۔

حدیث۔ زیادہ ذکر ذِكْرُ اللّٰهِ فَرْضٌ مِنْ قَبْلِ كُلِّ فَرْضٍ۔ تمام فرائض سے پہلا فرائض ذکر الٰہی ہے لیکن وہ ذکر خفیہ ہو۔ جو ذکر مشاہدہ حضوری اور قرب اللہ جل شانہ، سے ہو۔ اُسے آواز سے کچھ تعلق نہیں۔ ذکر خفیہ اسی شخص کو نصیب ہوتا ہے۔ جسے نبوی حضوری حاصل ہے اور ایسے شخص کا مرتبہ فقیر مسکین اور غریب ہے۔

مسکین اُسے کہتے ہیں۔ جس کے پاس ویسے تو ایک دن کے لئے بھی خوراک موجود نہ ہو۔ لیکن خزانے کا تصرف رکھتا ہو۔

غریب اُسے کہتے ہیں جس کے بدن میں غضب۔ غصہ اور غلاظت نہ ہو۔ اور فقیر وہ ہے۔ جو ہمیشہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا منظور نظر اور حسب ذیل آیت کے مطابق معشوق نبی ہو۔

آیۃ کریمہ۔ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا

اور اے پیغمبر، جو لوگ صبح و شام اپنے پروردگار کی یاد کرتے ہیں (اور) اسی کی رضامندی چاہتے ہیں۔ ان کے ساتھ (اٹھنے بیٹھنے پر) اپنے نفس کو مجبور کرو۔ اور تمہاری نظر (التفات) اُن پر سے ہٹنے نہ پائے کہ لگو دنیا کی زندگی کے سازو سامان کرنے اور ایسے شخص کا کہنا ہرگز نہ ماننا۔ جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہے اور اس کی دنیا داری حد سے بڑھ گئی ہے۔ (سورۃ الکھف پارہ ۱۵)

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ۔

اور اے پیغمبر) جو لوگ صبح (شام) اپنے پروردگار ہی کی طرف منہ کر کے اس سے دعائیں مانگتے ہیں ان کو

وَجْھَہٗ ط مَا عَلَیْکَ مِنْ حِسَابِھِمْ مِّنْ شَیْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِکَ عَلَیْھِمْ مِّنْ شَیْءٍ فَتَطْرُدَھُمْ فَتَکُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۔

(اپنے پاس سے) مت نکالو، نہ تو اُن کے اعمال کی جواب دہی کسی طرح تمہارے ذمے ہے اور نہ تمہاری جواب دہی کسی طرح اُن کے ذمے ہے (کہ جوابدہی کے ڈر سے) لگو اُن کے دھکے دینے (ایسا کرو گے) تو تم ظالموں میں (شمار) ہو گے۔

پارہ ۷ سورۂ انعام رکوع ۵)

زندہ قلب فقیر وہ ہیں۔ جو حکم اللہ جل شانہٗ کے مرتبے سے حسب ذیل آیت کریمہ کے بموجب دونوں جہان پر قادر اور نفس پر حکمران ہیں۔

اٰیہ کریمہ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰھِیْمُ رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی ط قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰی وَلٰکِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ ط قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَۃً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْھُنَّ اِلَیْکَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰی کُلِّ جَبَلٍ مِّنْھُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُھُنَّ یَاْتِیْنَکَ سَعْیًا ط وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ۔

اور اے پیغمبر اس واقعے کو بھی یاد کرو) کہ جب حضرت ابراہیمؑ نے (خدا سے) درخواست کی کہ اے میرے پروردگار (ایک نظر) مجھ کو بھی تو دکھا کہ تو قیامت کے دن) مردوں کو کیوں کر زندہ کرے گا۔ خدا نے فرمایا کہ تم کو اس کا یقین نہیں عرض کیا کیوں نہیں (تیرے فرمانے سے یقین تو ہے مگر (ایک نظر دیکھنا چاہتا ہوں تاکہ میرا دل پورا پورا مطمئن ہو جائے۔ فرمایا تو (اچھا) چار پرندے اور اپنے پاس منگواؤ اور بوٹی بوٹی کر (ڈالو) پھر ایک ایک پہاڑی پر اُن کا ایک ایک ٹکڑا رکھ دو۔ پھر ان کو بلاؤ تو وہ (آپ سے آپ) تمہارے پاس دوڑے چلے آئیں گے (یہ نمونہ قدرت دیکھو) اور جانے رہو کہ اللہ زبردست اور حکمت والا ہے)۔

سورۃ بقر پارہ تلک الرسل رکوع ۲۔

کیا تجھے معلوم نہیں کہ چاروں پرندے کے مارنے اور ذبح کرنے والا زندہ قلب اور صاحب حضور ہوتا ہے۔ اس قسم کا ذاکر فقیر دلی تصدیق سے علم تفسیرات کا عالم اور فقر محمدی ہوتا ہے۔ حدیث اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ۔ (فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے)

فقر دانی چیست گنج دکان کرم!
ہر کہ بیند روئے فقرش نیست غم

فقیر اسے کہتے ہیں۔ جو جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم سے پیغام

لائے اور لیجائے۔ اور جس وقت چاہے، حضور محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہنچ سکے
اور از راہ باطن اسم اللہ ذات کے تصور سے مشرف ہو۔ یا از راہ تصرف قبور روحانیت
پر قادر ہو۔

اسم اللہ ذات کے فقیر کا یہ مرتبہ ہوتا ہے۔ کہ وہ مردہ دل کو تاقیامت زندہ کر سکتا ہے
اور زندہ دل کو صغیرہ کبیرہ گناہوں سے پاک کر دیتا ہے۔ جس کا دل زندہ ہے۔ اس سے صغیرہ
کبیرہ گناہ کبھی صادر نہ ہوگا۔ اگر یہ بات نہیں تو سمجھو کہ وہ دراصل گدھا ہے۔ جو انسان کی
شکل میں پیدا کیا گیا ہے۔

قولہ تعالیٰ مَثَلُ الَّذِیْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ یَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا۔ جو لوگ توریت
کو پڑھ کر اس پر عمل نہیں کرتے ان کی مثال ایسی ہے۔ جیسے گدھے پر بوجھ۔

انسان کی شناخت یہ ہے۔ کہ وہ باوفا۔ جانثار اور کار آزمودہ ہو۔ نہ کہ فانی اور نہ باقی ہو
تمام پرند اسم اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔ اور اسم اللہ پڑھتے ہیں۔ کامل وہی ہے۔ جسے اسم اللہ جل
شانہ کی حضوری کی خبر ہو ؎

ذکر را بگذار و فکرش را بجو ۔۔۔ ذکر و فکر و وسوسہ از دل بشو
طلب کن از مرشد توحید نور ۔۔۔ طلب کن از مرشد قبرش حضور
بے حضوری ہر طریقت راہزن ۔۔۔ طالبان را بس بود ایں یک سخن
باحضوری قادری را ابتدا ۔۔۔ انتہائے قادری بیند لقاء

قولہ تعالیٰ وَمَنْ كَانَ فِیْ هٰذِهٖ اَعْمٰى فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى (جو دنیا میں اندھا
ہے وہ آخرت میں بھی اندھا رہے گا۔

گر بگویم کور را با چشم بین! ۔۔۔ کور مادر زاد کے بیند یقین

حدیث حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَيِّئَاتُ الْمُقَرَّبِيْنَ۔ ابرار کی نیکیاں مقربوں کی برائیاں ہیں۔

کامل قادری کی نظر میں جاہل یا عالم یا بانصیب بے نصیب طالب یکساں ہے۔ کیونکہ وہ
مذکور کے ذکر میں محو ہے اور باطن میں مجلس حضور اسے حاصل ہے، اس کا جسم بمنزلہ قلب ہے
شوق مسرور ہے۔ اور روح واحدانیت نور میں غریق ہے۔ کیونکہ ہر علم اور نصیب کامل اس کے اختیار
میں ہے۔ کیونکہ وہ مقرب پروردگار ہے۔ لوح محفوظ پر کے سعد کو نحس اور نحس کو سعد
بنا سکتا ہے۔ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں اس واسطے کہ کامل قادری کے مرید کی خوراک

مجاہدہ ہوتی ہے ۔خواب حضوری ہوتی ہے اور وہ مشاہدہ میں مستغرق ہوتا ہے ۔
واضح رہے کہ طریقہ قادریہ میں یہ دوسرے طریقوں سے شیطان بطور جاسوس آکر طالب و مرید کو گمراہ کرنا چاہتا ہے لیکن قادری کو بسبب قادری ہونے کے فتح حاصل ہوتی ہے ۔پس اگر طریقہ قادریہ کا مرید کسی اور طریقے کی طرف رجوع کرے تو وہ مردود اور مغضوب ہو جاتا ہے پھر قیامت تک بھی اس کا دل زندہ نہیں ہوتا ۔
قادری اور غیر قادری میں یہ فرق ہے کہ قادری بے تکلیف ۔غیر تقلید اور اہل توحید ہوتا ہے اور دوسرا طریقہ والا اکثر مقلد اور کاہل ہوتا ہے ۔قادری کو پہلے ہی روز چابی مل جاتی ہے جس سے مہمات کے قفل کھول سکتا ہے ۔جزاک اللہ فی الدارین خیرا ۔ اللہ بس باقی ہوس ۔
واضح رہے کہ حضرت پیران پیر محی الدین رضی اللہ عنہ، طالبوں اور مریدوں کے حق میں ایسے ہیں ۔ جیسے جان بدن میں ۔
آنجناب کا مرید یا طالب خواہ صالح ہو یا طالع ( بدبخت) بخدا اور رسول آپ اس سے کسی حال یا افعال یا اقوال ۔ اعمال اور قابل میں روز قیامت تک جدا نہیں ۔بلکہ ہر موقع پر اس کی مدد کرتے ہیں، اللہ تعالےٰ نے بوساطت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آپ سے وعدہ فرمایا ہے ۔ کہ آنجناب کا کوئی مرید دوزخ میں نہیں پڑے گا ۔جو حاسد کاسید اور منافق کہتا ہے ۔کہ آپ کا کوئی مرید دوزخ میں پڑے گا ۔ یاد رکھو وہ خود لائق دوزخ ہے جو شخص آنجناب کا مرید ہو کر آنجناب سے جدا سمجھے ۔اس کے لئے آپ کا مرید کہلانا درست نہیں ۔
واضح رہے کہ جس وقت کوئی شخص آنجناب کو اخلاص ۔اعتقاد اور یقین سے مشکل کے وقت امداد کے لئے یاد کرتا ہے اور کہتا ہے ۔اُحْضِرُوا یَا مَلِکُ الْاَرْوَاحِ الْمُقَدَّسِ دَ مِیحی الحق الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ ۔ جب تین مرتبہ یہ کہہ کر تین مرتبہ کلمہ طیب کی ضرب دل پہ پہنچاتا ہے تو تیسری ضرب کے وقت ضرور بالضرور حضرت پیر دستگیر یا تو ظاہری جسم سے یا روحانی طور پر یا نورانی بدن میں ظاہر ہوتے ہیں ۔ وقت بعض کو ظاہر میں ملاقات نصیب ہوتی ہے ۔بعض کو وصال اور بعض کو پیغام نصیب ہوتا ہے ۔جو شخص آنجناب کا طالب و مرید اور فرزند اصلی طور پہ ہے ۔ وہ اولیاء اللہ کے مرتبے پہ پہنچتا ہے

اور اولیاء اللہ مردہ نہیں ہیں۔ بلکہ زندہ ہیں۔ اور اسم اللہ ذات کی برکت سے نہیں۔ دائمی زندگی حاصل ہے۔ کیونکہ اولیاء کی موت سے مراد ی (موت ہے) ہے۔

حدیث مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ لَمْ یَکُنْ لَہٗ لَذَّۃٌ مَعَ الْخَلْقِ۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کو پہچان لیتا ہے۔ پھر خلقت سے اُسے لذت نہیں آتی۔

حضرت شاہ محی الدین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اَلْاُنْسُ بِاللّٰہِ وَالْمُتَوَحِّشُ عَنْ غَیْرِ اللّٰہِ۔ اللہ تعالیٰ سے انس کرتا ہے اور غیر اللہ سے بھاگتا ہے یہ اولیاء اللہ ہی کا مرتبہ ہے کہ زندگی اور موت ان کے لئے برابر ہوجاتی ہے۔ قرب الٰہی کے سبب اُن کا باطن صاف ہوجاتا ہے۔ اَلْاُنْسُ بِاللّٰہِ وَالْمُتَوَحِّشُ

حدیث۔ اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ بَلْ یَنْقَلِبُوْنَ مِنْ دَارِ اِلٰی دَارٍ۔ بیشک اللہ تعالیٰ کے اولیاء نہیں مرتے۔ بلکہ وہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں آجاتے ہیں۔

قولہ تعالیٰ لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْیَاءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ جو لوگ راہِ خدا میں شہید ہوتے ہیں انہیں مُردہ نہ کہو۔ بلکہ وہ زندہ ہیں۔ مگر تم اِس بات کو سمجھ نہیں سکتے ؛؛

جن و انس۔ مؤکل اور فرشتوں کے تمام علوم علم دعوت قبور کی قید میں ہیں۔ جو اہل تصور اور عارف حضور کے نصیب ہے۔ جو لوگ عام و خاص اسم اللہ جل شانہٗ کا ورد زبانی کرتے ہیں۔ لیکن اسم اللہ ذات کی کنہ نہیں جانتے۔ وہ معرفت سے محروم رہتے ہیں۔ مرشد کامل اسم جل شانہٗ کی تلقین سے طالب پر ہر مطلب منکشف کردیتا ہے۔

عقل مند وہ ہے جو طالب کو چار تصرف عنایت کرے۔ تاکہ وہ عمر بھر بے جمعیت اور پریشان نہ ہو۔ فقیر لایحتاج غالب اولیاء اللہ۔ نہ کسی سے اپنی ضرورت ظاہر کرتا ہے اور نہ کسی سے منت و سماجت کرتا ہے۔ اور وہ چار تصرف یہ ہیں۔

اوّل تصرّف علم دعوت قبور حدیث۔ اِذَا تَحَیَّرْتُمْ فِی الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِیْنُوْا مِنْ اَہْلِ الْقُبُوْرِ۔ جب تم کسی کام میں حیران ہو جاؤ تو اہل قبور سے مدد لو۔ جو طالب دعوت میں کامل ہے۔ اس کی نگاہ میں ہر ایک تصرف ہمیشہ رہتا ہے ؛؛

باقی تین تصرف یہ ہے۔ تصرّف علم کیمیا اکسیر۔ تصرف علم تفسیر۔ اور تصرّف اسم اللہ تاثیر لیکن

فرض عین ہے کہ پہلے طالب اپنے نفس کو محکوم بنائے۔ جو شخص عمر بھر علم اور عمل میں مصروف رہے وہی فقیر کامل ہے اس راہ کی اصل مراد قرب الٰہی کا وصال ہے۔ نہ کہ دنیاوی عزات و مرتبہ اور فرش فروش۔ دل دن رات گناہ کی طلب میں رہتا ہے۔

اے جانِ من! ایک ہی بات سے ہزار ہا کتابیں منکشف ہوتی ہیں۔ اور وہ بات کتابوں میں نہیں سما سکتی وہ کیا ہے؟ حضوری ہے! جو اہل حضور عارفوں کے نصیب ہے۔ دوسرے کی کیا مجال کہ اہلِ سخن سے بات کرے یہ بعید کی اگ ہے چنانچہ صفات کی باتیں اور اور ہیں اور ذات کی اور۔

یہاں پر سخن سے مُراد دائمی حضوری اور علم لدنی ہے۔ جو ازل ہی سے فیض فضل یا توفیق ہے یہ حلال کمانے۔ سچ بولنے اور مشاہدہ حضوری سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ مراتب قرب اور وصال حضوری معرفت اللہ جل شانہٗ کے ہیں۔ جو محض توفیق ہے۔ قولہ تعالیٰ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ۔ مجھے صرف اللہ تعالیٰ ہی سے توفیق ہے، اس راہ کا اصول علم ہے۔ جاہل کبھی یہ راہ طے نہیں کر سکتا ہے

گر ترا عقل است علم از حق طلب    جاہلاں چوں خوک و خرس و چوں کلب

علم تین طرح اور تین قسم کا ہے۔ (۱) علم شعر عربی (۲) علم علمائے معرفت توحید۔ (۳) علم اہلِ تصوف:

فقیر اولیاء شعراء کو علم بلاغت و فصاحت اور دانش باشعور ہوتی ہے۔

علماء اہل فقہ۔ مفسر اور محدث کو علم مطالعہ۔ مناظرہ۔ مذاکرہ۔ بذکر مذکور ہوتا ہے۔

لیکن فقیر، اہل تصور اولیاء اللہ کو قرب اللہ حی قیوم سے حضور حاصل ہوتا ہے۔ پس جہاں پر حضور ہے۔ وہاں علم رسم و رسوم۔ مطالعہ کتب۔ رقم رقوم۔ اور شعر و شعور بعید اور دُور ہے۔

واضح رہے کہ جو کچھ ماسوائے اللہ ہے وہ خطرات کا دفتر ہے۔ اُسے دل سے دُور کرنا چاہیئے۔ اور اسم اللہ ذات سے چند کلمات کافی ہیں۔ جن سے بے نصیبوں کو تصرف گنج بے رنج محض فیض و الٰہی سے حاصل ہوتا ہے اور طالبوں کو کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ کی کُنہ کی برکت سے ہر مطلب مل جاتا ہے۔ جس نے کلمہ طیبہ پڑھا۔ دوزخ کی آگ اُس پر حرام ہو گئی اور ایمان بہشت فضل و رحمت اس پر عاشق ہو گئے

اسی کلمہ طیب سے جمعیت تمام۔ تصرف گنج اور تمام مقسوم رزق ہوتا ہے۔ تمام خزانوں کا تصرف۔ قسمت ازلی اور فیض ازلی اسم اللہ جل شانہٗ، اور کلمہ طیبہ کے طے کر لینے میں ہے۔

پیر کامل اور مرشد عامل توجہ باطنی سے قسمت رزق کے تمام خزانوں کا تصرف منکشف کرتا ہے اور کلمہ طیبہ سے یہ باتیں دکھا دیتا ہے کہ حق حق سے حق پر ہے معرفت الٰہی سے قرب حاصل ہوتا ہے۔

واضح رہے کہ یہ بے نظیر کتاب کم بخت۔ بے نصیب۔ بے عقل اور کم طالع کو پسند نہیں آتی۔ اس کتاب سے اللہ تعالےٰ کے خزانوں کا علم حاصل ہوتا ہے۔ اور نہ صرف علم بلکہ وہ خزانے توفیق الٰہی سے دکھائی دینے لگتے ہیں۔ لیکن ان کے لئے کوئی صاحب دانش ہونا چاہیئے نہ کہ بے عقل جو کہ صرف روٹی کی دھن میں ہے۔

اس کتاب کا نام محک العلماء و فقہاء و عارف اولیاء ہے جو ہدایت کے مراتب پر پہنچاتی ہے۔ معرفت حاصل کراتی ہے۔ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مجلس میں داخل کرتی ہے۔ پس جو شخص دن رات اس کا مطالعہ کرے وہ دنیا اور آخرت میں لایحتاج ہے۔ اور اسے کسی کی ضرورت نہیں رہتی۔

بے عقل را نوشش نیاید ایں کتاب — عاقلاں را گنج بخشد بے حساب
ایں کتاب غوث قطب ہر ورق — بر تصرف کیمیا ہر شش نظر کرد غنا
اکسیر و تکثیر است و علم کیمیا! — واز کیمیا ہر شش نظر کرد و غنا

سنو! بعض کو عقل ایک دوسرے سے بطور بھیک مانگنے کے حاصل ہوتی ہے۔ لیکن اولیاء اللہ کو علم باعقل اللہ تعالےٰ سے عنایت ہوتا ہے۔ اسی کو عقل کلی کہتے ہیں چنانچہ اس عقل کی وجہ سے وہ تمام کل و جزو کا حاکم اور عالم بحر گیر ہوتا ہے جو عالم کتاب سے صرف علم حاصل کرتا ہے اور اس پر عمل نہیں کرتا وہ کبھی بھی طمع اور حرص سے باز نہیں آتا خواہ اس کی زبان پر تفسیر ہی کیوں نہ ہو۔ حدیث لِکُلِّ شَیْءٍ اٰفَۃٌ وَاٰفَۃُ الْعِلْمِ طَمَعٌ" ہر چیز کے لئے کوئی نہ کوئی آفت ہوتی ہے۔ سو علم کی آفت طمع ہے۔

اسی واسطے طالب کو ہدایت سے پہلے تصرف کیمیا نظر عطا کرنا چاہیئے۔ طالب شاگرد خاص کو علم کیمیا سعادت سے محروم کرنا اور شاگرد نالائق کو یہ نعمت

عطا کرنا خطا ہے۔ پس جو شخص بے عقل کو معلوم کرائے۔ اس کا وبال اور خون خرابی اسی کی گردن گردن پر ہوگی۔

واضح رہے کہ فقیر ہر تصرّف کا عامل۔ ہر تصوّر کا کامل۔ ہر توجہ کا کامل۔ اور ہر تفکّر کا اکمل ہوتا ہے اور تمام لاطمع مراتب کا مجموعہ ہوتا ہے ؂

عقل حق نور است واز حق آفتاب
مے شود روشن بمثل آفتاب

کور تیرہ را نباشد عقل و رائے
بے خبر از معرفت وحدت خدائے

عارفاں را عقل شد از ادب حق
علم و حلم با مطالعہ دل ورق!

ایں سخن از کُن گرفتم کُنہ کُن
جاوداں را یافتم از یک سخن

یک زیک آیت ز قرآں یافتم
باخود رفیقے آیتش را ساختم

عقل یک سر است سر او کشش بجو
بے ادب بے عقل بالبس گفتگو

ہر کرا عقل است دائم در سکوت
لب بلب بستہ بود اہل از لاہُوت

حدیث لِکُلِّ شَیْءٍ اٰفَۃٌ وَّاٰفَۃُ الْعِلْمِ طَمَعٌ۔ ہر شے کے لئے کوئی نہ کوئی آفت ہے۔ اور علم کی آفت طمع ہے۔

اہلِ حضور خاموش ہیں اور اسی خاموشی میں حضوری میں ہیں۔ اور خون جگر پیتے ہیں۔ لیکن بے عقل جوش و خروش میں خود فروش ہیں ؂

عقل کلّی گنج نورش با حضور
بے حضوری بے عقل واز حق بدور

عقل بیدار است خوابش راہگیر
عاقلاں غالب بوند روشن ضمیر

سر ہدایت عقل طالب معرفت!
بے عقل یک شود انسان شرف

علم سہ حرف است و عقل سہ حرف!
عالم عاقل یک شود انسان شرف

عاقلاں در طلب اللہ بہ دوام!!
ہر مطالب در طلب حق شد تمام

انبیاء را عقل بُد از حق عطا!
اولیاء را عقل برده باخدا!

عاقلاں را ناظر نظر بنی!
عاقلی جز طالبی دنیا شقی

سنو! طالب مولیٰ اگرچہ خلقت کی نگاہوں میں بے عقل ہے۔ لیکن علم معرفت الٰہی میں اللہ تعالےٰ کے نزدیک عاقل ہے مَنْ مَاتَ فِیْ حُبِّ اللّٰہِ فَقَدْ مَاتَ شَھِیْدًا۔ جو شخص محبت الٰہی میں مرا وہ شہید ہوکر مرا۔

فقیر اگرچہ خلقت کے نزدیک جاہل ہے لیکن علم توحید الٰہی میں اللہ تعالےٰ کے نزدیک عالم وفاضل ہے اسے الہام بالہام۔ کلام باکلام اور دُور بدر حاصل ہے اور ذکر مذکور میں حضور ہے قولہ تعالیٰ فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ - تم مجھے یاد کرو۔ تو میں تمہیں یاد کروں۔

عاقل اللہ تعالےٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور بے عقل طمع اور نفس اور حرص و ہوا کی طرف مائل ہوتا ہے۔ پس تجھے اِن دونوں میں سے کون سی بات پسند ہے یا تو معرفت حق حاصل کر۔ یا دنیا کی طرف رجوع کر۔

ایمان کی اصل نجات اور کم آزادی ہے۔ حضور سے انوار تجلّے کے سبب عقل بڑھتی ہے۔

طالب علم علماء اور طالب مولیٰ فقرا میں یہ فرق ہے۔ کہ علماء تو توحید کا علم بتلاتے ہیں۔ لیکن فقرا اس علم سے عین کو دکھاتے ہیں۔

فقراء کا طریق یہ ہے کہ ہر مقامات پر طبقات کو طے کرتے ہیں۔ فقیر کی ملکیت نہیں ہوتی۔ وہ آفات سے باتوفیق الٰہی بچ نکلتا ہے۔

اگر کوئی حاسد منافق۔ مردہ دل۔ کاذب جو شیطان کے فرزندوں اور خناس کے وسوسہ کی بمنزل ہے اور جو پیر و مرشد کا منکر۔ بے پیرو بے مرشد اور بے معرفت ہے۔ یہ کہے کہ اس زمانہ میں کوئی پیر یا مرشد لائق ارشاد نہیں۔ اس کی بجائے صرف مطالعہ کتب کافی ہے تو وہ اس حیلہ شیطانی اور مکر و فریب نفسانی کے سبب راہزن ہے اور معرفت اور ہدایت خدا سے باز رکھتا ہے۔ اور مجلس محمدی کی حضوری سے روکتا ہے۔ ایسے شخص کی بات پر پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ ایسا شخص مُردہ دل ہے اور کتے کی طرح مردار کی تلاش میں بار بار پھرتا ہے۔

علم کتابوں میں ہے اور عامل علماء قبروں میں ہیں۔ لیکن مرشد کامل ظاہر و باطن میں حاضر ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کے خزانوں کے خزانچی ہیں۔ صاحب ولایت ایک دم بھی خلق خدا کی محافظت سے غافل نہیں ہوتا۔ وہ آفتاب کی طرح ہر ایک کو یکساں فیض پہنچاتا ہے اور ہر ایک کے ساتھ راہنمائی کرتا ہے۔ طالب اور مریدی ایسا مرتبہ ہے۔ جو حضوری سے مشرف ہے۔

گر بیابی طالبا حاضر کنم ؛ جستہ راز قہر غصہ پر کشم
تا شناسی معرفت حق اولیا میشود حاصل ترا وحدت خدا
صاحب گنج تصرف مید کرم ؛ عارف باللہ بود آن جان مسنم

جسے باطنی صفائی اور ٹھیک تحقیق کی نظر غائر حاصل ہے۔ اسے تمام خزانوں کا تصرف اور تحقیق بحق رفیق حاصل ہوتی ہے۔ اور ایسا شخص طالبوں کو تصرف کی تعلیم کر سکتا ہے اور یہی طریقہ شفیق کا ہے۔ کیونکہ خَیْرُ النَّاسِ مَنْ یَّنْفَعُ النَّاسِ آدمیوں سے اچھا وہی ہوتا ہے جو لوگوں کو پہنچائے ۔

پس معلوم ہوا۔ کہ فقیر کا وجود کان ہے۔ اور اس کی باتیں جو کنہ وغیرہ کی بابت کرتا ہے، بیش بہا موتی ہے ۔

پس اے احمق حیوان پریشان! اس کی جلالیت کے قہر سے ڈر۔ کیونکہ فقیر کا قہر اللہ تعالےٰ کے قہر کا نمونہ ہے اور فقیر کا کلام مشکل کشا ہے۔ فقیر کی توجہ۔ نظر نشست و برخاست اور اس کا ہر ایک کام حکمت سے خالی نہیں کیونکہ حکیم کا کوئی فعل خالی از حکمت نہیں ہوتا ۔

پس جب مرشد اور پیر سے طالب اور مرید کو۔ دنیاوی علم کے خزانے سے فقیری کی تعلیم حاصل نہ ہو۔ اس کی معرفت اور فقر اختیاری ہے۔ حدیث اَلْجُوْعُ اَشَدُّ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ بھوک کا عذاب قبر کے عذاب سے بھی سخت ہوتا ہے۔ حدیث اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْفُقَرَآءِ الْغَنِیُّ۔ غنی دل فقیروں کو اللہ تعالےٰ پیار کرتا ہے۔ جو شخص فقیر کا گلہ کرتا ہے۔ گویا وہ اللہ تعالےٰ کا گلہ کرتا ہے۔ ایسا فقیر جو فقیر کی شکایت کرتا ہے، اور بھوک پر گھبراہٹ ظاہر کرتا ہے وہ شرمندہ اور خوار ہے۔ حدیث نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ فَقْرِ الْمُکِبِّ ہم منہ کے بل گرنے والے فقیر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں ۔

سنو! شیطان خود عالم ہے اور اپنی علمی قوت سے تمام عالم کو اپنے قبضے میں لائے ہوئے ہیں۔ ہزاروں میں سے کوئی ایک آدھ ہی ہوگا۔ جو اس سے بازی جیت گیا ہوگا۔ ورنہ سب پر یہ متصرف ہے۔

پس معلوم ہوا۔ کہ شیطان چار کتابوں توریت۔ زبور۔ انجیل۔ اور فرقان اور علم ہدایت سے بے نصیب اور محروم ہے ۔

علمائے عالم۔ فقیر درویش کامل۔ غوث قطب مکمل۔ ہر شیطان پر غالب ہوتے ہیں اور اولیاء اللہ کو وہ حضوری حق سے روک کر اپنے نفس میں لانا چاہتا ہے۔ لیکن وہ نہیں رک سکتے۔

وہ کون سا علم ہے جس کے سبب شیطان انسان کو گمراہ کرتا ہے؟ وہ طمع اور حرص کا علم ہے۔ جو پہلے نفس کو سکھاتا ہے۔ اور نفس اس کے سبب بیدین ہو جاتا ہے۔ مختصر یہ کہ دنیاوی لالچ اور زیب و زینت شیطانی مال و متاع ہے۔ پس جو شخص شیطانی مال پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ وہ شیطان سے قول و اقرار کرتا ہے۔ اور اس کے قابو میں آجاتا ہے اسی واسطے پہلے تصرف دنیا کو عمل میں لانا چاہیئے۔ تاکہ دنیا کی ضرورت ہی نہ رہے۔ اور شیطان غالب نہ آسکے۔

طالب مولیٰ وہ ہے۔ جو دنیا کو طلب نہ کرے۔ نفس۔ دنیا اور شیطان پر وہی غالب ہے جو فقیر غنی ہیں اور تصرف میں غالب ہیں۔ کامل اور فقیر علم کا فیض بخشتا ہے اور دستگیری کرتا ہے۔ قولہ تعالیٰ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ کہدے کہ دنیاوی مال تھوڑا ہے اور قلیل اس کپڑے کو کہتے ہیں۔ جو عورت کے خون حیض سے لتھڑا ہوا ہو۔ چنانچہ عربوں میں کہا جاتا ہے کہ يَا أَخِي لَا تَجْلِسْ عَلَيْهَا لِأَنَّ تَحْتَهَا مَتَاعٌ۔ اے بھائی اس پر نہ بیٹھ کیونکہ اس کے نیچے حیض کے خون سے آلودہ کپڑا رکھا ہوا ہے۔ پس دنیاوی مال و متاع کو عارف فقیر کبھی قبول نہیں کرتا۔ یہ کام اہل فضل و فیض اور اہل مجلس کے لئے مفید نہیں دنیاوی علم سے حیا جاتی رہتی ہے۔ جو کہ حیاتی کا جزو ہے اور علم معرفت سے خدائی قرب حاصل ہوتا ہے اور خدا کے نام سے خدا حاصل ہوتا ہے۔ نفس امارہ اور دنیا کی طمع کسی کام کی نہیں۔ بلکہ اس کے سبب انسان شیطان کا مقرب بنتا ہے۔ قلب سلیم اور روح بحق تسلیم کی طرح رحمان کی رہبر ہے۔ جب تک شوق اور اشتیاق متفق نہیں ہوتے حضوری ملاقات حاصل نہیں ہوتی۔

واضح رہے کہ ذکر فکر میں سراسر حیرت ہے۔ علم و مطالعہ میں غیرت۔ تصور میں عبرت تصرف میں جمعیت و استقامت۔ عشق میں ملامت۔ محبت میں نور اور فقر میں یہ سب کچھ۔

پس اگر معرفت کا مرتبہ علم سے حاصل ہو جاتا۔ تو شیطان سب پر فائق ہو جاتا

اگر تقویٰ پر موقوف ہوتا تو بلعم باعور سب سے بڑھ جاتا۔ اگر جہالت سے حاصل ہوتا تو ابو جہل سب پر فوقیت لے جاتا۔ لیکن معرفت الٰہی کسی اور ہی علم اور بات سے حاصل ہوتی ہے۔ وہ محبت و اخلاص ہے۔

کیا تجھے معلوم ہے کہ اصحاب کہف رضی اللہ عنہ کو کس نے خدا رسیدہ بنایا؟ محبت و اخلاص نے۔

شیطان کو علم نے کہاں تک پہنچایا۔ بدبختی اور لعنت میں۔ یہ علم روح کے خلاف ہوتا ہے اور اس کے ذریعے شروع ہی میں نفس خدا سے باز رہ جاتا ہے اور بے یقین ہو جاتا ہے۔ بالیقین علم توشہ راہ ہے۔ اور علم بے معرفت گمراہ کنندہ ہے۔

معرفت ایک نور ہے۔ جو تکبر اور غرور سے باز رکھتا ہے۔ اور جن میں دونوں جہان کے علم تحریر ہیں۔ سو فقیر کی زبان پر ہیں۔ خواہ قبول کرے یا رد۔ حدیث لِسَانُ الْفُقَرَآءِ سَيْفُ الرَّحْمٰنِ فقیروں کی زبان اللہ تعالےٰ کی تلوار ہے۔

واضح رہے کہ خواہ کوئی ساری عمر خلوت و ریاضت اور تنہائی سے خمیدہ پشت ہو جائے اور سوکھ کر بال کی طرح باریک ہو جائے۔ اور دن رات زاری کرتا رہے۔ جس سے گناہ خشک لکڑی کی طرح جلتے رہیں۔ تو بھی اس کا یہ ہر ایک فعل اُسے معرفت قرب خدا سے باز رکھیگا۔ کیونکہ یہ سب اعمال اعضا کے ہیں۔ اور ظاہری اعمال میں دل شامل نہیں۔ جب تک ظاہر و باطن متفق نہ ہوں۔ تب تک عاشقی۔ معشوقی۔ محبوبی۔ مرغوبی۔ اور محبوب القلوبی کا درجہ حاصل نہیں ہوتا۔

جو شخص اسم اللہ ذات کی مشق وجودیہ ساتوں اعضا پر کرتا ہے۔ وہ فی الفور صاحب حضور ہو جاتا ہے۔

پس معلوم ہوا کہ انسان کو چند ایک بیماریاں ہیں جس طرح دنیاوی مریض کو شیطان نفاق وغیرہ کی دوا دے کر پریشان کرتا ہے۔ اسی طرح اخروی مریض کو تقویٰ کا طبیب نفس کو قتل کرنے کی دوا بتلاتا ہے لیکن مریض عشق کا مرض لاعلاج ہے۔ جو صرف لقاء اور دیدار سے ہی اچھا ہو سکتا ہے۔ جو لقا چاہتا ہے۔ اسے چاہیئے کہ بے بس ہو جائے۔

جس عالم فاضل کو مرشد تلقین کرتا ہے۔ اُسے مناسب ہے کہ پہلے اُسے مجلس محمدی ؐ

میں پہنچ جائے۔ اور خود آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم زبانِ مبارک سے فرمائیں کہ اے عالم طالب اللہ! یہی تیرا مرشد عارف باللہ ہے تاکہ اس عالم کو یقین ہو جائے۔ اور عارف واصل ہو جائے۔ طالب اللہ کی یہی علامت ہے۔ کہ وہ عالم و فاضل ہو۔ ورنہ جاہل خواہ ہزار ہوں ان کا دیوار بناد بنا کچھ مشکل نہیں۔ مزاجب ہے کہ مرشد صاحب توفیق ہو۔ اور مرید عالم و فاضل اور صاحب تحقیق ہو۔ جاہل کبھی عارف باللہ نہیں ہوسکتا۔ نہ اُسے معرفتِ الٰہی حاصل ہوسکتی ہے۔ بلکہ بے دین ہوتا ہے۔ فقیر معرفت کے دو گواہ ہوتے ہیں۔ ایک خاص جو راستے کے علم سے ہو۔ جس کا نام مفسر ہے اور وہ علم تفسیر میں پورا عالم و فاضل ہونا چاہیئے۔

دوسرا علم باطن کا گواہ جو قرب الٰہی بخشنے والا ہو۔ پس جس مرشد کو فقیر محمدی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے دو گواہ نہیں اُسے معرفت الٰہی حاصل ہی نہیں۔ وہ جاہل ہے اور جو کچھ وہ مشاہدہ وغیرہ دکھلاتا ہے۔ سب استدراج ہے۔ وہ معراج سے بے خبر ہے ؎

علم را آموز علمش حق نمائے  جاہلاں را پیش ایزد نیست جا

مرشد جاہل جو عالم ہو وہ اچھا ہے اس عالم مرشد سے جو جاہل ہو۔ جیسا کہ آدم علیہ السلام شیطان سے بہتر ہیں۔

چنانچہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اِتَّقُوْا عَالِمَ الْجَاهِلِ ایسے عالم سے بچو جو جاہل ہو:۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہ، نے پوچھا! جناب عالم جاہل کون ہوتا ہے؟ فرمایا جس کی زبان عالم ہو۔ لیکن دل جاہل ہو۔

تصدیق قلبی! علم فقیر سے طلب کرنی چاہیئے قولہٗ بِمَا اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ۔ تصدیق کا اقرار اور اقرار کی تصدیق ہونی چاہیئے۔ جسے یہ دونوں علم حاصل ہیں وہ عالم۔ عارف۔ فقیر۔ باتحقیق۔ باتوفیق اور بحق رفیق ہے وہ علم حقیق کو منکشف کرسکتا ہے۔ اس کا وجود معرفت میں دریائے عمیق ہے۔ فنا فی اللہ غریق اُسے کہتے ہیں۔ جو خود ہی دیکھے۔ اوروں کو بھی دکھائے۔ غم دور کرے۔ اور خوشی عنایت کرے۔ جزاک اللہ فی الدارین خیرا۔

واضح رہے کہ علماء عین نما وارث انبیاءؑ ہر قسم کے مسائل بتاتے ہیں۔ لیکن فقرائ

فنا فی اللہ عارف باللہ، قرب حضوری اور معرفت الٰہی وکھاتے ہیں۔ پس تبلانے اور وکھلانے میں بڑا فرق ہے۔ جس کے بدن میں اسم اللہ ذات تاثیر کرتا ہے۔ تو اُسے علم کی توفیق، بخشتا ہے۔ اور تحقیق اس کی رفیق بن جاتی ہے اور ظاہر و باطن صاحب خزانہ الفرق ہو جاتا ہے۔

جو شخص چاہے کہ اس کے ساتوں اعضا جثہ۔ قلب اور قالب پاک اور نورانی ہو جائے یکبارگی مشرف ہو جائے۔ معرفت الٰہی کو پہنچ جائے۔ منظور نظر اللہ ہو۔ مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں داخل ہو۔ تکبر و نخوت کو چھوڑ دے۔ اٹھارہ ہزار عالم میں پھر آئے۔ اللہ تعالٰے سے اسے الہام ہو۔ مذکور کے ذکر میں محو ہو جائے اس کا باطن پر نور و مغفور ہو جائے۔ ذوق و شوق میں مست الست ہو جائے۔ استغفار میں مسرور ہو جائے تو اسم اللہ ذات کی تلقین اور ارشاد علم کے تفکر اور تصور سے وجود پہ مشق کرے۔ پھر اسے ماضی حال اور مستقبل کے احوال معلوم ہو جائیں گے۔ محبت و معرفت کی مشق سے مراقبہ توفیق مجلس کی ملاقات۔ مشاہدہ حضوری طے مقامات و درجات حاصل ہوتے ہیں۔ اسم اللہ ذات کی قوت سے لامکان میں اللہ تعالٰے تک پہنچ سکتا ہے اور تصور کی توفیق سے رویت الٰہی نصیب ہوتی ہے۔ اسم اللہ ذات کے تصور سے شناخت اور وریاقت اور طریق شریعت سے حصول الوصول کی رفاقت ہوتی ہے اس بات کی حقیقت وہ شخص نہیں سمجھ سکتا۔ جو ظاہری عالم اور باطن کا مجہول ہو۔ جس کی زبان ہو۔ اور دل مردہ ہو۔ جو طالب علم بے عمل ہے۔ وہ اہل سلب سے ہے ؎

جثہ در جثہ شود انوار تر ؛ خوش بہ بیں دیدار حق صاحب نظر
ہر کہ بیند آں شناسد زاں بداں ؛ کے بہ بیند کور چشم اہل از رقیب
ہر کہ بیند آں شناسد زاں بداں ؛ رو خدا بیں دیدہ ام در لامکاں
دیدہ ام دریافتم بینم دوام ؛ معرفت توحید فقرم شد تمام
گر بگویم دیدہ ام گردن زنند ؛ دیدہ را نادیدہ گو کافر شوند؛
در میان حیرتم لب بستہ بہ ؛ ہر کہ از دیدار ترسند من بدہ

جس طرح جانور کو جب تک چھری لے کر تکبیر پڑھ کر ذبح نہ کریں حلال نہیں ہوتا۔ اسی طرح جو شخص اپنے نفس کو اللہ اکبر سے ذبح نہ کرے وہ خدا رسیدہ نہیں ہو سکتا۔ جو

موت سے ڈرتا ہے۔ وہ عاشق نہیں بن سکتا۔ وہ خام ہے۔ دیدار الٰہی کا یونہی دعویٰ کرتا ہے۔ یہ (نفس) مُردار سوائے مجاہدہ۔ مشاہدہ اور ریاضت کے نہیں مرتا۔ ہمیشہ کی عبادت و نماز سے اسرار الٰہی بے حجاب و پردہ ظاہر ہوتے ہیں۔ فنا و بقا حاصل ہوتی ہے۔ مشق وجودیہ مرقوم سے فنا و بقا۔ ایمان با حیا۔ معرفت باللقا۔ تصرف گنج بے رنج۔ علم علوم، حیی القیوم۔ الہام مطالعہ لوح محفوظ۔ حکمت بے نظیر۔ مرتبۂ روشن ضمیر۔ بے لشکر بادشاہ ہونا اور تمام عالم حاکم بننا حاصل ہوتا ہے اور قطب الاقطاب۔ غوث الوحدت۔ ولی الفرد نور الجامع۔ ہدایت الفقر۔ فیض البرکات بنتا ہے اور فضل اسم حاصل ہوتا ہے۔ جس سے مردے کو زندہ کر سکتے ہیں۔ روحانیوں سے ملاقات حاصل کر سکتے ہیں۔ اسم اللہ ذات نقش وجودیہ سے تمام علوم حاصل ہو جاتے ہیں۔

نقش حسب ذیل ہے۔ جو عارفانِ حق اور محبان محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو بالیقین حاصل ہے۔

سِرّ نور

اللہ ھُو اللہ

وحدت قدرت

لِلّٰہ

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

محمد

ھ

ھُو

ھو

واضح رہے کہ جو کچھ اسم اللہ ذات سے لامکان میں بے مثل اور بے مثال ۔ لم یزل و لایزل پروردگار سے مشرف ہوتا ہے اور حق بات ہے اُسے تو غیر مخلوق سمجھ کر اس پر اعتبار نہیں کرتا ۔ اور جو مخلوق اور صورت و شکل رکھتا ہے ۔ اس کے دیدار کو وصال سمجھتا ہے ۔ یہ دراصل دیدار نہیں ۔ دیدار دیکھنے والے کو حق تعالےٰ سے چند علامات حاصل ہوتی ہیں ۔ جو اس شخص اس نعمت سے مشرف ہوتا ہے اور طالب عارف باللہ باعیان ہے وہ مرشد سے علم دیدار کا سبق پڑھتا ہے ۔ اور مرشد کے کہنے پر یقین کرتا ہے ۔ اور اسے مانتا ہے ۔

ایسے طالب صادق کو مرشد توجہ باطنی سے اس مرتبہ پر پہنچا دیتا ہے ۔ کہ وہ ظاہر میں ہمیشہ بیمار رہتا ہے ۔ لیکن اس کا دل زندہ ہوتا ہے اور اسے روحانی فرحت حاصل ہوتی ہے ۔ شریعت میں ہشیار اور بدبخت سے بیزار ہوتا ہے ۔ شرک اور کفر سے ہزار بار استغفار کرتا ہے ۔ اہل دیدار کی یہی علامت ہے ۔ کہ کلمہ طیبہ تلاوت قرآن اذان اور نماز اس کے لئے بمنزلہ آواز سرور ہے ۔

سرود کی چند ایک قسمیں ہیں ۔ جن کے الگ الگ خواص ہیں ۔ چنانچہ آواز اذان سے حجاب اُٹھ جاتے ہیں ۔ اور دیدار کا وسیلہ بنتا ہے ۔ یہ آواز سراسر رحمانی اور قرب ربانی ہے جو ان عاشقان روحانی اور اہل تصوف فقرا کے نصیب ہوتی ہے ۔ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہیں ۔

شیطانی اور نفسانی آواز ہے ۔ دنیاوی سرود سے پریشانی بڑھتی ہے ۔ سرود کی آواز اللہ تعالےٰ کی معرفت ہے ؎

سرود سرود ے است از نفس و ہوا
این ہوا را اے برادر کے خدا وار دوا

اس قسم کا سرود اہل دوزخ کافروں کی رسم ہے ۔ جو نبیوں کے آگے کرتے ہیں ۔ یا دنیادار غلبات شہوت سے زنا کی طلب میں ایسے سرود سے خوش وقت ہوتے ہیں ۔ ایسا سرود سراسر رجعت ہے ۔ جو روحانی سرود ہے ۔ وہ عارفوں ۔ عاشقوں ۔ طالبوں ۔ مجنوں ۔ واصلوں ۔ غوث قطب ۔ اہل حال ۔ مومن ۔ مسلمان کے دلوں کو صفائی ۔ فیض ۔ رحمت اور فضل بخشتا ہے ۔ اس سرود سے قرب رحمانی و ربانی حاصل ہوتا ہے ؛؛

اور اس سے عارف عیانی ہر مقام کا تماشا دیکھتے ہیں۔

سرود کئی طرح کا ہے۔ چنانچہ خیالی بھی ہوتا اور وصال بھی شیطانی بھی ہوتا ہے اور رحمانی بھی۔ یہ اپنی اپنی تاثیر سے پہچانے جاتے ہیں چنانچہ جو نیک سرود ہے۔ وہ انسان کو نیکی کی طرف لے جاتا ہے۔ اور جو مردوُد ہے، وہ انسان کو مردوٗدیت تک پہنچاتا ہے۔

سرود عارفوں کے لئے حالت۔ محبوّں کے لئے، طعام۔ عاشقوں کے لئے وسیلہ اور واصلین کے لئے بمنزلہ شوق ہے۔

سرود کا سننا بعض پر فرض ہے۔ بعض پر سنّت اور بعض کے لئے بدعت۔ چنانچہ واصلوں کے لئے فرض ہے۔ طالبوں کے لئے سنّت۔ اور عارفوں کے لئے بدعت ہے۔ تو یہ دیکھ کہ تو کن میں سے ہے۔

سرود تین قسم کا ہے۔ ایک میں تو اللہ تعالےٰ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح ہوتی ہے۔

دوسرے میں اصحاب کے شعر۔

تیسرے میں آیات اسم اعظم ہوتے ہیں اور وجود جوو کا قائل اور نفس بیہود کو فناہ کرنے والا ہے۔

پس سننے کے لائق وہ سماع ہے کہ شروع ہوتے ہی بیجان کر دے۔ گویا کہ وہ اپنے آپ کو حضور میں لے گیا ہے۔ یعنی نفسانی چھوڑ کر روحانی جسم سے حاضر ہو۔ اور سرود سن کر زندہ ہو جائے۔

یہ باتیں بھی خام ہیں اور دراصل سرود کا سننا یہ ہے۔ کہ جب آواز کانوں میں آئے۔ تو یکبارگی فنافی اللہ کو پہنچ جائے۔ اور یہ بات اس شخص کو حاصل ہوتی ہے۔ جس کا دل سلیم اور جان سے بیجان ہو کر بحق تسلیم ہو جائے

انہوں نے کہا کہ بیشک ہم اللہ تعالیٰ کے واسطے ہیں۔ اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ ہم اس کی قضا پر راضی ہیں: ایسے باطن آباد پر خاتمہ ہو۔

آں سرودے را کہ شنوند عاشقاں عاشقانے کے بود اندر جہاں

راگ تیغ قاتل است پیر پیش نہ گر تو عاشق واصلی سر را بدہ!

چوں تو بے سر میشوی بشنو و آواز  خوش آواز بے سراں را بُود راز

باہوؔ با سرود سامع شد با خدا  ایں مراتب یافتم از مصطفےٰ

سرود ایک وجد ہے جو خوش آوازی کے ساتھ کلمہ طیبہ پڑھنے سے بعض فضل اور وحدت بخشتا ہے۔ مجھے کلمہ طیبہ[1] کی کنہ سے خاص بھید حاصل ہوا ہے ؛

اے احمق نادان سُن! فقرا ہر علم سے واقف ہوتے ہیں۔ ان کی گویائی۔ فیض معانی ہمزبانی نفسانی اور ہمزبانی روحانی ہوتی ہے۔ بلکہ کامل فقر اور خدا خوانی کے سبب اللہ تعالےٰ سے حاضر ہوتے ہیں۔ قولہٗ تعالیٰ فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ۔ تم مجھے یاد کرو۔ میں تمہیں یاد کروں گا ؛

فقیر کامل کی انتہا یہ ہے کہ اسے تمام علوم کا مطالعہ ہو۔ اور خلقت کا تمام مطالعہ اس کے فیض تصرف کی قید میں ہو۔

کامل وہ شخص ہے جو مطالعہ سے طالب کا نصیبہ کھول دے اور نصیبہ سے علم مطالعہ اسے سکھائے۔ جو شخص ان دونوں خزانوں کا تصرف بغیر محنت و مشقت عطا کرے۔ اور بخشدے۔ وہی کامل مُرشد ہے ؎

با مطالع طالع بکشاید ترا  مرشد کامل بود عارف خدا

افسانہ چھوڑ معرفت کی طرف رُخ کرائے طالب! اگر تجھے سُولی پر چڑھ جانے والے طالب کا مرتبہ حاصل ہے، تو حضور پروردگار کے لائق ہو جائیگا۔

طالب تین طرح کے ہوتے ہیں۔ طالب خدا و طالب رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ تو نفس کو قید میں لے آتے ہیں۔ اور طالب حق پسندیدہ عالم فاضل اور دانشمند ہوتا ہے ؛

سنو! بعض مرشد راہزن اور مفسد ہوتے ہیں۔ جو نظر سے مٹی کو سونا بنادیتے ہیں لیکن بعض نیک ہوتے ہیں۔ جو سونے چاندی کو مٹی بنادیتے ہیں اور طالبوں کو حضور میں پہنچادیتے ہیں۔ پس جو طالب لائق و نالائق مرشد میں تمیز نہیں کر سکتا۔ وہ خود احمق ہے۔ اور ایسا طالب آخر کار کام سے محروم رہ جائیگا۔ طالب ہونا بڑا مشکل کام ہے۔ بے حیا اور بے ادب طالب سے ایک دن کا آشنا کتا بہتر ہے۔

مجھے ایسے طالبوں پر تعجب آتا ہے۔ کہ زبان پر حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کا ذکر ہے اور دل میں فرعون کا سا نفاق۔ زبان پر تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا سا کلام

[1] لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ ط

جاری رہے اور دل میں نمرود کا سا حسد بھرا ہے اور زبان پر تو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام ہے اور دل میں ابوجہل کی سی غیرت فِی قُلُوْبِہِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا اُن کے دل میں بیماری ہے ۔ جسے اللہ تعالیٰ نے اور بھی بڑھا دیا ہے ۔

اس مرض کو دور کرنے کے لئے طبیب القلب عارف مرشد یہ علاج کرتا ہے ، طالب کو دریائے وحدت میں غوطہ دے کر مشاہدہ کرو دیتا ہے ۔ جس سے طالب کا مرض استدراج دور ہو جاتا ہے ۔

طالباں را بس بود ایں یک سخن　　طالب آں باشد بود در طلب کن

اس پر تو تعجب نہ کر کیونکہ رحمت ۔ فیض و فضل الٰہی ۔ عطا الٰہی ۔ کونین ۔ کل مخلوقات لامکاں مکانِ جہاں اور نص حدیث اور قرآن کا بیان دل میں سماتا ہے اور روشن ضمیر دل ہر ایک پر غالب ہے یہ سارے مراتب مالکِ الملکی فقیر کے ہیں ؎

دل کہ جنبد بالیقین از قرب خدا　　فرش سازد عرش کا بیند لقاء

دل کہ باویدہ شود نے بے بصر　　صاحب دل کے بود ایں گاؤ خر

دل کہ دل را برد بارِ روح و قلب　　شد مشرف اہل دل بار از دب

ایں مراتب قادری را دل بیان　　کم بود دل قادری اندر جہاں

یہ راہ جان پر کھیل جانے سے حاصل ہوتی ہے ۔

اسم اللہ ذات کے تصور سے معرفت قرب الٰہی حاصل ہوتی ہے ۔ مکمل فقر سے دونوں جہاں قدموں تلے ہوتے ہیں اور جن و انس کی روحیں سب کی سب حلقہ بگوش غلام کی طرح ہو جاتی ہے حُبُّ الْفُقَرَاءِ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ ۔ فقراء کی محبت بہشت کی چابی ہے ؎

از دل بہ دل بکش غم دنیا و آخرت
یا خانہ جائے رخت بود یا جمال دوست

یہ مراتب " ہمہ اوست " کے ہیں ۔ " ہمہ اوست " بمنزلہ مغز ہے باقی سب بمنزلہ پوست ہے ۔

واضح رہے کہ اسم اللہ پاک ، پاک فرشتے کی طرح ہے ۔ اور دنیا پلید کتے کی طرح جس

دل میں دنیاوی محبت ہو وہاں اللہ تعالےٰ کی محبت کا گذر نہیں - حدیث
کتے والے گھر میں فرشتہ رحمت نہیں آتا -

حدیث ولی حضور کے سوا نماز نہیں ہوتی ؛

پس اہل قلب فقراء کی مجلس میں اہل دنیا کا کہاں گزر ہے جو شخص چاہے کہ خواطر کی نفی صفائی قلب تزکیہ نفس تجلیہ روح اور روشن ضمیری حاصل کرے ۔ اس کا دل اس کے وجود میں آفتاب کی طرح طلوع کرے تو وہ حسب ذیل نقش کی دائمی وجودیہ مشق کرے۔

## نقش یہ ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ ؐ -

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| اللہ | لِلّٰہ | لہٗ | ھو | محمد ؐ | فقر |
| فیض | رحمت | جمعیت | مشاھدہ | نور | حضور |
| قرب | کل | جز | وصال | جمال | جلال |
| اللہ | لِلّٰہ | لہٗ | ھو | محمد ؐ | فقر |

جو شخص کُنْ فَیَکُوْنُ اِسْمِ اللہِ ذات سے تصدیق قلبی صحیح اقرار زبان اور اعتقاد و اخلاص سے یَا اَللہُ ، یَا اَللہ ، یَا لَہٗ ، یَاھُوْ ، پڑھے گا - اس کے وجود میں اسم اللہ ذات کے سوا باقی کچھ نہ رہے گا۔

اس کے بعد بیشک توجہ توفیق سے حسب ذیل مشق وجودیہ میں آئے گا ۔ یہ ہے بحق لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ

(اللہ بس باقی ھوس)

اللہ

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| لله | اللہ | (ذکر خفی میں ... [illegible]) | لله | اللہ | لله |
| لہ | ھو | | لہ | لہ | ھو |
| محمد | فقیر | | مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ | محمد | فقیر |
| نور | تجلی | | اللہ | اشتیاق | معرفت |
| شوق | ذوق | | اللہ | محبت | عشق |

(تصور اوّل کرے ... [illegible])

جو شخص یہ چاہے کہ پہلے ہی دن غوث یا قطب کے مرتبے کو پہنچ جاؤں اور تحت الثریٰ سے لے کر عرش معلیٰ تک نظارہ کر سکوں تو اسے حسب ذیل کلمہ کا استعمال کرنا چاہیے

# لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ

| | | |
|---|---|---|
| لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ | | ھُوْ |
| تعرف لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ | تصوف<br>من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولٰئک رفیقا ... حل مشکلات | یَا فَتَّاحُ |
| لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ | | یَا حَیُّ |
| لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ | | یَا قَیُّوْمُ |
| لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ | | یَا رَحْمٰنُ |
| لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ | | یَا رَحِیْمُ |
| مَنْ کَانَ لِلّٰہِ | لِلّٰہِ | کَانَ اللہُ لَہٗ |

حدیث - مَنْ طَلَبَ الدُّنْیَا فَهُوَ طَالِبُ الدُّنْیَا وَمَنْ طَلَبَ الْعُقْبٰی فَهُوَ طَالِبُ الْعُقْبٰی وَمَنْ طَلَبَ الْمَوْلٰی فَلَهُ الْکُلُّ - جس نے دنیا طلب کی وہ دنیا کا طالب ہے جس نے آخرت طلب کی وہ آخرت کا طالب ہے - لیکن جو مولا کا طالب ہے اس کے لئے سب کچھ ہے -

اگر وجود میں اسم اللہ ذات مقام کر جائے - تو تصفیہ قلب حاصل ہو جاتا ہے - اور دل میں مستغرق ہو جاتا ہے - جس سے دل میں لقائے الٰہی کی رویت حاصل ہو جاتی ہے یہ کوئی تعجب کی بات نہیں - کیونکہ یہ مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا - مرنے سے پہلے مر جاؤ کا ادنٰے سا کرشمہ ہے ؎

دل یکے نظر گاہ است ربانی　　خانۂ دیوار راچہ دل خوانی!

حدیث رَاَیْتُ رَبِّیْ فِیْ قَلْبِیْ - میں نے اپنے دل میں اپنے پروردگار کو دیکھا ؎

دل کعبہ اعظم است بکن خالی از بتاں
بیت المقدس است بمن جائے بت گراں

حدیث - اِنَّ اللّٰهَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَلَا یَنْظُرُ اِلٰی اَعْمَالِکُمْ وَلٰکِنْ، یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَنِیَّاتِکُمْ - اللہ تمہاری صورتوں اور اعمال کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دلوں اور نیتوں کو دیکھتا ہے -

اسم اللہ ذات سے آئینے کی طرح دونوں جہان کا مشاہدہ کر! اور ہر ایک حال کا معائنہ کر ؎

دادہ خود سپہر بستاند　　اسم اللہ ذات جاوداں ماند

دل اور قلب کی ولایت ملک لازوال ہے - اور دونوں جہاں دل کے مقابلے میں بمنزلہ جزو ہیں ؎

قلب قالب روضۂ رضوان پاک　　لحد قبرش نور چوں گویند پاک

باہُو از ہو یافتہ وحدت خدا　　بر سر باہو کہ ہو آید چرا

راہ فقر کے لئے فخر گواہ ہے کہ فقر کو فاقے سے ذائقہ کی لذت حاصل ہوتی ہے - فقیر اگرچہ ظاہر میں محتاج معلوم ہوتا ہے - لیکن اصل میں اللہ تعالٰے کے خزانوں پر قابض

عارف دل اللہ اور عالم باللہ ہوتا ہے ؎

فقر یک نور است یا قدرت خدا | فقر یک امر است بار حمت خدا
فقر یک گنج است از کان کرم | ہر کہ بیند روئے فقرش نیست غم
فقر یک علم است با حکمت حکم | مردہ را زندہ کند با سخن کُن!
فقر یک ذوق است یا باشد فضل | واقفِ اسرار گردد زاں ازل

بے ریا یا باریا طاعت بمنزلہ حجاب اکبر ہے۔ جو قربِ الٰہی سے باز رکھتی ہے۔ اگر نقاش ہے تو اس کا نقش کرتا ہے۔ اگر عالم و فاضل ہے۔ تو ان مطالب کا مطالعہ کرتا ہے۔ اگر، عاشق ہے تو لقا پر جان فدا کرتا ہے۔ اگر عاقل اور ہشیار ہے، تو معرفت فقر سے فنا کو لقا میں اور بقا کو لقاء میں لے جاتا ہے۔ جو شخص یہ مراتب حاصل کر لیتا ہے۔ اسے دُنیا و آخرت کی زندگی اور موت میں ذکر فکر اور مراقبہ سے لذت حاصل نہیں ہوتی۔ اور دونوں جہان حُور و قصور اور نعمت بہشت کا دیکھنا اُسے ایک آنکھ نہیں بھاتا۔ جو کچھ دیکھتا ہے۔ وہ لاہُوت اور لامکان میں اپنے آپ کو ہی دیکھتا ہے۔ اس مقام پر پہنچ کر نہایت و ہدایت ایک ہو جاتی ہے۔ اور رسم و رسوم۔ گفت شنُو۔ کوشش و کشش۔ جذب و توجہ۔ وجد۔ وجدان۔ اور واردات اور الہامات میں تمیز نہیں رہتی اور قرب حق قرار نہیں لینے دیتا۔ کیونکہ مشتاق کے دل میں اشتیاق کا نظارہ اور موت کا انتظار ہے۔ جسے قربِ ربانی کی رحمت کا لباس کہتے ہیں۔ جو شخص اس مقام پر پہنچتا ہے۔ وہ احوالات۔ مشاہدہ، خیالات۔ وسوسوں اور وہمات سے گذر کر وصال سے لازوال مرتبہ حاصل کرتا ہے یہ فنافی اللہ فقر کا انتہائی مقام ہے ان مراتب کو کُن کہتے ہیں۔ جو نہ تو عقلمندی اور ہشیاری سے ہاتھ آتا ہے۔ اور نہ ذکر۔ فکر اور مراقبہ سے۔ مگر پیشوائے کامل چاہیے تو طالب کو کبھی حضرات محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں، کبھی مقام فنافی اللہ کی حضوری میں اور کبھی سلطان الفقراء فنا باللہ کی صحبت میں لے جاتا ہے۔ جس شخص کے لئے یہ تینوں مراتب ایک ہو جائیں۔ وہ فقر کی تمامیت کو کو پہنچ جاتا ہے۔ فقیر وہ طالب ہے جسے تلقین حاصل ہو۔

واضح رہے کہ علمائے تو مطالعہ کتب سے جواب دیتے ہیں۔ لیکن فقرا علم نص۔ حدیث کی حضوری سے جواب دیتے ہیں۔ جو انہیں خدا اور رسول سے حاصل ہوتا ہے یہ مقام خلقیت کو طے کر لینے سے مفہوم ہوتا ہے۔ فقیر کو تکلیف اور تقلید کی

ضرورت نہیں۔ کیونکہ اس کا بدن کا لباس نور ہوتا ہے۔ اور اس کے دل کو دائمی حضوری حاصل ہوتی ہے۔

گر نبودے این مراتب اولیاء کس ندیدے وحدت رویت خدا

رستگاری کا مرتبہ راستے کی راستی ہے اور کم آزادی راہبر اور راہبری کا وسیلہ اور دل آزادی سراسر گناہ ہے۔ اہلِ حضور ہر مرتبہ سے آگاہ ہے۔

ہر کہ مے بیند بود دائم خموش نادیدۂ احمق شود مطلق فروش

نفس پرست عام ہیں اور خدا پرست کم۔

اے پروردگار مجھے مظلوم بنا۔ ظالم نہ بنا۔ سارے زندہ دل مظلوم اور قرب الٰہی سے مشرف ہیں۔ اور سارے مُردہ دل ظالم اور روسیاہ ہیں۔ اور اُن کے دل صغیرہ وکبیرہ گناہ کی وجہ سے تاریک ہیں۔

معرفت نور است فقرش با حضور ہر کہ فقرش مے رسد شد جان غفور

بر نورش با حضور استغال! جز خدا دیگر نہ بیند ہیچ حال!

اس مقام میں صاحب نظر طالبوں کو فقر اعلیٰ حاصل ہوتا ہے۔

عاشقاں را قوت دیدن رو خدا عین شوق ذائقہ لذت لقاء

ہر اصل است ہر وصلش جمال آنچہ داند مے خورد بروے حلال

ہر تصرف در تصرف مالک او اختیا ے نیست آن را جستجو!

مالک الملکی فقیر کے لئے تمام جہان بمنزلہ حلقہ بگوش غلام ہے۔

این مراتب فقر را شد ابتدا ہمدم وہم صحبت یا مصطفےٰ

یا تمام الٰہی خزانوں کو عنائیت کی خاطر قبضے میں لانا بہتر ہے۔ یا توفیق الٰہی کی عنایت سے دنیا کی طرف نہ دیکھنا بہتر ہے۔ ان میں سے تجھے کس علم پر اعتبار ہے؟ بہتر تو یہ ہے۔ کہ با توفیق تصرف عمل حاصل نہ ہو کہ تحقیق کو اختیار کرے۔ کیونکہ آخر دنیا کی اصل فرعونی فخر اور بے دینی کا مرتبہ ہے۔

نفس۔ خلقت اور دنیا تینوں عالم حجاب ہیں اور دید طاعت وثواب خاص ہیں۔ جو ان عام وخاص حجابوں سے نکل آئے۔ وہ اللہ تعالےٰ کا خاص بندہ بن کر عرش پر آکر لوحِ محفوظ کا مطالعہ کر سکتا ہے۔ ساری زمین کو تیمم کے کام میں لاتا ہے۔

اور پانچوں وقت کی نماز باجماعت کعبۃ اللہ میں پڑھتا ہے۔ وہ ہر وقت توحید میں مستغرق رہتا ہے اور ہمیشہ مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر رہنا ٹھیک ہے۔

ایسا شخص طبقات ہواپر کی سیر وطیر پر التفات نہیں کرتا۔ یہ مراتب عارف بے حجاب اللہ کے ہیں۔

حدیث۔ اِنَّ اللّٰہَ یُجَرِّبُ الْمُؤْمِنِیْنَ بِالْبَلَآءِ کَمَا یُجَرِّبُ الذَّھَبَ فِی النَّارِ۔ اللہ تعالےٰ مومنوں کی آزمائش مصیبت میں اس طرح کرتا ہے۔ جیسے سونے کی آزمائش آگ میں کی جاتی ہے۔

دنیا آزمائش اور عبرت کے لئے ہے اور بندے اللہ تعالےٰ کے درمیان حجاب ہیں۔

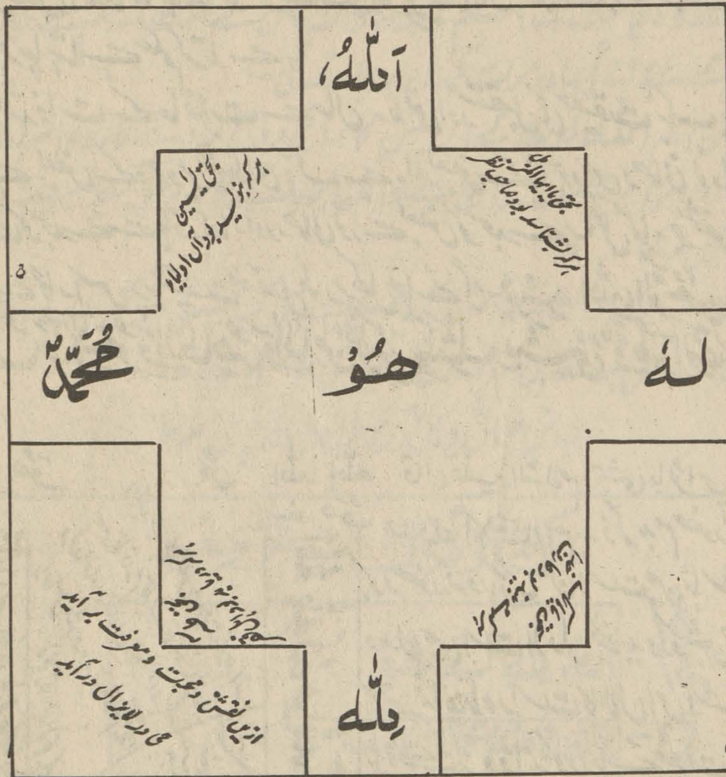
خدا کرے وہ سر ہی نہ رہے۔ جو اللہ تعالےٰ کے سوا مخلوق کو سجدہ کرے اور وہ آنکھ ہی نہ کرے۔ جو اللہ تعالےٰ کے سوا کسی اور کو دیکھے۔ اور وہ کان ہی نہ رہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے غیر کا کلام سُنے۔ اور وہ زبان ہی نہ رہے۔ جو اس کے غیر کا ذکر کرے۔ اور وہ قدم ہی نہ رہے، جو اس کے سوا اٹھایا جائے۔ اور وہ ہاتھ ہی نہ رہے۔ جس سے اس کی دستگیری کی جائے۔ اور وہ کمر ہی نہ رہے۔ جو اس کے سوا اور کسی خدمت کے لئے باندھی جائے اور وہ سینہ ہی نہ رہے جو اس کے سوا کسی نخس نجاست سے بھرا ہو۔ اور وہ دل ہی نہ رہے۔ جو اس کے سوا غیر کے قرب کا خیال کرے ؎

علم باعین است مے باشد قبول

زاں بود حاصل تر وحدت رسولؐ

پہلے ہی دن حضور الوز تمام کا مرتبہ بغیر
ریاضت وغم حسب ذیل نقش سے حاصل
ہوتا ہے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط




اسم اللہ ذات کا تصور خیرات ۔ وساوس ۔ وہمات ۔ خیالات کے تماشے سے باز رکھتا ہے اور اس کے تصور سے قرب الٰہی اور معرفت حضور حاصل ہوتی ہے ۔ اِس کا خواب بمنزلہ بیداری ہوجاتا ہے اور رویئت اللہ کے دیدار سے مشرف ہوجاتا ہے حدیث تَنَامُ عَیْنِیْ وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ ۔ میری آنکھ سوتی ہے ۔ لیکن دل جاگتا ہے ۔ اسم اللہ ذات کے تصور سے لاہوت اور لامکان صاف صاف دکھائی دیتے ہیں ۔ قرب رحمٰن حاصل ہوتا ہے ۔ اور یہ تصور زمین و آسمان کے طبقات کے تماشے سے باز رکھتا ہے ۔ نیز مخلوقات کے تماشے سے باز رکھتا ہے ٥

چناں کن جسم را در اسم پنہاں　　　کہ میگرود الف در بسم پنہاں

یہ راہ اس کی عام ہے اس کا طالب پہلے ہی روز حضور اور قرب الٰہی سے مشرف ہوجاتا ہے ٥

شیطان را بدنام کردی از سجود نور وحدت مے در آید در وجود

قولہ تعالیٰ یَفْعَلُ اللّٰهُ مَا یَشَآءُ وَ یَحْكُمُ مَا یُرِیْدُ۔ اللہ تعالےٰ جو چاہتا ہے ۔ کرتا ہے ۔ اور جو چاہتا ہے حکم کرتا ہے ۔

اسم اللہ ذات کے حاضرات سے حال ۔ ماضی اور مستقبل کی حقیقت نیک یا بد معلوم ہو جاتی ہے ۔ بعض کے وجود میں شیطانی آگ ہے ۔ اور بعض کے وجود میں رحمانی نور اسی آگ نے شیطان کو سجدے سے باز رکھا ۔ اور رحمانی نور سے بعض کو سجدے پر مائل کیا ۔ جو شخص اس نقش کی مشق کرے گا ۔ اس پر یہ حقیقت مفصل طور پر کھل جائے گی ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ لَیْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَّهُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ط

قال علیہ السلام ۔ ہمشی بالراس

بدون الا قل ام ۔ ذکر بدم حضور تعین بدم بود حضور کہ در منیں عین است عین نباشد اگر چشم دیدن عین است از دل بکشاید و روشن ضمیر شود حضور نماید راہ راست کاملاں ایں است اَلَسْتُ و بِرَبِّكُمْ دو اند و در پائے معرفت نور نوشیدہ و خود زاد و دام پوشیدہ وید با دیدہ خاص و عام نا تمام مردہ دل عوام بے خبر ایں راہ است کہ سر را پا ساختن بلکہ سر نشاختن ایں است ۔ تصور قبور یا تصور حاضر شدن مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ حضور از توجہ باطنی تصور ہر کہ بداند خود را بکید کم رساند ایں است ۔ نظر ناظر دوام خاطر اِمْ اللّٰہ بس ماسوی ہوس

اللہ اللہ اللہ لہٗ ہو ۔ کل ۔ ہو ۔ اقرب بی بالرأس

اللہ بس اللہ لہ ہو اللہ لہ ہو اللہ لہ ہو اللہ لہ ہو اللہ لہ ہو اللہ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ہر کہ بیتن شود ۔ صاحب نظر ہر کم بیند ۔ نقش را بر سد فقیر یعنی زندہ دل شود عارف خدا دریں مراتب بسر ۔ دل مردہ را در قدر اول میشود اہل از روانی ۔ اسم جیم مصطفےٰ اسم حضرت علی ابتداء و انتہا ۔ مقام معرفت موت است محرم شد ۔ تمام یابی مراتب شد و در کس ۔ نور بیند تا ذات حضور ۔ بار فالب

محمد محمد محمد محمد محمد محمد محمد محمد محمد محمد

ہو ۔ اللہ ۔ اللہ

جو شخص عمر بھر میں ایک دفعہ اسم اللہ ذات کے اس نقش کی مشق وجودیہ میں با تفکر و تصوّر کرے گا۔ قیامت تک اسم اللہ ذات اس کے ہفت اندام سے جدا نہ ہوگا۔ اور اس کے لئے زندگی اور موت یکساں ہو جائے گی۔

جو شخص اسم اللہ ذات کے اس نقش کا داغ دماغ پر دے گا۔ وہ اسرار محبت مشاہدہ حضوری اور مراقبہ معراج سے واقف ہو جائے گا۔ یہ علم سلینہ لبینہ ہے۔ طور سینا میں نہیں رکھا۔

اسم اللہ ذات کے تصوّر کے نقش سے تزکیہ نفس، تزکیہ قلب، تجلیہ روح اور تجلئے اسرار حاصل ہوتے ہیں۔ اور ان کی تمیز کی جا سکتی ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِیْمِ

حسبی اللہ و نعم الوکیل

اَللّٰہُ لِلّٰہِ لَہٗ ھُوْ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

کل

سہشت

خوف رجا قال

اَللّٰہُ لِلّٰہِ لَہٗ ھُوْ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

علی حسن حسین

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا

ہر تفکر خویش نویسد راز راہ
درو جود ش یافتن قرب الہ

دو چشم خویش را بر بند چوں باز
درونت ناد ید گم گشتہ آواز

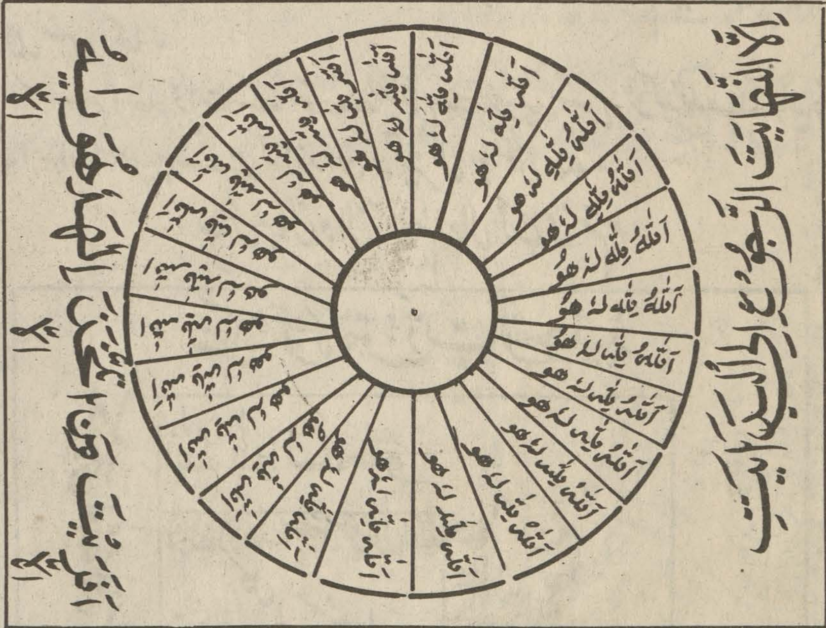
در سلینہ من درس وحدت معرفت
ہر کہ میخواند شود کیسائے صفت

ہر کہ بنویسد لبینہ سر بسر
عامل و کامل شود صاحب نظر

ہر کہ خواند سطر حرف از خدا
عامل باللہ شود آل اولیاء

مرشد وہ ہے جو توجہ باطنی سے طالب کو تلقین کرے اور تلقین کراوے۔ اور جس طرح زندگی میں مرید کو ارشاد کرتا ہے۔ اسی طرح مر کر بھی دست بیعت کرتا ہے۔ اس پر تو تعجب نہ کر۔ کیونکہ اولیاء اللہ کو ہر مرتبہ کی توفیق حاصل ہوتی ہے۔ اور وہ خزائن تحقیق کے مالک ہوتے ہیں۔

جو شخص حسب ذیل نقش کو دیکھے گا۔ اور لکھے گا کامل ہو جائے گا۔



کاملیت کل سے ہر مشکل آسان ہو جاتی ہے۔ جس شخص کو اس قسم کی توجہ حاصل ہے اس کے لئے یہ کوئی تعجب کی بات نہیں کہ عرش سے لے کر فرش تک ساری چیزیں تہ و بالا کر دے۔ یہ دائرہ پڑھنے سے حاصل نہیں ہوتا۔ یہ فقیری کا مرتبہ ہے۔ جس سے ہر ملک اور ولایت پر غالب اور صاحب لبت وکشاد ہو سکتے ہیں۔ مالک الملکی فقیر صاحب اختیار ہوتا ہے۔ جسے چاہتا ہے۔ ولایت بخشتا ہے۔ اور جس سے چاہتا ہے۔ چھین لیتا ہے۔ یہ خدمات اہل ذات فقیر کے ذمہ ہوا کرتی ہیں۔ جیسا کہ فقیر

## باھُو فنا فی ھُو

ہے۔ اس فقر سے مت ڈرو۔ کیونکہ جو گنج دولت ان کے قبضے میں ہے۔ وہ اس نقش کامل سے حاصل ہو سکتا ہے۔ اس پر پورا الیقین رکھ لو۔ یقیناً دیکھ لوگے۔

نقش یہ ہے۔

اَللّٰہُ لِلّٰہِ لَہٗ ھُو
اَللّٰہُ لِلّٰہِ لَہٗ ھُو
اَللّٰہُ لِلّٰہِ لَہٗ ھُو
اَللّٰہُ لِلّٰہِ لَہٗ ھُو
اَللّٰہُ لِلّٰہِ لَہٗ ھُو
اَللّٰہُ لِلّٰہِ لَہٗ ھُو
اَللّٰہُ لِلّٰہِ لَہٗ ھُو

معرفت

رُوح اعظم بھی وجود معظم میں اگر یا اللہ کہے تو بھی روز قیامت تک اسم اللہ کو نہیں پہنچ سکتی۔

پہلے پہل طالب اللہ کو مرشد جو سبق دیتا ہے۔ وہ اسم اللہ کی تلقین ہوتی ہے اور طالب اسم اللہ پڑھتا ہے۔ اور مرشد اسم اللہ کی برکت سے توجہ باطنی کے ذریعہ مرید کو حضور الٰہی میں پہنچاتا ہے۔ جو مرید کو اسم اللہ کی تعلیم دے اور حضوری تک پہنچائے وہ کامل ہے۔ یہ کاملوں کی راہ ہے۔ تماشابین اس سے دور ہیں یہ اور لوگوں کے مراتب ہیں جو روز الست سے مست ہیں ؎

ہر چہ خوانی از اسم اللہ بخواں
اسم اللہ باتو ماند جاوداں

اس راہ سے لاہوت ولامکان کے خاص لوگ واقف ہیں۔ تیلی کے بیل ان باتوں کو کیا سمجھیں۔ احمق حیوان کو کیا معلوم کہ تو کیا بات کر رہا ہے۔ اور کہاں کی کہہ رہا ہے۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اگر ختم درین مقام تصور مدام حضوری علیہ السلام جمعیت مشاہدہ وجمال باتفکر وصال

جو کوئی اسم محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلقین کرتا ہے۔ پہلے ہی روز حضرت

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس سے مشرف ہو جاتا ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس مبارک میں نفس امارہ اور شیطان لعین داخل نہیں ہو سکتے۔ یہ اسم اللہ ذات کے حاضرات کی راہ ہے۔ اس سے ازل، ابد دنیا، حشر قیامت گاہ، حضوری۔ قرب، الٰہی، دوزخ بہشت اور حور و قصور کا تماشا دکھائی دیتا ہے۔

کامل مرشد وہ ہے جو پہلے اسم محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مرید کا ہر مقام کا تماشا دکھائے اور غیب اس پر ظاہر کرے۔ اور پھر اسے تلقین کرے تاکہ طالب اس پر یقین اور اعتبار کر سکے۔ اَلْوَقْتُ سَیْفٌ قَاطِعٌ درست ہے ؎

عمر را بر بادی کردی در نعیم مردہ دل واصل نہ شد اہل از صنم

سچا طالب وہ ہے کہ علم معرفت سے مطالعہ کے لئے مرشد کی برابری نہ کرے بلکہ یہ کہے کہ میرا مرشد کامل ہے۔ اور ہمیشہ ظاہر و باطن میں میرے ہمراہ ہے رہبرے احوال سے واقف ہے۔ لیکن اسے غیب داں بھی نہ قرار دے، کیونکہ یہ حماقت شعار طالب کا کام ہے۔ جو معرفت دیدار سے محروم ہے۔ کیونکہ غیب کا علم اللہ تعالےٰ ہی کو حاصل ہے۔ جسے چاہتا ہے کچھ عنایت کرتا ہے۔ البتہ مرشدوں کے ذمے یہ خدمت ضرور ہوتی ہے۔ کہ جس طرح چاہیں۔ طالب کو اللہ تعالےٰ کے حضور میں پہنچائیں۔ انہیں کو سارے مراتب اور مقامات کی خبر ہوتی ہے۔ پس اگر غیب دانی کا دعوےٰ کرے تو سمجھو کہ مرشد اور مرید دونوں مدعی اور مدعا علیہ بغیر حضوری کے ہیں۔ کیونکہ طالبی اور مرشدی کا مطالعہ اور اس کے مراتب اس وقت تک مشخص نہیں ہوتے۔ جب تک مرشد طالب اللہ کو پہلے ہی روز لامکان اور لاہوت میں غرق نہ کر دے۔ اور غم دور کر کے چار مراتب یعنی رسید، دید اور یافت اور شناخت اسے عطا نہ کرے۔

**رسید** (پہنچ) سے مراد توحید ہے، اور **دید** سے مشاہدہ قرب حضور اور تجرید بالتفرید ہے۔ **یافت** سے مراد تمام مطالب کے خزانوں کا تصرف ہے۔ جسے جمعیت کل بھی کہتے ہیں۔ اور **شناخت** سے مراد اپنے نفس کو پہچاننا۔ مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ بِالْفَنَاءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ بِالْبَقَاءِ۔ جس نے اپنے نفس کو فنا سمجھا۔ اس نے

اپنے پروردگار کو لقا سے سمجھا۔

جب نفس قطعی طور پر فنا ہو جائے۔ تو طالب کو حضوری، اور قرب خدا کی توفیق حاصل ہو جاتی ہے۔ اس مقام پر پہنچ کر فقر تمام ہو جاتا ہے۔ اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰہُ۔ جب فقر انتہائی مرتبے کو پہنچ جاتا ہے۔ تو ذات سے ذات مل جاتی ہے۔ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مجلس محمدی دائمی طور پر حاصل ہو جاتی ہے۔ یہ مراتب طالب صادق اور باخبر کے ہیں۔

مرشد وہ ہے، جو طالب کے وجود سے نفسانی خواہشات اور آفات کو نکال کر دے۔ جو کہ اسے اللہ تعالےٰ سے باز رکھتے ہیں۔ اور نیز دنیاوی رنج و تکالیف اور فقر و فاقہ دُور کر دے۔ اور تمام قسم کی بلاؤں سے اسے محفوظ رکھے۔ اور بلا محنت طالب کو دنیاوی خزانوں کا تصرف ایک ہفتے کے اندر اندر عنایت کر دے۔

جو طالب مرشد سے ہرگز سوال نہ کرے اور اپنی مفلسی نہ جتائے۔ تو مرشد کو لازم ہے کہ فی الفور اسے صاحب حضوری کر دے اور فرصت کا منتظر رہے۔ اس قسم کا مرشد جہان میں شاذ و نادر ہے۔ مرشد کو پہلے روز ہی معرفت قرب خدا کا مشاہدہ کرا دیتا ہے۔

جو مرشد طالب کو ظاہر و باطن سے توفیق نہ دے۔ طالب پر فرض عین ہے۔ کہ اس ناقص مرشد سے بیزار اور الگ ہو جائے ؎

مرشداں را مرشدم من حق نما　　　بے پیر را پیریم رہبر با خدا
مفلساں را گنج بخشم باکرم　　　ہر کہ بیند روئے من زاں رفتہ غم

پیری۔ مرشدی اور طالبی مریدی حضور سے طلب کرے

مرتضےٰ فرمود بامامصطفےٰؐ　　　دست بیعت کرد ما را مرتضےٰؓ
پیشوائے پیر خود را ساختیم　　　ہر دمے دیدار حق را یافتیم
خواندہ فرزند من آں فاطمہؓ　　　معرفت فقر است بر من خاتمہ
خاکپائم از حسینؓ و از حسنؓ　　　ہر یکے اصحاب با من انجمن

باھُوؔ از ہو یافتم وحدت لقا
تو نمیدانی کہ باھُوؔ با خدا

قولہ تعالیٰ۔ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ۔ جہاں کہیں تم ہو وہ تمہارے ساتھ ہے

جو شخص مراتب فی اللہ میں غرق ہوتا ہے۔ اس پر لاہوت اور لامکان کی معرفت ظاہر ہو جاتی ہے۔ اور ان دیکھی چیزیں دیکھنے لگتا ہے۔ جسے توفیق محمدی حاصل ہے۔ وہ تحقیق محمدیؐ سے ان مراتب پر پہنچتا ہے۔

اولیا را علم باشد با حضور آنچہ خواند علم وحدت ذات نور

تو اس بات پر تعجب نہ کرے

ما بسم گم با اسم چوں الف بسم غرق فی التوحید فی جسم و اسم

شد روا دیدن بر رویت خدا معرفت قرب است وحدت حق عطا

جسے باطن حاصل ہے۔ ظاہر خود اس کے تصرف میں ہے۔

# شرح مراقبہ

جو شخص علم مراقبہ کا مطالعہ شروع کرتا ہے۔ اس کے دل میں محبت پیدا ہوتی ہے اور اس محبت سے سات مجلسیں منکشف ہوتی ہیں۔ یعنی حضرت آدمؑ سے لے کر جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک علم مراقبہ کے ابتدائی سبق سے ہی رقیب دور ہو جاتا ہے۔ اور حبیب ملجاتا ہے۔ لیکن جو شخص مردود، مرتد بے یقین اور بے دین ہے۔ وہ شیطان لعین کی قید میں پھنسا ہوا ہے۔

جو شخص مرشد اہل خانوادہ کے فرمان پر اعتبار نہیں کرتا۔ اس کا علاج یہ ہے۔ کہ اس کے ہفت اندام کو مشاہدات نوری اور مشاہدات حضوری میں جلا کر پاک کیا جائے۔ تاکہ ساری عمر اسے مجاہدہ و ریاضت کی ضرورت ہی نہ رہے اور مشاہدات حضوری سے حضوری میں پہنچ جائے۔ اور بعد ازاں اسے رجعت لاحق نہ ہو اور پیر و مرشد کی قید سے باہر نہ جائے۔ ایسے مراقبے کو محرم اسرار کہتے ہیں۔ اس کے ذریعے طالب نفس و شیطان کی قید سے نکل جاتا ہے۔ اور لاہوت و لامکان میں آمد و رفت نصیب ہوتی ہے۔ اس سے قرب رحمان حاصل ہوتا ہے۔ جو شخص ذکر و فکر میں حیوان کی طرح دم بستہ حیران و پریشان ہے۔ وہ مراقبہ کی قدر نہیں جانتا۔

**مراقبہ**۔ موت کے متعلق اور قریب ہے۔ جو شخص اسم اللہ ذات کے تصور میں توجہ کے ساتھ مراقبہ کرے اس پر موت کے حالات کا مشاہدہ منکشف ہو جاتا ہے۔ چنانچہ

جان کنی۔ حقیقت قبر۔ سوال منکر نکیر۔ حساب گاہ اور قیامت اسے دکھائی دیتی ہے۔ اور پلصراط سے صحیح وسلامت گذر کر بہشت میں داخل ہو۔ حور وقصور کو دیکھتا ہے۔ اور دیدار پروردگار سے مشرف ہوتا ہے۔ دراصل مطلب یہی ہے۔

حق الیقین مراقبہ سے انسان واصل بنتا ہے۔ حدیث مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْ مرنے سے پہلے مرجاؤ۔ ایسا مراقبہ قرب خدا کی معرفت تک مشق وجود یہ سے پہنچا دیتا ہے۔

از دل بدرکن پشتہ خطرات را تا بیابی وحدت حق ذات را

**مراقبہ** اللہ تعالیٰ تک پہنچانے کا وسیلہ ہے۔ اور مراقبہ ایک آگ ہے جو شیطانی وسوسوں اور خطرات کو اس طرح جلا کر خاکستر کر دیتا ہے۔ جس طرح آگ خشک لکڑی کو۔

گر بگویم شرح ایں احوال را ہر یکے عبرت خورد عارف خدا

**مراقبہ** ایمان کا جوہر ہے۔ جس سے قرب رحمان حاصل ہوتا ہے۔

**مراقبہ** کئی طرح ہے۔ نفس یا نفس قلب یا قلب۔ روح یا روح۔ سرّ یا سرّ اور عیان یا عیان۔ ذکر یا ذکر یعنی وہ ذکر جو لازوال ہے۔ اور فکر یا فکر یعنی وہ فکر جو یادصال ہے۔ یہ راہ نفس وحدیث کے مطالعہ اور بدعت اور نفس کو ترک کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ ان میں سے جو چاہو پسند کرو۔

جو شخص حضوری فی اللہ فی التوحید سے مشرف اور مستغرق ہے۔ قرب الٰہی کے نور سے اس کی روح کو وہ لذت اور خوشی حاصل ہوتی ہے۔ جس پر سارے جہان کی جانیں قربان ہیں۔ لوگ عاشقوں کو طعن اور ملامت کرتے ہیں۔ لیکن وہ سارے خیالات کو چھوڑ کر صرف اپنے دوست اور معشوق میں مگن ہے۔ اور سب سے قطع تعلق کئے ہوئے ہے یہی ہے۔ ہمہ اوست درمغز لوپست۔

جو شخص علم دعوت کو عمل میں لانا چاہے اور چاہے کہ ورد و وظائف رواں ہوں۔ اور مؤکل فرشتے اس کے زیر فرماں ہوں۔ اور کلام اللہ اس کے وجود میں تاثیر کرے نفع دے۔ جمعیت بخشے اور تمام مخلوقات اس کی مسخر ہو۔ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل ہو۔ تمام مشکلات آسان ہوں۔ تو اسے چاہیئے کہ جنگل میں جا کر سکونت

اختیار کرے۔ وہاں پر مٹی اور ریت ملا کر جناب سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روضۂ اقدس کی عمارت مبارک بنائے اور اس کے گرد حرم کا نقشہ بنائے۔ پھر اس میں قبر مبارک بنائے۔ اور قبر پر انگلی سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک لکھے۔ مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدُ اللّٰہ اور شروع کرتے وقت پہلے اس کے گرد لہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا لکھے اور تین مرتبہ پڑھے عَبْدَ اللّٰہِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حاضر شو، تو بلاشک وشبہ روح مبارک حاضر ہوگی۔ پھر سورۂ ملک پڑھے اور کلمہ طیبہ کی تین مرتبہ دل پر ضرب لگائے پھر

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

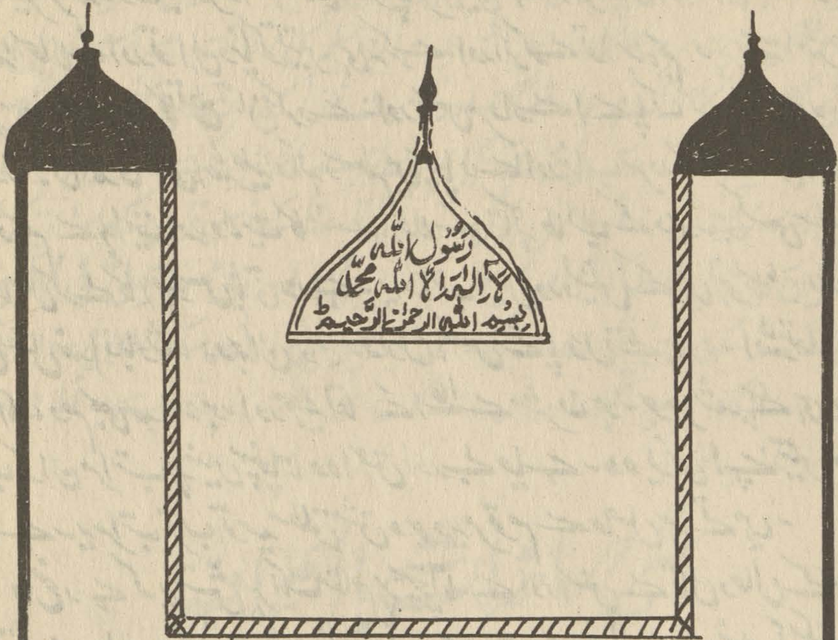
پڑھ کر آنکھ بند کرکے مراقبہ کرے

تو خواب اور ہشیاری یکساں ہو جائے گی۔ کُلُّ بَاطِنٍ مُخَالِفُ الظَّاهِرِ فَهُوَ بَاطِلٌ۔ جو باطن ظاہر کے مخالف ہو۔ وہ باطل ہے۔ پھر صاف طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مع لشکر صحابہ رضی اللہ عنہم تشریف لائیں گے۔ اور عامل کا ہاتھ پکڑ کر اٹھائیں گے اور اس کی مہمات کو سر انجام فرمائیں گے۔

اس دعوت کو تیغ برہنہ کہتے ہیں

لہ تحقیق اللہ اور اس کے تمام فرشتے درود و رحمت بھیجتے ہیں۔ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر۔ پس اے مسلمانو (تم بھی) درود بھیجو اس نبی پاک پر اور سلام ۔ سورۂ احزاب رکوع ۶ پ

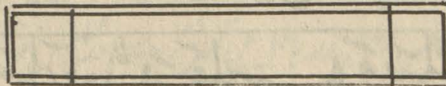
روضہ مبارک کی دعوت کا نقش حسب ذیل ہے۔




مرشد کامل ازیں نقش روضہ اقدس مے بخشد مجلس عظیم محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ بس سوائے اللہ ہوس با معرفت قربِ حضورِ اللہ۔

یا محمد ابن عبد اللہ از برائے مقام کہ روضہ رضوان است و ہر دو جہان خاکپائے ایں و غلام است۔ حاضر شو یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

علّیِ فی اللہ



مرشد ناقص میکناند چلہ و ریاضت الپس اے طالب ترا بر کرم کدام نظر گاہ است

فقیر مرشد عارف باللہ واصل واللہ پر فرض عین ہے کہ مرشدی اور طالبی کے حقوق کو کما حقہٗ بجالائے اور تو اہل دنیا کو تلقین ہی نہ کرے۔ اور اگر کرے تو ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ کی طرح دنیا سے اس کا قطع تعلق کر دے۔ اور اس مردار سے اسے پاک کر دے اور پہلے ہی روز مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہنچا دے اور جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہدایت اور ولایت کا منصب دلائے۔ تاکہ طالب کے وجود میں کسی مطلب کے حاصل کرنے کا افسوس باقی نہ رہے۔ یہ مراتب اس درویش کے ہیں جو کامل، عطا بخش فیض فضل خدا۔ بادشاہ دو جہان ہو۔ دونوں اس کے پاؤں تلے ہوں۔ اللہ تعالےٰ سے ایک دم بھی جدا نہ ہو۔ اور ہمیشہ لقائے اعلا سے مشرف ہو۔ جو مرشد پہلے ہی روز طالب کو ان مراتب پر نہیں پہنچاتا وہ احمق اور بے حیا ہے۔ وہ یونہی اپنے تئیں مرشد کہلاتا ہے۔ یہ مراتب قرب توحید مطلق مشق وجودیہ مرقوم سے حاصل ہوتے ہیں۔

واضح رہے کہ یہ نقش ہر ایک مقام پر پہنچاتا ہے اور اس سے قال وحال کے موافق ہو جاتا ہے۔ اور وہ جمعیّت باوصال ہوتی ہے۔ جو وہم وخیال ہی میں نہیں آسکتی۔ اسے وہی شخص جانتا ہے تو فیق تحقیق کی معرفت حاصل ہے۔ یہ نقش مقام حضور ہے۔ جس میں نفس قلب، روح اور سر الٰہی سراسر نور ہیں ؂

## نقش

| | | |
|---|---|---|
| | حق الیقین | |
| بحق میر ساند | صلی اللہ علیہ وسلم<br>محمد | اسرار المبین |
| | نفس مطمئنہ ۔ قلب سلیم ۔ روح امین | |

یہ گویا گھرے دریا سے گذرتا ہے۔ اور ہر وقت محمد سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم،

مدِنظر رکھتا ہے۔ نہ یہاں پر آسمان ہے نہ زمین نہ حیرت ہے نہ عرش۔ صرف نورِ وحدانیت ہے۔ جو شخص حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت سے اس دریا میں غوطہ لگائے گا۔ دنیا کا تارک ہو جائے گا۔ اور تمامیت فقر کے مرتبے پر پہنچ جائے گا۔ اور اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ کیا ہم نے تیرے لئے تیرے سینے کو نہیں کھولا۔ کے مطابق اسے سینے کی صفائی حاصل ہوگی۔ اور اللہ تعالے کے اس قول کے موافق کہ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا[۱] خطاب کی راہ حاصل ہوگی۔ اور إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً[۲] کے مطابق خلعت ملے گی۔ اور فَفِرُّوا إِلَى اللَّهِ[۳] کے مطابق وہ اپنی خودی کو چھوڑ دے گا۔ پس تجھے ان میں سے کون سی بات پسند ہے۔ آیا طلب حرص یا طالب خدا ۔

# شرح حاضرات باسم اللہ

اس کا طریق یہ ہے کہ تصور کے شروع میں طالب وسواس خناس سے سینے کو صاف کر دے اور پھر آنکھ بند کر کے مراقبہ کی نظر سے پرواز کرے تو اس کے دل کے گردا گرد ایک وسیع میدان دکھائی دے گا جس سے مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں داخل ہوگا اس وقت لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ط پڑھے تو مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آواز آئیگی۔ کہ اے صاحب تصور! یہ مجلس محمدی ہے۔ اس میں شیطان کے آنے کی جرأت نہیں پھر طالب، حق اور باطل میں تمیز کرے اور مجلس محمدی کا حضور بطور دوام حاصل کرے اور کیفیت یہ ہو جائے گی کہ گو ظاہر میں لوگوں کے ساتھ بیٹھا ہو۔ لیکن باطن میں مجلس محمدی میں ہو۔ اگر یہ حالت ہو جائے گی۔ تو اس کا وجود سراسر نور ہو جائے گا۔ اور اس کی ہر بات حضوری سے ہوگی۔ لیکن نعم البدل کو تحقیق کرے۔ نعم البدل اسے کہتے ہیں کہ جو حکم مجلس محمدی سے ہوتا ہے۔ باطن میں ہوتا ہے۔ ظاہر میں نہیں ہوتا۔ اگر یہ حالت ہو تو کوئی بھی طالب ابھی مقامات میں ہے۔ ابھی تمامیت کو نہیں پہنچا۔ جب ظاہر و باطن ایک

[۱] قدرت نہیں کہ کوئی اس سے بات کرے۔
[۲] تحقیق میں زمین میں ایک نائب بنانے والا ہوں۔
[۳] اللہ تعالے کی طرف بھاگو۔

ہو جائے۔ تو پھر مرشد کی ضرورت نہیں

طالب بالیقین اور با اخلاص کو چاہیئے کہ پہلے تحقیق کرے۔ کہ دل کے گرد چار میدان ہیں ان کا مشاہدہ کرے اور وہ میدان یہ ہیں:

میدان ابد، میدان ازل، میدان دنیا۔ اور میدان عفیفے۔ اور قلب کے اندر دیدار پروردگار۔ قرب الٰہی۔ نور حضور معرفت اور سرّ اسرار کا مشاہدہ کرے۔

کامل مرشد با صادق طالب کو پہلے ہی دن مشاہدہ دل کے مرتبے پر پہنچا دیتا ہے اور ناقص مرشد دن رات اسے چلّوں اور ریاضت میں مشغول رکھتا ہے۔

دل کے تصوّر اور اس کے گرد کے میدانوں کا نقشہ یہ ہے۔ کامل مرشد ان چار دل میدانوں کا مقام دکھلاتا ہے۔ جس سے پریشان کو جمعیت نصیب ہوتی ہے۔

لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط

اللّٰہُ
میدان ازل صدت قرار۔ لصبغۃ کہ مومن
میدان دنیا
میدان لامکان لاہوت
میدان عقبےٰ
للّٰہِ
میدان ابد مشاہدہ احوال
ھُوْ

ہر قفل کھولنے والی یا فتاح کی چابی طالب کے نصیب ہوتی ہے۔

# فقر کی ابتدا اور انتہا کیا ہوتی ہے

فقر کی ابتدا یہ ہے کہ بدن پر شریعت کا لباس پہنے اور احوال حقیقت سے واقف ہو کر دریائے معرفت میں غوطہ لگائے۔ دمبدم صاحب کرم وجود ہو۔ مجلس محمدیؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا محرم ہو۔ اور فنا فی اللہ ہو جائے۔

واضح رہے کہ ہر ایک مقام میں کشف راہ کی کیفیت ظاہر ہوتی ہے بعض کو

تو اس راہ میں قربِ الٰہی حاصل ہو جاتا ہے اور بعض اس کے ذریعے سیدھی راہ سے کھٹک جاتے ہیں۔ پس طالب کو پہلے دن ہی مرشد معراج دوام کا مشاہدہ کراتا ہے۔ جس کا اثر بعض پر نو سال بھر رہتا ہے۔ اور بعض پہ عمر بھر اور بعض پر زندگی اور موت دونوں حالتوں میں بلکہ قیامت تک رہتا ہے۔

وصال جمعیت یا جمال ربانی قدرت کا ایک بھید ہے۔ جس کی شرح دل سے ہو سکتی ہے۔ نہ کہ دفتر سے۔ وہاں پر نہ علم ہے نہ عقل۔ نہ مطالعہ ہے۔ نہ دانش نہ عقل نہ شعور۔ نہ وہم نہ خیال اور نہ ذکر نہ مذکور۔ بلکہ نور علیٰ نور ہے۔ اس مقام پر ہدایت و نہایت ایک ہو جاتی ہے۔ روح کو فرصت حاصل ہوتی ہے۔ صفات قلبی حاصل ہوتی ہیں۔ اور رحمان سے حیات ابدی نصیب ہوتی ہے۔ کہ اگر کسی دنیا دار دولتمند مثلاً بادشاہ یا امیر کو تلقین کرے۔ تو اسم اللہ اس طرح پڑھتا ہے کہ پھر عمر بھر اسے دنیاوی لذتیں اور حرص و ہوا بھول جاتی ہے۔ یہ مراتب وجودی سیر میں مشق مرقوم کے سبب مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل ہوتے ہیں ؎

گر بگویم شرح لذت حق تما　　ہیچ کس زندہ نہ ماند جان وفا
شد نصیبے عاشقاں را ہر دوام　　قوت قوت معرفت فقرش تمام

اصل مقصود یہ ہے کہ واصل کو کلام حق پیغام ہے ؎

گر شوی عاشق بشوریدی صفت　　بگذری از ہر مقام معرفت
با وصال و جمال لازوال　　از خدا غافل نباشد ہیچ حال

عاشق کی دو صفتیں ہوتی ہیں۔ اول معشوق پر سے آنکھ نہیں اٹھاتا۔ دوسرے مخلوقات کی ملامت کا خیال تک نہیں کرتا ؎

دم بدم دیدار بینم ہر دوام　　روح و قلبم نور شد مطلب تمام
ہر چہ مے گوید خدا گویم ترا　　درمیان خود نماندہ چوں چرا

نیست آنجا عبدہٗ نے عبد و تنم!
فرد توحید است فقرش شد تمام

جو شخص اس مقام پر پہنچتا ہے۔ وہ قدم شریعت میں اور نظر طریقت پر رکھتا ہے اور اسے جمعیت با حقیقت حاصل ہوتی ہے۔ اور معرفت کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ اور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا محرم اور خادم ہوتا ہے۔ جو لوگ خلاف شرع ہیں وہ معرفت

سے محروم ہیں۔ دیوانہ سب سے بیگانہ اور ہشیار شریعت شہسوار اور عارف نظار ہوتا ہے۔ قولہ تعالیٰ۔ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ۔ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو۔ تو میری پیروی کرو۔ اللہ تعالےٰ تم سے محبت کرے گا۔

پس معلوم ہوا کہ فقیر جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معشوق اللہ تعالےٰ کا عاشق ہوتا ہے۔ اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے عاشق ہوتے ہیں۔ یہاں پہ عاشق اور معشوق اور عشق تینوں اکھٹے ہوجاتے ہیں۔ یہاں پہ حجاب وصل کی گنجائش نہیں۔ تو ہجر کا کیا دخل۔ یہ مراتب ان کے ہیں جو فنا فی اللہ۔ فنا فی الرسول اور فنا فی الشیخ ہیں۔ جو شخص ان تینوں کو باتوفیق طے کرے۔ اس کے وجود میں نفس کشتہ ہوجاتا ہے۔ اور قلب زندہ ہوجاتا ہے۔ اور روح بحق رفیق ہوجاتی ہے۔ یہ مراتب جان فدا کر دینے والے عاشقوں کے ہیں۔ عاشق لوگ کبھی نہیں ڈرتے۔ لَا یَخَافُوْنَ لَوْمَۃَ لَآئِمٍ۔ ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے۔

جو طالب پیر و مرشد کے پاس جائے۔ اور اسے بزرگوں کی تلقین پر یقین نہ ہو تو سمجھ لو کہ اس کے وجود میں نفس امارہ بطور رقیب موجود ہے۔ ایسے شخص کو سارے لوگ ہی بے نصیب کہتے ہیں۔ دوست گھر میں ہے۔ لیکن اس اندھے کو دکھائی نہیں دیتا۔ اس اندھے پن کا علاج یہ ہے کہ ایسے مردود الطریقت، مرتد الحقیقت اور معرفت سے بے خبر طالب کو مرشد کامل توجہ سے اخلاص اور تصور سے یقین اور تصدیق اور اعتبار کرادے اس کے جسے کو اسم اللہ ذات کے تصور میں لپیٹ کر تجلی انوار کے شعلے میں پھینک کر دیدار پروردگار سے مشرف کردے۔ جب یہ حالت ہوجائے۔ تو طالب کو خود بخود اعتبار آجاتا ہے۔ مرشد دنیاوی بے شمار خزانے بخشتا ہے۔ ایسا مرشد کامل طالب کے لئے قرب الٰہی کے واسطے وسیلہ اور گواہ ہوتا ہے۔ اور ایسے مرشد کا طالب مجلس محمدیؐ میں حاضر رہتا ہے۔ اور روشن ضمیر ہوکر فقیر کے مرتبے کو پہنچ جاتا ہے۔ نفس امارہ پر حکمران ہوجاتا ہے۔ اور صاحب واقفیت ہوجاتا ہے۔ پس مرشد میں یہ صفت ہونی چاہئے۔ کہ گمراہ مرتد، مردود طالب کو جمعیت بخشے اور حق دکھائے ؂

باھو مرشد عنقا صفت باشد ہما طالب شہباز عارف جان فدا

مرشد وہ ہے جو ہمیشہ کی جمعیت جان کو عنایت کرے نہ کہ جو خود ہی پریشان ہو۔ اور اس کا طالب شیطانی وسوسوں میں پھنسا ہو۔ پس جسے کاملوں سے تلقین ہوئی ہے۔ وہ گویا جہان میں خزانہ اور کان ہے۔

ذکر اثبات بغیر اسم اللہ ذات کی مشق وجودیہ اور ذکر و فکر کی اساس کے حاصل نہیں ہوتا مشق وجودیہ سے مردہ اندام زندہ ہو جاتے ہیں۔

ذاکر کے ذکر کے دو گواہ ہیں۔ ایک یہ کہ خفیہ ہو۔ خفیہ ذاکر اللہ تعالےٰ کا ہم جلیس ہوتا ہے۔ اَنَا جَلِیْسُ مَعَ مَنْ ذَکَرَنِیْ جو میرا ذکر کرتا ہے میں اس کا ہم نشین ہوں۔ دوسرے یہ کہ اسے ہمیشہ مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری حاصل ہوتی ہے۔ اور یہ حضوری بعض کو ظاہری وجود سے یا قلب سلیم سے یا رُوح سے یا سرّ سے جو سچی تسلیم ہو یا نور صفت کریم سے ہوتی ہے۔ بعض اس بات کو جانتے ہیں۔ اور بعض نہیں جانتے۔ ان میں سے ایک نہ ایک طرح ذاکر کو ضرور مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں داخل ہوتا ہے۔ خواہ وہ ظاہر میں لوگوں سے بات چیت کر رہا ہو ؎

ذکر را بگذار خون از جگر نوشش ذکر فریاد است واگم در خروشش
ذکر باشد با حضوری دل نگر نیست ذکرش باید زو فکر
ذکر خفیہ قرب وحدت عین راز نیست ذکرش آنکہ تو دانی آواز
وعویٰ اثبات بنماید لقا ہر کہ دعویٰ کرد من ذاکر خدا

جس شخص کو باطنی تلقین اور ارشاد وہدایت کی دست بیعت جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے حاصل ہوا اور صحابہ کبار کا مصافحہ اور بخشش عطا نصیب ہو وہ مرشد ہونے کے لائق ہے۔ جو طالب ایسے شخص سے تلقین حاصل کرے گا۔ وہ دنیا اور آخرت میں زندہ دل اور غالب اولیاء رہے گا۔ طالب خدا کبھی نہیں مرتا مرشد ہونا آسان کام نہیں۔ یہ تیلی کے بیل کے سے احمق نادان کب مرشد ہونے کے لائق ہیں ؎

مرشد جاہل بود شیطان صفت
مرشد عالم طریقت معرفت

واضح رہے کہ اللہ تعالےٰ اور بندے کے مابین کوئی سد سکندری کا ساحجاب نہیں

یا بڑی دور دراز کی راہ نہیں۔ بلکہ صرف پیاز کی چھلکی ہے جیسے اگر مرشد کامل چاہے تو ایک ہی نظر سے پارہ پارہ کر کے طالب کو اللہ تعالےٰ سے ملا سکتا ہے اور لاہوت ولامکان میں پہنچا کر عالم باللہ عارف ولی اللہ بنا سکتا ہے۔ اسے آنکھ بند کرنے مراقبہ کرنے۔ نماز، نوافل اور استخارہ کی کوئی ضرورت نہیں۔ کوئی جاہل کبھی خدارسیدہ نہیں ہوا۔ اور کسی عالم نے ظاہری آنکھوں سے اللہ تعالےٰ کو نہیں دیکھا۔ ہاں خواب یا مراقبہ میں۔ دونوں جہان ہر وقت عارف کی آنکھوں کے سامنے ہیں ؎

زشہ رگ نزدیک چوں گوید دور کورچشم کے بیند بے شعور!
نحن اقرب راز قرآں یاد کن ایں مراتب یافتن از کُنہ کُن!
ہر کہ دریا بد لب بستہ دوام ہر کہ گوید دیدہ ام نامرد خام
دیدہ با دیدار مے باشد نہ نور گے بہ بیند کورچشم بے حضورؔ
ہر کہ مے بیند نماند مر ترا مثل لبستہ کے شود رویت خدا
بے مثل را کسے دہد رویت نشان ہر کہ مے بیند بود عارف میان

جس شخص کو عالم مطالعہ سے مشرف کرے۔ وہ بے حجاب اسرار بازی کرتا ہے۔ مجھے ان لوگوں پر تعجب ہے کہ مراتب فضیلت پر پہنچ کر صاحب وسیلہ فقیر مرشد سے طالب معرفت نہیں کرتے۔

اس راہ کی اصل علم ہے۔ اور اس راہ کا وصل حکم ہے اور اس راہ کی حکمت جان سے حاصل ہوتی ہے۔ عارف لوگ جو حق کو پا لیتے ہیں ان کی یہ علامت ہے۔ کہ وہ عالم ربانی ہوتے ہیں۔ عالم ربانی میں یہ جرأت۔ حوصلہ اور طاقت نہیں کہ عالم ربانی کا مقابلہ کر سکے۔

شوق ایک آگ ہے یا ایک درد لادوا ہے۔ عاشقوں کی ہمیشی لقا سے مشرف ہونا ہے۔ اسے ہمیشہ کی بندگی کہتے ہیں۔ بغیر بندگی کے شرمندگی حاصل ہوتی ہے۔ بغیر بندگی کے زندگی نہیں۔ بلکہ روسیاہی ہے۔ کیونکہ اس حالت میں خطرات شیطانی شرک وکفر دل کو تباہ کر دیتے ہیں۔

واضح رہے کہ فقیر کے لئے دعوت بمنزلہ اوزار ہے۔ جس کے سبب وہ شجاعت شعار اور سپہ سالار بنتا ہے۔ اور دعوت پڑھتے وقت حضوری میں ہشیار ہوتا ہے۔

جس کی یہ حالت ہو اسے اپنے گرد حصار کھینچنے کی کوئی حاجت نہیں۔ جو اس طرح کا صاحب دعوت ہوگا۔ اسے کبھی رجعت لاحق نہ ہوگی۔ اس کا طالب کبھی دیوانہ نہ ہوگا ؎

کاملاں را دعوتے با دم تمام
روز مرہ تا قیامت بر دوام

جو شخص علم دعوت کو اللہ تعالےٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمام انبیاء اور اولیاء سے محافظ با محافظہ۔ دور بدور استماع باستماع اور الہام بالہام پڑھے گا۔ اس سے کوئی مشکل حل کئے بغیر نہ رہے گی وہ ہر گھڑی میں ساری مشکلات حل کر سکے گا۔ اس دعوت کو تیغ برھنہ کہتے ہیں۔

فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔ کیونکہ اس صورت میں بیچ میں کسی فرشتہ، موکل، جن اور روحانیت کا دخل نہیں۔ بلکہ بلا وسیلہ اللہ تعالیٰ اور نبی اللہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسے ایک دم میں ہزار بلکہ بے شمار آمد رفت ہوتی ہے۔

واضح رہے کہ جو شخص لوگوں کو غیب کی باتیں بتا کر اپنا مبتلا، مطیع، مرید اور طلب کرنا چاہتا ہے، اور ماضی حال اور مستقبل کے حقائق بیان کرتا ہے، وہ ابھی کشف اور جذبات نفسانی کے ادنیٰ مرتبے پر ہے۔ اہل بہشت سے شیطانی تحقیق کا سرزد ہونا مکروہ ہے۔ مرد خدا وہ ہے۔ جو عین کشف ربانی منکشف کرے اور مشکلات کو حل کرے۔ ایسا کرنا نہ غیب ہی ہے اور نہ غیب۔ عارف بلا شک وشبہ بے حجاب ہوتا ہے۔ اور اس کی ہر ایک بات حضور سے ہوتی ہے۔ اس کی توجہ سراسر نور ہوتی ہے۔ اس کا وجود مغفور اور قلب بیت المعمور ہوتا ہے۔ خود صاحب سرور ہوتا ہے۔ اور اس کا باطن معرفت فنا فی اللہ میں ثابت ہوتا ہے۔ یہ مراتب جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت سے حاصل ہوتے ہیں۔ ان مراتب کو معراج کہتے ہیں۔ معراج قرآن شریف ہے۔ اور جو قرآن شریف سے باہر ہے۔ وہ معراج نہیں بلکہ شیطانی استدراج ہے۔ بعض کو یہ ایک مقام سے دوسرے مقام تک، بعض کو صبح سے شام تک اور بعض کو بطور دائمی توجہ مرشد سے فنا فی اللہ کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔ اس قسم کا معراج روز قیامت تک مسلسل رہتا ہے۔ یہ عنایت بھی مرشد کامل سے حاصل ہوتی ہے۔ فقیر کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی بات نہیں کہ لوگوں کے ساتھ نیک وبد اور شور وشر

بارے میں گفتگو کرے، کیونکہ ایسا کرنے سے اس کا دل مردہ ہو جاتا ہے۔ اس کا کلام بے تاثیر ہو جاتا ہے۔ اور اسے غم کدورت حجاب اور خطرات معرفت دیدار قرب الٰہی سے باز رکھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ کامل فقراء ہمیشہ خلوت گزیں ہوتے ہیں۔ اور خلقت کو چھوڑ تنہا جنگلوں میں بسر کرتے ہیں اور ہمیشہ مسافر ہی رہتے ہیں۔ اور اپنے تئیں لوگوں سے پوشیدہ رکھتے ہیں۔ اور اگر شہر میں یہ رہتے ہیں۔ تو بعض دیوانے بن جاتے ہیں۔ اور بعض ظاہر میں مجذوب لیکن باطن میں محبوب بنے رہتے ہیں۔ یار کے ساتھ ہی انہیں بہار ہوتی ہے۔ دیدار سے ہی انہیں جمعیت حاصل ہوتی ہے۔ دیدار بغیر تو بہشت بھی بمنزلہ خار ہے۔

واضح رہے کہ جو طالب اللہ دل کا مرتبہ حاصل نہیں کرتا۔ اور ریاضت اور چلہ سے واصل نہیں بنتا۔ وہ مردہ دل اور بے حاصل ہے دل وہ نہیں جسے تم گوشت کا ٹکڑا خیال کئے ہوئے ہو۔ بلکہ معرفت محبت میں مشاہدہ نور کا نام دل ہے۔ صاحب دل ہمیشہ دیدار حضور میں مستغرق رہتا ہے۔ پس سوچنا چاہئے کہ دل کیا چیز ہے۔ اور دل کس علم، عقل اور دانش سے حاصل ہوتا ہے۔

سنو! جس طالب کو دل، جان سے بھی عزیز ہے، اسے صفحہ لفظ یا حرف یا نظر سے ہی علم حاصل ہے۔ اور تمام غیبی اور لاریبی علوم اس علم کے آگے دست بستہ ہیں جو شخص اس علم سے سبق پڑھتا ہے۔ وہ روز قیامت تک مست رہتا ہے۔ اور دل علم سینے میں ہوتا ہے۔ پس جو شخص دل سے علم پڑھتا ہے۔ وہ جاہل بے تصدیق نابینا با نفاق اور با حسد و کینہ ہے۔

دل ایک لطیفہ الٰہی ہے جو فنا فی اللہ کے کپڑے میں لپٹا ہوا ہے۔ جسے نور ذات کی تجلی حاصل ہے۔ صاحبدل کو ہمیشہ مشاہدہ کی پیاس رہتی ہے۔ اور پروردگار کے دیدار کا متوجہ رہتا ہے۔ زندہ دل بالیقین با اعتبار اور عیان میں ہوتا ہے ؎

دل براق و دلدل ست معراج
ہر کہ دل را یافت شد صاحب نظر

دل ایک ایسا وسیع ملک ہے جس میں باقی تمام ملک سما سکتے ہیں۔ لیکن یہ بلحاظ عظمت کسی ملک میں نہیں سما سکتا۔ قادری مرید کو اسی دلی بخشش سے حضوری اور مشاہدہ جمال

حاصل ہوتا ہے۔ دوسرے طریقوں میں طالب دم نبد کرتا ہے۔ اور ہمیشہ خطرات میں پڑا رہتا ہے۔ اور وہ خام خیال ہوتا ہے۔ کیونکہ دوسرے طریقے بمنزلہ چراغ ہیں۔ اور طریقہ قادری بمنزلہ آفتاب ہے۔ سو چراغ کی کیا ہستی ہے؟ کہ آفتاب کے روبرو دم مارے اگر دم مارے گا تو بجھ جائے گا ۔

دل کہ جنبد مے جہاند عرش را ۔ دل کہ جنبد مے رساند با خدا
دل کہ جنبد نفس را گردد فناہ ۔ دل کہ جنبد با ایماں شد با حیا
دل کہ جنبد مے نماید کبریا ۔ دل کہ جنبد شد مشرف با لقا
دل کہ جنبد نور رحمت جاں صفا ۔ دل کہ جنبد یافت مجلس مصطفےٰ
دل کہ جنبد باز دارد از ہوا ۔ دل کہ جنبد با رفاقت رہنما
نیست جنبش دل کہ تو فہمیدۂ ۔ اہل دل با عین اللہ دیدۂ
ذکر توفیق است توحید از خدا ۔ ذکر آں دائم بہ مجلس مصطفےٰ

جس طریقے یا خانوادے کو جو دولت و نعمت نصیب ہوئی ہے۔ وہ حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ العزیز کے وسیلے ہوئی ہے۔ جو شخص قادری طریقہ کا منکر ہے۔ وہ دنیا اور آخرت میں مردود ہے ۔

ہر طریقہ خانوادہ شد غلام ۔ با مریدے جاں فدا لش ہر دوام
نقشبندی را چہ قدرت دم زند ۔ واز طریقہ قادری طالب شود
اہل چشتی خواجگان خاک پاک ۔ سہروردی از غلاماں با وفا
ہر کہ از بندہ خدا امت نبیؐ ۔ خاک بوسی میکند با قادری

شاہ عبدالقادر جیلانی قدس اللہ تعالےٰ اسرارہٗ فرماتے ہیں۔ قَدَمِیْ هٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ۔ میرا قدم تمام اولیاء کی گردن پر ہے ۔

پائے پیر بر سر گردن ولی ۔ مثل سجدہ آورد حکم از نبیؐ

حضرت پیر دستگیر رضی اللہ عنہ کا خاص طریقہ فنافی اللہ ذات ہوتا ہے۔ جس کی ابتداء اور انتہا زندگی اور موت میں نجات کا حاصل ہوتا ہے۔ آنجناب کے مرید اولیاء اللہ ہو جاتے ہیں آپ کے تبرکات، کرامات اور خوارق عادات تا قیامت جاری رہیں گے۔ جو کرامات کسی کو حاصل ہوتی ہیں۔ وہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ کے خزانے سے حاصل

ہوتی ہیں۔ رُباعی

نے زخود من گفتم از سرّ ہوا | این حقیقت یافتم از مصطفےٰ ؐ
قادری را سہ مراتب سہ نشان | باعیان د لامکان وجاں فشاں

واضح رہے کہ جو عارف عقلمند قادری اور باشعور ہے۔ اسے بے شک اس کتاب کے مطالعہ سے حضوری حاصل ہوگی۔ اگر طالب مرید قادری کو مؤکل فرشتے چشمہ آبحیات پر ظلمات میں لیجائیں۔ تو پانی پی کر خلق سے گم ہوجاتا ہے۔ اور ہمیشہ سیر وسفر میں مشغول رہتا ہے۔ جیسا کہ فقیر ولی اللہ رہا کرتے ہیں۔

فقیر معرفت توحید میں چار تصرّف کی توفیق کے چار مراتب ہیں۔ ایک علم دعوت کا منصب جس سے ایک ہی دم میں تمام مشکلات آسان ہوجاتی ہیں۔ دوسرا دائم ذکر وفکر مجلس محمدّی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دائمی حضوری۔ جس سے پیغام لانا اور لیجانا حاصل ہوتا ہے۔ تیسرا باطن میں مشاہدہ معرفت الٰہی کرنا۔ اور رحمت الٰہی کو مدنظر رکھنا۔ جس کے ذریعے ہر بات یا ذکر ومذکور ہوتی ہے۔ کبھی غرق فنافی اللہ اور ایسا مست ہوتا ہے کہ مستی، ہشیاری، سونا اور جاگنا سب کچھ انوار کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ اَلْعَمَلُ وَالتَّعْظِیْمُ لِاَمْرِ اللّٰہِ تَعَالیٰ وَالشَّفَقَۃُ عَلٰی خَلْقِ اللّٰہِ۔ عمل وتعظیم حکم الٰہی بجالانے کی خاطر اور شفقت خلق خدا پر۔ چنانچہ اس منصب میں تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ۔ کا مصداق ہوجاتا ہے۔ چوتھے تلقین ارشاد کا منصب جو بمنزلہ کسوٹی ہوتا ہے۔ سو طالب صادق کا خیال رکھتا ہے۔ کیونکہ وہ حق کا طالب ہے۔ اور جھوٹے طالب کو چھوڑ دینا چاہیئے۔ کیوں کہ باطل کی طلب میں ہے۔

یہ چاروں منصب طریق قادری میں پہلے چار دنوں میں حاصل ہوتے ہیں۔ کامل مرشدان چاروں پر پورے طور سے متصرف ہوتا ہے۔ اسے تصوّر اور جمعیت بے شمار حاصل ہوتی ہے۔ اس میں توجہ کلّی اور تفکّر تمامیت حد سے زیادہ درکار ہے۔ اگر یہ بات حاصل ہے تو وہ عاشق کے مرتبے میں ہوکر نظارہ کرتا ہے۔

طالب ترا اگر ون زنم سر پیش نہ | دم مزن اگر صافی وسر جان بدہ
طالبا بے سر بیا جانب خدا | خوش برین دیدار اللہ شد لقا

خودپسند طالب سالہا سال بھی مرشد کے حضور میں رہ کر یہ سبب بے ادبی کے وصال سے

محروم رہتا ہے ۔ جو مرید پیر کی خدمت میں شمار کرے وہ طامع ہے ۔ اور مرشد کے حق میں بمنزلہ عزرائیل ہے ۔ ایسا شخص نفس کی قید میں پھنسا ہوا ہے حکایت باشکایت پس پشت ہے ۔

طالبا گر صافی از من بخواہ
تا ترا بخشش کنم قرب الہ

کامل اور صاحب منصب مرشد توجہ سے علم معرفت الٰہی اور حضوری سینہ بسینہ نظر بہ نظر قلب بہ قلب روح باروح اور سر بہ سر عطا کر سکتا ہے ۔ اس توجہ تلقین بالیقین سے طالب روشن ضمیر اور دونوں جہان سے لاپرواہ ہو جاتا ہے ۔ اور فقر کے انتہائی مقام اور فنا فی اللہ کے درجے پر پہنچ جاتا ہے ۔

# شرح انتقال

طریقت میں ایک مرتبہ ہے جس میں ایک حال سے دوسرے حال میں آتے ہیں جس کو انتقال احوال کہتے ہیں ۔ اور وہ مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا مرنے سے پہلے مر جاؤ ہے ۔ بعض طالب تو انتقال کی وجہ سے عارف باللہ بن جاتے ہیں ۔ اور بعض مردود ہو جاتے ہیں ۔ اور شرک و کفر میں پڑ جاتے ہیں ۔

اگر بہشت و غلمان یا بے ریش لڑکوں کے خط و خال سے دیدار پروردگار کو متمثل کیا جائے ۔ تو درست نہیں ۔ کیونکہ دیدار پروردگار بے مثل ہے ۔ جو کہ اسم اللہ ذات کے تصور سے حاصل ہوتا ہے جس کو اس بات پر یقین نہیں ۔ اگر اسے تمام قرآن احادیث تفسیر اور اقوال مشائخ بھی بتائے جائیں ۔ اور ہر قسم کی نصیحت بھی کی جائے تو بھی اس بیدین کو اعتبار نہیں آتا ۔ اس بے اعتباری کا علاج یہ ہے کہ پیر و مرشد توفیق باطنی سے یا اسے مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر کرے ۔ یا حضرت شاہ محی الدین ولی اللہ قدس سرہٗ کی مجلس میں لے جائے ۔ تاکہ ان صاحبان میں سے کوئی صاحب اسے تلقین فرمائیں ۔ ایسا کرنے سے وہ مردود طالب محمود و مقبول ہو جائے گا ۔ اور اس کے تمام مقاصد حاصل ہو جائیں گے کامل مرشد میں ایسی ہی توفیق ہونی چاہیئے ۔ جیسی کہ اوپر بیان ہو چکی ہے ۔ ناقص مرشد سے کچھ کام نہیں نکل سکتا ۔

جہاں پر لاہوت کا دیدار اور لامکان کا راز ہے۔ وہاں پر نہ سرود ہے نہ آواز ہے۔ نہ صوم ہے نہ صلوٰۃ ہے۔ نہ حج کعبہ نہ زکواۃ ہے۔ نہ مکاں نہ درجات ہے وہاں پر فنا فی اللہ بعینہٖ نور عین اللہ ذات لازوال ہے۔ یہ مرتبہ اسے حاصل ہے جو معرفت میں فنا فی اللہ بقا باللہ اور وصال لازوال کے مرتبے پر پہنچا ہوا ہے ؎

ہر کہ طالب حق لقا یا بد لقا
ہر کہ منکر حق لقا کفر از ہوا

سنو امردان خدا کی راہ باتوفیق ہے۔ طالب دیدار بے سر ہونا چاہئے۔ تاکہ اسرار کا سر حاصل کر سکے ؎

گر تو خواہی دیدن رویت خدا — سر زگردن کن جدا بینی لقا
بے زبان ہم سخن باشی عیاں — مرتبہ لاہوت ایں است لامکاں
سر بریدہ بے سر اے طالب بیا — بعد از اں دیدن خدا بر تو روا،

یہ مراتب صاحب عزن کے ہیں۔ قولہ تعالےٰ۔ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ نَسِيتَ جب تو باقی خیالات بھول جائے۔ تو پھر اللہ تعالےٰ کو یاد کر۔

حدیث مَشْيٌ عَلَى الرَّأْسِ بِدُوْنِ الْاَقْدَامِ قدموں کے علاوہ سر کے بل چلنا چاہئے۔

یہ مراتب فقر تمام کے ہیں۔ کہ اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰہُ۔ جب فقر اپنی تمامیت کو پہنچتا ہے۔ تو اللہ ہی اللہ ہے۔

دیدار الٰہی کے لئے کس علم سے راہ حاصل ہوتی ہے۔ اور کونسا علم اس کا گواہ ہے یہ بات اسم اللہ ذات کے تصور سے حاصل ہوتی ہے۔ جس میں اللہ تعالےٰ سے وحی نفس وحی قلب۔ وحی روح اور وحی سر کے ذریعے الہام ہوتا ہے۔ اسم ذات کے تصور سے نفس، قلب۔ روح اور سر سب کے سب نور ہو جاتے ہیں۔ اور طالب دیدار سے مشرف ہوتا ہے۔ یہ مراتب اس شخص کے ہیں جن کا باطن معمور ہو۔ اور جن کا وجود مغفور ہو۔ قولہ تعالیٰ۔ لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ اللہ تعالےٰ تیرے پہلے اور پچھلے گناہ بخشدیگا۔

# شرح انتقال

طریقت میں بعض طالب تجلیٔ شیطانی جو کہ نارِ مردار ہے سے دیکھ کر کہتے ہیں۔ کہ ہم نے دیدار دیکھا۔ سو یاد رہے کہ معرفت کا وسیلہ دیدار موت ہے۔ کیونکہ موت کی پلصراط سے صحیح وسلامت گذر کر دوست دوست سے جا ملتا ہے۔ جیسا کہ اس حدیث سے ظاہر ہے اَلْمَوْتُ جِسْرٌ یُوْصِلُ الْحَبِیْبَ لِلْحَبِیْبِ لَا یَخَافُ الْحَبِیْبُ مِنَ الْحَبِیْبِ وَلَا یُعَذِّبُ الْحَبِیْبُ لِلْحَبِیْبِ ۔ موت ایک پل ہے۔ جو دوست کو دوست سے ملاتا ہے۔ حبیب حبیب سے نہیں ڈرتا۔ اور حبیب حبیب کو عذاب نہیں کرتا۔ ان مراتب کو مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا مرنے سے پہلے مرجاؤ کہتے ہیں۔

بعض انسان کے مرجانے کو انتقال کہتے ہیں۔ اور بعض اس حالت کو کہتے ہیں جب کہ موت کے بعد زندگی حاصل ہو کر از سرِ نو روح داخل ہوگی۔ اور بعض چولا بدلنے کو انتقال کہتے ہیں۔ ایسوں کو اوتار کہتے ہیں۔ لیکن یہ رسم اہل زنار اور اہل نار کی ہے۔ ان بد مذہبوں کی رسم رسوم سے ہزار بار استغفار۔

دراصل انتقال سے مراد وہ وصال ہے۔ جو فقیر اولیاء اللہ کو موت کے بعد حاصل ہوتی ہے۔ بعض کو انتقال بذریعہ موت ہوتا ہے۔ بعض کا بذریعہ مراقبہ۔ بعض کا باعیان بعض کا وسیلۂ خواب اور بعض کا بذریعہ استغراق۔ اولیاء اللہ ایک دم میں ہزارہا احوال سے آگاہ ہو جاتے ہیں۔ کبھی وہ لا الٰہ کے مرتبے میں ہوتے ہیں۔ کبھی الا اللہ کے مرتبے میں۔ کبھی محمدؐ رسول اللہ کے مرتبے میں اور کبھی نور حضورؐ کے مرتبے میں ہوتے ہیں اس فانی وجود کا مرکز قبر میں انتقال ہونا اور بات ہے۔ اور با تصور ذاتی اور باقرب انتقال اور ہے۔ اور نفس قلب روح اور سر کا انتقال اور ہے۔

| | |
|---|---|
| انتقالش مے شود صد انتقال | کے شناسد ایں مراتب را خیال |
| مے گذارد انتقال دہم ز قال | نور برسد ذات نور لا زوال |
| ذکر حق با حق بود حق حق نما | روز اوّل از ذکر شد اولیاء |

از طالبان صادقان قوت تمام　　　ہر یکے طالب خدا را این اعلام

طالب حق کو اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قسم ہے کہ جو کچھ اس کا مطلب ہے مجھ سے طلب کرے۔ اور مجھے بھی قسم ہے۔ اگر میں اسے پورا نہ کروں۔ یعنی میں ضرور پورا کروں گا۔ کیونکہ طریقۂ قادری میں مجھے ساری توفیق اور قدرت حاصل ہے ؎

ہیچ طالب را ندیدم در جہاں　　　ہر کہ طالب میشود دشمن بجاں
اوّلاً طالب بود مثل غلام　　　بعد ازاں دشمن شود شیطان تمام

قولہ تعالےٰ : اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِیْۤ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ؕ کیا میں نے تم سے عہد نہیں کیا تھا اے آدم کی اولاد! کہ تم شیطان کی عبادت نہ کرو۔ کیونکہ وہ تمہارا کھلم کھلا دشمن ہے۔ اگر یہ صورت نہیں تو طالب بمنزلہ کتّے کے ہے۔ حدیث لَا تَتْرُكُوا الدُّرَّ فِیْ اَفْوَاهِ الْكِلَابِ ط۔ کتوں کے منہ میں موتی نہ دو۔

اہل قادری طالبوں پر حضوری کی راہ صاف کرتا ہے۔ اور حضور دکھا دیتا ہے ؎

ہر کرے بیند بود دائم حضور　　　ہر طعامے در شکم زو گشتہ نور
راہ دیدار است دگر گمراہ تر　　　چشم از برائے دید دیدارش نگر
چشم پنہائے بود چشم گواہ　　　با گواہی شد روا چشمے نگاہ
گر کور را صد بار بنمائم لقا　　　کور مادر زاد کے بیند خدا
ہر کرے بیند نیاید زو آواز　　　گوئی کہ ز جان مردہ او بردہ راز

حدیث مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهٗ جس نے اپنے پروردگار کو پہچان لیا اس کی زبان گونگی ہو گئی ؎

فرض و واجب سنّت و ہم مستحب　　　جملہ را کردم حضور راز ربّ!
این نماز دائمی را نگہدار　　　تا ہر نماز وقت باشد برقرار

حدیث۔ مَنْ لَّمْ یُؤَدِّ فَرْضَ الْوَقْتِ الدَّائِمِ لَمْ یَقْبَلِ اللّٰهُ فَرْضَ الْوَقْتِ وَ مَنْ لَّمْ یُؤَدِّ فَرْضَ الْوَقْتِ لَمْ یَقْبَلِ اللّٰهُ فَرْضَ الدَّائِمِ ۔ جو شخص فرض دائمی کو ادا نہیں کرتا۔

اللہ تعالےٰ اس کے وقتی فرض کو قبول نہیں کرتا۔ اور جو وقتی فرض کو ادا نہیں کرتا۔ اس کے دائمی فرض کو قبول نہیں کرتا۔ لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ۔ دلی حضور کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

عارفوں کو نماز کے وقت انوار و دیدار الٰہی کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ اور ان کے دل میں ایک قسم کا نور پیدا ہوتا ہے۔ اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ نماز مومن کے لیے بمنزلہ معراج ہے۔

# شرح دَم

دم ہی طریق ہے۔ دم ہی توفیق ہے۔ دم ہی دریائے عمیق ہے۔ اور دم ہی تصدیق ہے اور دم ہی غزلیق ہے۔ اور دم ہی زندیق بھی ہے۔ اگر دم کی تہ کو پہنچ کر اس کی حقیقت حاصل کرے تو اس میں یہ قدرت بھی ہو جاتی ہے۔ کہ توجہ کے تصرّف سے ایک دم میں اٹھارہ ہزار عالم کی روحانیت کو تفکر میں لا سکتا ہے۔ اس قسم کا کامل آدمی اگر چاہے تو ایک دم میں تمام جہان کو تباہ کر سکتا ہے۔ اور نیز تمام جہان کو فیض کے خزانے بخشش کر سکتا ہے۔ ایسے شخص کو حصار کھینچنے۔ حساب عدد اور دعوت پڑھنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

واضح رہے کہ علم سونے اور چاندی و نقدی کی طرح ہے۔ اور فقر معرفت فولادی تیغ کی طرح ہے۔ پس جو کام تلوار سے نکل سکتا ہے۔ وہ سونے اور چاندی سے کس طرح ہو سکتا ہے ولایت کئی طرح کی ہوتی ہے۔ چنانچہ ولایت با گنج عنایت۔ ولایت با عین عنایت ولایت با فضل فیض رحمت ولایت با مطالعہ عین علم حکایت۔ اور ولایت با دنیا پر شکایت ان میں سے ہر ایک ولایت طالب کو کامل مرشد قادری سے تلقین کے ذریعے نصیب اور اس پر منکشف ہو سکتی ہے۔

توجہ کی بھی کئی قسمیں ہیں۔ لیکن سب کی سب صرف اسی توجہ میں آجاتی ہے۔ اور وہ یہ کہ ہر دم اللہ تعالےٰ کی طرف متوجہ رہے۔ ایسی توجہ والے کو اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ اے میرے نیک بندے۔ جو تو چاہتا ہے مجھ سے مانگ میں تجھے عنایت کروں گا۔

نیز ایسا شخص حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اجازت سے خالی نہ ہوگا۔
حضوری کی بھی کئی قسمیں ہیں۔ حضوری نفس حضوری قلب۔ حضوری رُوح۔ حضوری سر۔ حضوری الہام و آواز۔ حضوری معرفت حضوری غرق جان۔ حضوری باعیان۔ حضوری با مشعلہ و ہم و آگاہ۔ حضوری فنا فی اللہ بقا باللہ۔ تجلیات کے مشاہدے ہیں عین با عین رمز با رمز۔ توجہ با توجہ۔ شعلہ با شعلہ۔ تصوّر با تصوّر۔ تفکر با تفکر ہوتا ہے۔ ان تمام حضوریاں کو مرشد کامل قادری سکھا سکتا ہے۔ اور اہل تلقین کو یقیناً دلا سکتا ہے ؎

| | |
|---|---|
| ایں علم دیگر بود وسیلہ حضوُر | واں علم دیگر بود عقل و شعوُر |
| عقل یک گنج اسپ با قرب خدا | آں عالمے بے عجب وکبر او لیاؤ |

پہلے مرشد کو طالب۔ پیر کو مرید اور استاد کو شاگرد کے ساتھ منصفانہ برتاؤ کرنا چاہیے اور انسانیت اور آدمیت سے کام لینا چاہیے۔ انسان کی صفات ہونی چاہئیں کہ با جمعیت علم سے حلیم۔ حکمت سے حکیم۔ علم سے علیم۔ عظمت سے عظیم۔ کرم میں کریم۔ سلیم القلب با صراط مستقیم۔ اور وعدۂ ازل پر قائم ہو۔ یعنی اَوْفُوْا بِعَھْدِیْٓ اُوْفِ بِعَھْدِکُمْ۔ تم میرے عہد کو پورا کرو۔ تو میں تمہارے عہد کو پورا کروں گا۔

صدیق قدیم رکھتا ہو۔ نفس شیطان اور دنیا پر غالب ہو۔ نعمت منعم میں نعیم ہو۔ ہمیشہ حق کی طرف متوجہ و مستغرق ہو۔ باطل اور توفیق سے بیزار ہو۔ بلحاظ وجود مستغرق ہو اور اس میں غضب۔ غیر۔ غیریت۔ غلیظ اور غلاظت نہ ہو۔ جو شخص ان صفات سے متصف ہے۔ وہ اشرف الانسان ہے۔ اور جو نہیں وہ انسان صورت حیوان سیرت اور طامع اور پریشان ہے ؎

| | |
|---|---|
| آدمی با عقل و ادب و دد گواہ | آدمی با معرفت قرب از الٰہ |
| با حضوری آدمی کشف القبوُر | عقل تم ایں است با ختم شعوُر |

جو انسان ہے اس کی ایک ہی بات کی قیمت سونے چاندی سے بہتر ہے۔ آدمی میں جو قدرت ہے۔ تو اس واسطے ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کا ایک بھید ہے۔ جیسا کہ اس حدیث قدسی سے ظاہر ہوتا ہے۔ اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّہٗ انسان میرا بھید ہے اور میں اس کا بھید ہوں۔ قولہٗ تعالےٰ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ انسان

کو وہ کچھ سکھا دیا جو اسے معلوم نہ تھا۔ اس قول اور نیز اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ رحمان نے سکھایا قرآن، سے ظاہر ہے کہ انسان عالم ہے۔ وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ ہم نے بنی آدم کو معزز بنایا۔ اس سے ظاہر ہے کہ انسان کو مرتبہ عطا کیا گیا ہے۔ اور نیز نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ہم شہ رگ سے بھی بڑھ کر اس کے قریب ہیں۔ اس سے بھی یہی ثابت ہے اور عالم بھی انسان ہے جیسا کہ وَفِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ۔ تمہارے نفسوں میں ہے کیا تم اسے نہیں دیکھتے۔ سے ظاہر ہے۔ صاحب دعوت۔ صاحب خبر اور عامل و عارف بھی انسان ہے۔ اسم اعظم اور تمام علوم ایک ہی اسم میں شامل ہیں اور ایک ہی اسم سے ظاہر ہوتے ہیں۔ اور وہ اسم اللہ ذات ہے کہ کلمہ طیبہ کو اسم اعظم اللہ، الا اللہ، لہٗ۔ اللّٰہُ۔ لِلّٰہِ۔ لہٗ ھُو سے آشنائی ہے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ جو شخص کلمہ طیبہ کو کنہ کن سے پڑھتا ہے۔ وہ ہر علم سے واقف ہو جاتا ہے۔ اور اسے معلوم ہو جاتا ہے کہ انسان اور حیوان میں صرف علم کا فرق ہے۔ علم کے ذریعے عین با عین پڑھتا ہے اور عین جانتا ہے ؎

گر بخوانی علم و کتب صد ہزار		تا انتہائے معرفت پروردگار

بے معرفت علم کا عالم شیطان ہے۔ اور با معرفت علم کا عالم حضرت آدم علیہ السلام انسان ہے۔

# شرح علم دعوت و عامل دعوت

کامل عامل ایک دم میں ساری مشکلات کو بغیر رجعت۔ سلب اور زوال حل کر سکتا ہے۔ عالم باللہ ولی اللہ۔ صاحب دعوت۔ حضوری اللہ سے با تصوّر و با توجہ پڑھتا ہے۔ اور اسے قرب وصال کا تصرف حاصل ہوتا ہے۔ اور وہ ماضی حال اور مستقبل کے حالات سے بخوبی واقف ہو جاتا ہے۔ جو کچھ وہ دیکھتا ہے اور جانتا ہے کہتا ہے۔ اس کی زبان موذیوں کو قتل کرنے کے لئے بمنزلہ ننگی تلوار ہے اُقْتُلُوا الْمُوْذِیَاتِ قَبْلَ الْاِیْذَآءِ موذی کو ایذا پہنچانے سے پہلے ہی قتل کر دو۔

کامل دعوت کو دعوت وورد وظائف کے شروع ہی میں جو کچھ لوح محفوظ میں لکھا ہے فرشتہ موکل اس کی آگاہی دیتا ہے۔ اور اسے معلوم ہو جاتا ہے۔ پھر لوح محفوظ کے مطابق کے مطابق فرشتہ موکل آواز دیتا ہے۔ اگر یہ حالت ہو۔ تو اہل دعوت کو خام اور علم دعوت میں ناتمام سمجھا گیا ہے۔

علم دعوت میں کامل عامل اور عالم باللہ وہ شخص ہے کہ دعوت اور ورد و وظائف کے شروع ہی میں روشن ضمیر ہو۔ اور تمام انبیاء اور اولیاء کی پاک روحیں آموجود ہوں۔ اور اسے مجلس محمدیؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں لیجائیں اور گرداگرد حلقہ باندھ کر وہ اس سے مل کر علم دعوت پڑھیں۔ اور قرب الٰہی سے الہام حاصل ہو۔ اور وہ منظور نظر ہو۔ جو کچھ باطن میں حکم ہو۔ وہ مقصود کے موافق ظاہر ہو جائے۔ یہ مراتب غالب الاولیاء اور شہسوار قبور کے ہیں ؎

| | |
|---|---|
| ہر کہ را شد قرب قرآن در خبر | ہر خزائن گنج آں را در نظر |
| عامل دعوت بود صاحب وصال | لا سلب لارجعتے شد لازوال |
| یافت عزت باہواز ہو باخدا | یک دمے یک ہو کند عالم فنا |

اس قسم کے مراتب اولیاء اللہ کی قبروں۔ قرآن شریف اور قرب فنا فی اللہ سے حاصل ہوتے ہیں۔ ان کے حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کامل عامل منہ کی زبان سے دعوت نہ پڑھے۔ کیونکہ زبان نیک و بد گفتگو سے عموماً آلودہ ہوتی ہے۔ اور اس لئے قرآن پڑھنے کے لائق نہیں۔ بلکہ وہ دل کی زبان سے پڑھے اور صاحب دل سنے باسرّ کی زبان سے پڑھے اور صاحب سر قلب اسے سنے ؎

| | |
|---|---|
| ہر کہ واقف معرفت آں اہل دم | شد وجود گنج کان حق کرم |

قولہ تعالیٰ وَ نَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ۔ اور میں نے اس میں اپنی روح میں سے پھونکا اس قسم کی دعوت کا کامل عامل بمنزلہ کشتی بان ہے اور قرآن شریف بمنزلہ سمندر ہے۔ وہ اس طرح پڑھتا ہے کہ کعبہ، مدینہ، عرش، کرسی اور لوح و قلم سب کو عرش سے فرش تک ہلا دیتا ہے۔ اور تمام روحانیت کو دیکھتا ہے۔ بشرطیکہ وہ جلالیت سے پڑھے اور اگر جمالیت سے پڑھے تو تمام انبیاء، اولیاء اور فرشتے دست حیرت و حسرت ملتے ہیں۔ اور تمام جن، دیو، پری وغیرہ اس کے گرد جزع و فزع کرتے ہیں۔ یہ

دعوت صرف وہی پڑھتے ہیں۔ جو اہل قرب ولی اللہ ہیں۔
واضح رہے کہ فقیر اسے کہتے ہیں۔ جسے قرب ربانی۔ نفس فانی کی سلطانی۔ ناظر عیانی نظر لامکانی اور روحانی مرتبہ حاصل ہو۔ اور اگر لاہوت ولامکان میں اگر وہ دونوں جہان کی طرفوں کو دیکھے تو وہ اسے رائی کے دانے اور مچھر کے پر کے برابر دکھائی دے۔ جو فقیر ہمیشہ لامکان میں دیدار سے مشرف ہے۔ اسے مطالعہ علم اور طالع بخت کس درکار ہے

طالع من را حضوری نور شد
یا خدا ہم سخن ہم مذکور شد

جب میں نے اللہ جل شانہٗ کے مطالعہ سے قرآنی آیات اللہ تعالےٰ دور بدور پڑھیں تو دنیا کو تین طلاقیں دیدیں۔ فقیر کی نگاہوں میں بادشاہ عاجز اور مستحق دکھائی دیتے ہیں اور ہفت ہزاری نواب نفس کی قید میں پھنس کر بری حالت میں ہیں ؎

من فقیری گنج دارم صد ہزار　　　　گر ترا چشم است جانب بارگاہ

اگر فقیر مرتبہ چاہے تو اسے اس قدر قوت حاصل ہے کہ وہ ظل اللہ بن سکتا ہے۔

باہو رہ ہر طریقہ کند تحقیق تر　　　　ہم چو صرافے شناسد سیم و زر

کسی طریقہ یا خانوادہ کی انتہا اور کمالیت کا طریقہ قادریہ کی ابتداء کو بھی نہیں پہنچ سکتی خواہ وہ ساری عمر چلّوں اور ریاضت ہی میں بسر کر دے۔ کیونکہ قادری طریقے میں ابتداء میں مشاہدہ حضور ہوتا ہے۔ اور انتہا میں فنا فی اللہ کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔ پس جو شخص قادری کے ساتھ برابری کا دعوےٰ کرے۔ وہ احمق اور بے شعور ہے۔ طریقہ قادری میں تکلیف تقلید، سستی، ہستی، خودی اور خود پرستی ہرگز نہیں ہوتی ؎

خام را مستی بود وہم از خیال　　　　مست را ہشیار گرداند وصال

کامل قادری عین نما۔ عین کشا۔ عین صفا۔ عین لقا اور عین لقا ہوتا ہے۔ نہ وہ خدا ہوتا ہے۔ نہ خدا سے ایک دم جدا ہوتا ہے۔ قادری عنایت میں غنی ہوتا ہے۔ کیونکہ اسے یہ بخشش قرب الٰہی سے ہوتی ہے ؎

الٰہی مکن حاجزم بر در کس سوال　　　　وصال تو بہتر بود زر و مال!

اگر سہواً کوئی قادری سرود و سماع کے سبب حضوری عشق کے غلبات کی وجہ سے صحو سے سکر میں آئے۔ تو اس پر تعجب نہ کر۔ کیونکہ اس کے لئے یہ سرور

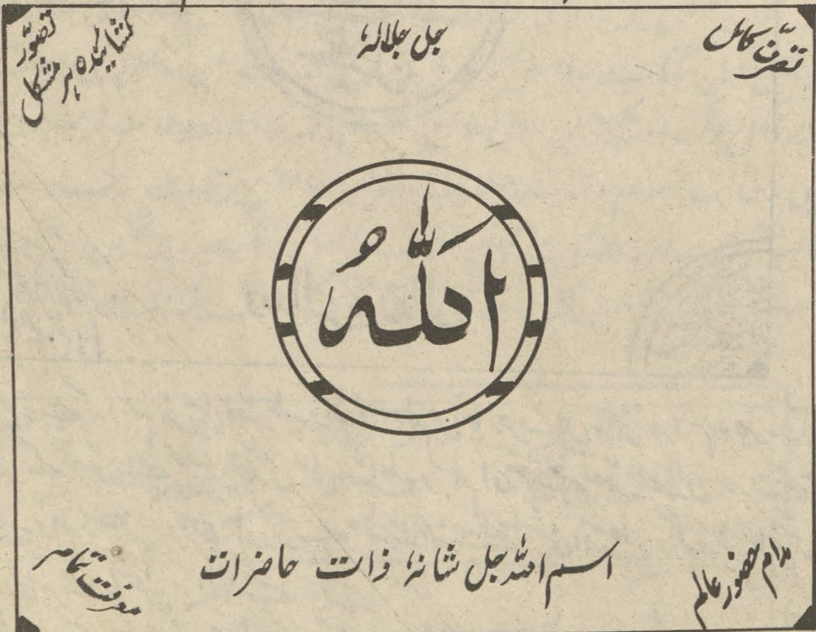
وسماع از روئے النفس وخواہش نہیں ہوتا۔ بلکہ اس سے بھی اسے خدا کی راہ ہاتھ آتی ہے اس پر وہی یقین کرتا ہے۔ جو اسے جانتا ہے۔ بیدین و بے یقین کو کیا خبر؟
کل وجہ در یک حرف لبشناس تو یک یک تز ا یا یک بردا جستجو
فقیروں پر غیرت نہ کرو کیونکہ ایسا کرنے سے غضب الٰہی جوش میں آکر حاسد اور ناموافق مرید کو پریشان کرتا ہے۔ اور اس کی جان میں بمنزلہ تیر اثر کرتا ہے۔
اگر کوئی کام کی چیز ہے۔ تو یقین ہے۔ ورنہ بے یقین بیدین نفس اور شیطان کے تابع ہوتا ہے یا اس کا دل بمنزلہ شورہ زمین کے ہے۔ جو تخم ریزی کے لائق نہیں۔
ہر ایک شخص بادشاہی کے لائق نہیں ہوا کرتا۔ اور نہ ہر دل اسرار الٰہی کے خزانہ کا سزاوار۔ نہ ہر ایک پتھر میں لعل ہوتا ہے۔ اور نہ ہر بو دا کیمیائی اکسیر کے مناسب نہ ہر ایک زبان احادیث و فقال کے شایان۔ اور نہ ہر ایک وجود وصال کے لائق۔ نہ ہر فقیر روشن ضمیر لائق اور بے زوال ہوتا ہے۔ نہ ہر ایک جاہل مرتبہ میں ابوجہل کا سا ہوتا ہے۔ نہ ہر ایک کے پاس ہمیشہ مال و دولت ہوتا ہے۔ نہ ہر ایک اہل دنیا قارون کی طرح بخیل۔ نہ ہر ایک شخص باسوال رہتا ہے۔ اور نہ ہر فرزند حضرت آدمؑ ایک ہی سے احوال اور جمعیت باکمال رکھتا ہے جس سے اس کو کچھ حاصل نہ ہوا۔ سمجھ کہ وہ ازلی محروم ہے اگرچہ لوگوں کی نگاہوں میں وہ مخدوم ہے۔ حدیث اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ اب تک ویسے کا ویسا ہی ہے۔ قولہ تعالیٰ یَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اور جیسی اس کی مرضی ہوتی ہے۔ ایسا حکم کرتا ہے۔
قولہ تعالیٰ اَحْسِنْ کَمَا اَحْسَنَ اللّٰہُ اِلَیْکَ جیسا اللہ تعالیٰ نے تجھ پر احسان کیا ہے۔ تو بھی احسان کر۔

ہر کہ خواہد معرفت وحدت خدا　　طلب کن از مرشد گنج غنا
کیمیا یا سنگ پارس یا نظر　　احتیاج تو نماند سیم و زر
مرشد آں باشد چنیں کام تمام　　لاف زن مرشد نہ باشد اہل خام

جو مرشد قبلۃ النساء ہے۔ اس کا مرید بمنزلہ عورت ہے اور جو پیر بمنزلہ حجام ہے۔ اس کا مرید خام ہے۔ دونوں حرص وہوا میں گرفتار۔ اور اس راہ سے مطلق بے خبر ہیں۔ انہیں اس بات کی اطلاع ہی نہیں کہ وہ دونوں بمنزلہ لدو جانور کے ہیں۔ جن کی یہ حالت ہے

ان کا مرشد خام اور روسیاہ ہوتا ہے۔ اگر مرشد کی تقلید کر مرید کرے۔ تو یہ پیر کے لئے کبیرہ گناہ ہے مرشد خام اپنے طالب کو ذکر، فکر، مراقبہ اور بادشاہوں اور امرار کو مسخر کرنے کے لئے نقوش کے پر کرنے اور وظائف کے عدد بتلاتا ہے۔ اور اسے قرب الٰہی اور مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مطلق خبر نہیں ہوتی۔ دنیا اور آخرت میں ایسا مرید اور طالب روسیاہ ہوتا ہے۔ سو مرید کو لازم ہے کہ ناقص مرشد کو پہلے ہی دن تین طلاقیں دے کر کسی کامل مرشد کی خدمت میں حاضر ہووے۔ جو کہ اسے پہلے ہی روز محرم راز اور واصل بمعرفت پروردگار کر دے۔

واضح رہے کہ حسب ذیل نقش ام العلوم والعلوم ہے۔ کیونکہ ہر ایک علم و معرفت کی حقیقت اس نقش پر توجہ کرنے سے معلوم ہو سکتی ہے۔ جس نے اسم اللہ جل شانہٗ کی کنہ دریافت کر لی وہ غالب اولیار ہو گیا۔ اور مخدوم بن گیا۔ اور جو اسم اللہ کا منکر ہے۔ اور اسے اس اسم کا گنج تصرف حاصل نہیں وہ محروم ہے۔




یہ ایسی راہ ہے جس کی ابتدا میں حضوری اللہ سے مشرف ہوتا ہے۔ اور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل ہوتا ہے۔ اور لاہوت ولامکان کو عیاں دیکھتا ہے جیسا کہ کوہ طور سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نور دیکھا تھا۔ وہاں پر نہ جسم ہے نہ جان ہے۔ ان

مراتب کو احمق حیوان کیا جائے۔

نفس اسم محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسب ذیل ہے۔ اس پر اگو جان نثار فدا اور تصدق ہو۔ تو ایک ہی دم میں اسے اس نقش سے ہزار ہا روئے محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دکھلائی دیتے ہیں۔ لیکن یقین کا ہونا ضروری ہے۔ یہ راہ فیض بخش اور متقی ازل کا فضل اور ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ یعنی متقیوں کے لئے ہدایت ہے

تصور باذکر مذکور　　　　تصور تصرف

قبض البرکات

گنج الفضل　　

　　جمعیت با جمال محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

وصال لازوال

دولت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

واضح رہے کہ اسم محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں چار حرف ہیں۔ یعنی م، ح۔ م۔ د پس حرف میم کے تصور سے مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اور ح سے تصور حضوری حضرت محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اور میم اور د سے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہم نفس وہم بدم اور سرسے باسخن ہوجاتا ہے۔

واضح رہے کہ اہل محبت محبت کے آئینہ میں دیکھا کرتے ہیں۔ اور آئینہ محبت شرف حضور ہے۔ جس سے اہل حضور کو جمعیت حضور بامراد حاصل ہوتی ہے۔ جو دیدار حضور کو

پہنچ چکا ہے مذہب و ملت سے کیا سروکار یعنی اس کا نفس فانی، قلب صافی۔ اور روح باقی ہوتی ہے۔ ایسا شخص مذہب و ملت سے بیزار اور مستی کا دوست دار ہوتا ہے۔
جو شخص صحابہ کبارؓ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت شاہ محی الدین ولی اللہ رضی اللہ عنہ کے دیدار اور ملازمت سے مشرف ہونا چاہے۔ وہ اس نقش سے ہو سکتا ہے اسے عارف بالیقین و یکھ سکتا ہے۔ جو شخص اس نقش کو ہر وقت دیکھتا رہے اسے مذکورہ بالا صاحبان کی مجلس صبح و شام نصیب ہو سکتی ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| ابا بکر صدیق رضی اللہ عنہ | یا محمدؐ ھو | عمر رضی اللہ عنہ عدل نظر |
| عثمان اہل حیا رضی اللہ عنہ | یا محمدؐ ھُو | علی رضی اللہ عنہ علم یا سخا |
| حسن حسین رضی اللہ عنہ | یا محمدؐ ھُو | حسن رضی اللہ عنہ حسن الخلق |
| فاطمۃ الحق فاطمہ رضی اللہ عنہ | یا محمدؐ ھُو | محی الدین رضی اللہ عنہ ارشاد توحید |

اور یہ نقش نہایت اعلیٰ درجہ کی چابی اور توحید کی اصل ہے۔ اس کے ذریعے ہر مطلب کا قفل کھل سکتا ہے۔ اس کو کامل لوگ ہی جانتے ہیں۔ مکمل ہی پہچانتے ہیں۔ اور اکمل لوگ دیکھتے ہیں۔ اہل جامع اسم اللہ ذات سے طالب کو جمعیت بخشتے ہیں۔ طالب اسم اللہ سے مطلوب کا طریقہ حاصل کرتا ہے۔ للہ سب پر غالب آتا ہے اور ھُو سے تمام مطلب حاصل کرتا ہے۔ جو شخص ان عظمت المعظم اسماء کو نگاہ نہیں رکھتا۔ وہ گویا فقیر کی معرفت سے آگاہ ہی نہیں

| | |
|---|---|
| محبت — اَللّٰہ — نفرت<br>بسم اللہ — ... | حضورات — لِلّٰہ — حاضرات<br>... — ... |
| وردِ ... — لَہٗ — لازوال<br>... — ... | ... — ھُو — بلی یلم<br>... — ... |

اس توجہ سے انسان تیغ برہنہ بن جاتا ہے۔ اور اس کے تفکر سے تمامیت فیض حاصل ہوتی ہے۔ اور اس کے تصوّر سے ترحم اور تصرّف سے سخاوت نصیب ہوتی ہے۔ جو شخص اس دائرے کو ہمیشہ مدنظر رکھتا ہے۔ وہ ابتداء اور انتہا والوں سے بازی جیت جاتا ہے۔ اور دونوں جہان میں زندہ ہے۔ کبھی نہیں مرتا۔ اس دائرے سے مفتاح الارواح کلید توحید وتجرید تفرید، نور حضور قدر قرب اور فنا وبقا حاصل ہوتی ہیں۔ دعوت قبور کے علم سے کامل فقیر کو حضور کا تصوّر حاصل ہوتا ہے۔

دعوت تین طرح کی ہوتی ہے۔

ایک تو دعوت پڑھنا عظمت وغیرہ کا، جن سے جنوں کو قابو میں لایا جاتا ہے۔

دوسرے دعوت پڑھنے سے مؤکل فرشتے کو قابو میں لانا۔ اس دعوت والے جوگی ہیں۔ وہ تمام حیوانات کا گوشت جمالی، جلالی اور کمالی والے نہیں کھاتے۔ اور بڑی احتیاط کرتے ہیں۔ اگر غسل ٹوٹ جائے تو فوراً انہیں غسل کرنا پڑتا ہے۔ اس قسم کی دعوت جن اور فرشتوں وغیرہ کے مسخر کرنے کے لئے پڑھی جاتی ہے۔ اور یہ سراسر کفر شرک نفاق اور استدراج ہے۔

تیسرے تمام انبیاء، اولیاء، شہدا، غوث، قطب، اور ابدال کی روحوں کو اپنے قبضے میں لانا۔ جو شخص اسے پڑھتا ہے۔ اسے اسم اللہ ذات کی حضوری سے معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ اس کا عمل قیامت تک باز نہیں رہے گا۔ بلکہ دعوت قبور اور کشف الارواح کا عامل بمنزلہ شہسوار اور نظارے کے ہوتا ہے۔ جو ایک ہی ہفتے میں مشرق سے مغرب تک کے ملک کو اپنے قبضے میں لے آتا ہے۔ اور تمام آدمی اس کے فرمانبردار ہوتے ہیں۔ نیز عالم۔ عامل صاحب دعوت۔ قبور کے ساتوں اعضاء اسم اللہ ذات کے تصوّر سے سراسر نور ہو جاتے ہیں۔ اور اولیاء اللہ کی قبروں پر تیغ برہنہ جا کر کہتا ہے۔ اُحْضِرُوْا لِلْمُسْلِمَاتِ یَا مَالِکُ الْاَرْوَاحِ الْمُقَدَّسْ اور نیز قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ کے جذبہ سے روحانی معہ وجود ظاہر قبر سے نکل کر السلام علیکم کہتا ہے۔ اور دعوت کے پڑھنے والا وعلیکم السلام کہتا ہے۔ اور اہل قبور سے مصافحہ کرتا ہے۔ اور ایک دوسرے ظاہری آنکھوں سے ملاقات کرتا ہے۔ اور روحانی اسے اللہ تعالےٰ کے غیبی لاریبی خزائن کا تصرف بخشتا ہے۔ ظاہری آنکھوں سے غیب کو دیکھتا ہے۔ اور جب خزانے کو دیکھ لیتا ہے

تو اس کا تصرف کم نہیں ہوتا بلکہ بڑھتا جاتا ہے۔

کامل عامل گو ظاہر میں زبان سے پڑھتا ہے۔ لیکن باطنی قوت سے وہ اپنے تئیں جناب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچاتا رہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں اس کے دل روح اور سر کی زبانیں گویا ہو جاتی ہیں اور ظاہری زبان بند ہو جاتی ہے۔

جو دعوت قبور کا عامل اور حضوری تصوّر والا ہے۔ وہ ہر حیوانات و لذّات سے بہرہ ور ہوتا ہے۔ اور بہ سبب توجہ روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔ ایک پل میں سارے مہمات سرانجام دیتا ہے۔ خواہ وہ آسان ہوں خواہ مشکل ۔

اس دعوت کی انتہا یہ ہے کہ اس کے سبب انبیاء اور اولیاء کی روحوں سے ملاقی اور نفس بانفس، دم بدم، قلب باقلب، روح باروح اور لحم بالحم ہو جاتا ہے۔ اور وہ جس وقت ورد وظائف شروع کرتا ہے۔ انبیاء اور اولیاء کی تمام روحیں اس کے گرداگرد حلقہ باندھ کر دور مدوّر پڑھتی ہیں۔ اور وہ بیچ میں بیٹھا پڑھتا ہے۔ جو شخص اس طرح پڑھتا ہے اس کے لئے دعوت کا پڑھنا جائز ہے۔ ورنہ احمق کو یہ توفیق کہاں ۔

اہل دعوت حاکم است کامل فقیر — کل و جزو در قید او غالب امیر

علم دعوت سے دائمی دم، تمام قلب اور اختتامی روح حاصل ہوتے ہیں۔ ان تئیس حرفوں کے علم سے ہزارہا علم حاصل ہوتے ہیں۔ ہر حرف سے گنج تصرّف کی حکمت نمایاں ہوتی ہے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| تصور تصرف<br>ا<br>حاضرات کلید | تصور تصرف<br>ب<br>حاضرات کلید | تصور تصرف<br>ت<br>حاضرات کلید | تصور تصرف<br>ث<br>حاضرات کلید |
| تصور تصرف<br>ج<br>حاضرات کلید | تصور تصرف<br>ح<br>حاضرات کلید | تصور تصرف<br>خ<br>حاضرات کلید | تصور تصرف<br>د<br>حاضرات کلید |
| تصور تصرف<br>ذ<br>حاضرات کلید | تصوّر تصرف<br>ر<br>حاضرات کلید | تصور تصرف<br>ز<br>حاضرات کلید | تصور تصرف<br>س<br>حاضرات کلید |

| | | | |
|---|---|---|---|
| تصور تصرف **ش** حاضرات کلید | تصور تصرف **ص** حاضرات کلید | تصور تصرف **ض** حاضرات کلید | تصور تصرف **ط** حاضرات کلید |
| تصور تصرف **ظ** حاضرات کلید | تصور تصرف **ع** حاضرات کلید | تصور تصرف **غ** حاضرات کلید | تصور تصرف **ف** حاضرات کلید |
| تصور تصرف **ق** حاضرات کلید | تصور تصرف **ک** حاضرات کلید | تصور تصرف **ل** حاضرات کلید | تصور تصرف **م** حاضرات کلید |
| تصور تصرف **ن** حاضرات کلید | تصور تصرف **و** حاضرات کلید | تصور تصرف **ہ** حاضرات کلید | تصور تصرف **لا** حاضرات کلید |
| تصور **ء** حاضرات | تصرف تصور **ی** حاضرات کلید | تصرف کلید | |

واضح رہے کہ دائرہ وجودیہ کے نقش سے فنائی اللہ ذات کے مراتب لازوال اور باوصال ہوتے ہیں۔ اس علم تصور کی وجودیہ مشق سے طالب کا وجود پارے کی طرح ہو جاتا ہے۔ کہ ہزارہا چھوٹے چھوٹے حصوں میں منقسم ہو کر پھر آناً فاناً ایک جسم بن جاتا ہے۔ اور کبھی جسم کے بند بند جدا ہو کر پھر ایک بن جاتے ہیں۔ اور کبھی خود اپنے آپ سے نکلتا ہے یعنی فرزند وغیرہ جنتا ہے۔ یہ وجودیہ مشق نفس دنیا، شیطان، شہوت اور حرص وہوا کے خلاف ہے۔ اس کی مشق کرنے والا ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس کی ریاضت کرنے والا صاحب صفا اور عاشق اللہ جل شانہٗ ہوتا ہے۔ اور اسے ذات رب العلیٰ کی محبت ہوتی ہے۔ نقش وجودیہ دوسرے صفحے پر مندرج ہے۔ جس سے یقیناً معرفت توحید کی عقدہ کشائی ہوتی ہے۔

اللہ
محبت عین نما باھو عشق دیدار
دیا طلی گذار عین کشا بہ تحقیق
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
ھو
سر
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
اللہ
اللہ
مشاہدہ
محمد اللہ اللہ محمد
تفکر، نور اللہ ذکر و حضور
اللہ
شغل انوار اللہ مشرف دیدار
عالم الغیب والشہادۃ
ھوالرحمٰن الرحیم
محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ محمد
اللہ محمد
علم من لدنی
اللہ
تجلیات فنافی اللہ ذات مجلس محمد سرور کائنات اللہ فنافی اللہ ذات
مجلس فنافی اللہ ذات و مجلس محمد سرور کائنات فنافی اللہ ذات
وصال معرفت اللہ لازوال
چشم باعیان لاہوت لامکان
قلب سلیم
وصال اللہ معرفت لازوال
دفع تفکر و دفع شیطان
مجمل حواس ظاہر
اللہ
کشائش حواس باطن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# اللہ تعالےٰ کے ننانوے ۹۹ نام یہ ہیں

| | | | |
|---|---|---|---|
| تصور تصرف<br>یا اللہ<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا رحمٰن<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا رحیم<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا مالک<br>کلید حاضرات |
| تصور تصرف<br>یا قدوس<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا سبوح<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا سلام<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا مومن<br>کلید حاضرات |
| تصور تصرف<br>یا مہیمن<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا عزیز<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا جبار<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا شکور<br>کلید حاضرات |
| تصور تصرف<br>یا خالق<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا باری<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا غفور<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا غفار<br>کلید حاضرات |
| تصور تصرف<br>یا قہار<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا وہاب<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا رزاق<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا متکبر<br>کلید حاضرات |
| تصور تصرف<br>یا علی<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا کبیر<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا حافظ<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا مقیت<br>کلید حاضرات |
| تصور تصرف<br>یا حسیب<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا جلیل<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا کریم<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا رقیب<br>کلید حاضرات |

| | | | |
|---|---|---|---|
| تصور تصرف<br>یا مجیب<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا واسع<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا ودود<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا مجید<br>کلید حاضرات |
| تصور تصرف<br>یا باعث<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا شہید<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا حق<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا وکیل<br>کلید حاضرات |
| تصور تصرف<br>یا قوی<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا فتاح<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا قابض<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا عالم<br>کلید حاضرات |
| تصور تصرف<br>یا باسط<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا حفیظ<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا رب<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا رافع<br>کلید حاضرات |
| تصور تصرف<br>یا معز<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا عدل<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا سمیع<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا بصیر<br>کلید حاضرات |
| تصور تصرف<br>یا حکم<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا منان<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا خبیر<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا حلیم<br>کلید حاضرات |
| تصور تصرف<br>یا عظیم<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا علیم<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا غفور<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا مبین<br>کلید حاضرات |
| تصور تصرف<br>یا ولی<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا حمید<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا خفی<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا بدیع<br>کلید حاضرات |

| | | | |
|---|---|---|---|
| تصور تصرف<br>یا مُحیی<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا مُمیت<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا حَیّ<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا قیّوم<br>کلید حاضرات |
| تصور تصرف<br>یا قابِضُ<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا اَحَدُ<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا صَمَدُ<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا قادِرُ<br>کلید حاضرات |
| تصور تصرف<br>یا مُقتَدِرُ<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا مُقَدِّمُ<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا مُؤَخِّرُ<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا اَوَّلُ<br>کلید حاضرات |
| تصور تصرف<br>یا آخِرُ<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا ظاهِرُ<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا باطِنُ<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا والِیُ<br>کلید حاضرات |
| تصور تصرف<br>یا مُتَعالِیُ<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا بَرُّ<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا تَوّابُ<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا مُنعِمُ<br>کلید حاضرات |
| تصور تصرف<br>یا مُنتَقِمُ<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا عَفُوُّ<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا رَؤُفُ<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا مالِكُ<br>کلید حاضرات |
| تصور تصرف<br>یا ذُوالجَلالِ والاِکرام<br>کلید حاضرات | | تصور تصرف<br>یا مُقِیتُ<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا جامِعُ<br>کلید حاضرات |
| تصور تصرف<br>یا غَنِیُّ<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا مُغنِیُ<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا مُحصِیُ<br>کلید حاضرات | تصور تصرف<br>یا مانِعُ<br>کلید حاضرات |

| | | | |
|---|---|---|---|
| تصور · تصرف<br>یا صانعُ<br>کلید · حاضرات | تصور · تصرف<br>یا رافعُ<br>کلید · حاضرات | تصرف<br>یا نورُ<br>کلید · حاضرات | تصور · تصرف<br>یا ھادیُ<br>کلید · حاضرات |
| تصور · تصرف<br>یا باقیُ<br>کلید · حاضرات | تصور · تصرف<br>یا رشیدُ<br>کلید · حاضرات | تصور · تصرف<br>یا صبورُ<br>کلید · حاضرات | تصور · تصرف<br>یٰسٓ<br>کلید · حاضرات |
| تصور · تصرف<br>کمثلہٖ<br>کلید · حاضرات | تصور · تصرف<br>شیئٌ<br>کلید · حاضرات | تصور · تصرف<br>وھو<br>کلید · حاضرات | تصور · تصرف<br>السمیعُ<br>کلید · حاضرات |
| تصور · تصرف<br>العلیمُ<br>کلید · حاضرات | تصور · تصرف<br>وعلّامُ<br>کلید · حاضرات | تصور · تصرف<br>الحقُّ<br>کلید · حاضرات | تصور · تصرف<br>انّک<br>کلید · حاضرات |
| تصور · تصرف<br>لاتخافُ<br>کلید · حاضرات | تصور · تصرف<br>المیعادِ<br>کلید · حاضرات | تصور · تصرف<br>محمدٌ<br>کلید · حاضرات | تصور · تصرف<br>محمودٌ<br>کلید · حاضرات |
| تصور · تصرف<br>احمدُ<br>کلید · حاضرات | تصور · تصرف<br>حامدُ<br>کلید · حاضرات | تصور · تصرف<br>فقرٌ<br>کلید · حاضرات | تصور · تصرف<br>فیضٌ<br>کلید · حاضرات |
| تصور · تصرف<br>فیضُ<br>کلید · حاضرات | تصور · تصرف<br>فضلٌ<br>کلید · حاضرات | تصور · تصرف<br>جمعیّت<br>کلید · حاضرات | تصور · تصرف<br>کلٌ<br>کلید · حاضرات |
| | تصور · تصرف<br>تمامُ<br>کلید · حاضرات | | |

اے طالب ذیل میں اسماء الحسنیٰ کی شرح فوائد مع علامت اسم جمالی وجلالی اور عدد معتبر کتابوں سے معتبر کتابوں سے منتخب کر کے لکھے گئے ہیں۔ ان کا وظیفہ، طالبوں کیلئے ایک لاانتہا خزانہ اور بے بہا موتی ہے۔ اور دنیا کے شر سے بچنے اور عاقبت کی نیکی حاصل کرنے کا وسیلہ ہے ؎

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

| | |
|---|---|
| یَا اَللّٰهُ<br>اے معبود۔ خدائے بزرگ<br>اسم ذات ۶۶ | خاصیت۔ جو شخص ہزار مرتبہ پڑھے وہ صاحب یقین ہو جاتا ہے۔ جو شخص ہر نماز کے بعد پڑھے (سو مرتبہ) وہ صاحب باطن اور کشف ہو جاتا ہے اگر کوئی شخص چالیس روز ہر دن تین ہزار مرتبہ لکھ کر آٹے میں گولیاں باندھ کر دریا میں پھینکے۔ تو انشاء اللہ تعالےٰ اس کی مراد پوری ہوگی۔ |
| یَا رَحْمٰنُ<br>اے بہت بخشنے والے<br>جمالی ۲۹۸ | خاصیت۔ جو فجر کی نماز کے بعد ۲۹۸ مرتبہ پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اس پر بہت رحم کرتا ہے۔ اور جو شخص ہر نماز کے بعد الرحمن الرحیم کا وظیفہ مقرر کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کے دل سے غفلت نسیان اور قساوت دور کر دیتا ہے اور اس کے دل کو نور باطنی سے روشن کرتا ہے ؎ |
| یَا رَحِیْمُ<br>اے مہربان<br>جمالی ۲۵۸ | خاصیت۔ جو شخص اس کو پانچ سو مرتبہ پڑھے اسے دولت ملتی ہے اور ساری خلقت اس پر مہربان ہوتی ہے۔ اور اگر اکتالیس مرتبہ اکتالیس روز تک یارحمٰن ورحیم پڑھے تو اس کی ضروری حاجتیں کبھی نہ رکیں ؎ |
| یَا مَالِكُ<br>اے بادشاہ<br>جمالی ۹۰ | خاصیت۔ جو شخص اس اسم کو قدوس کے ساتھ ملا کر پڑھے۔ اگر صاحب ملک ہو تو اللہ تعالےٰ اس کے ملک کو ہمیشہ رکھے۔ نہیں تو نفس اس کا فرمانبردار اور تابعدار بن جائے ؎ |

| اسم | خاصیت |
|---|---|
| یَا قُدُّوْسُ<br>اے بہت ظاہر اے بہت پاک<br>جمالی ۱۷۰ | خاصیت۔ یہ اسم عزت اور حرمت کے لئے خاص مخصوص ہے اگر کوئی شخص نوّے مرتبہ پڑھے تو اس کا دل اللہ تعالےٰ روشن اور منور کر دیتا ہے۔ جو شخص ہزار مرتبہ پڑھے سب سے بے پرواہ ہو جائے۔ اگر جو کی روٹی کے ٹکڑے پر لکھ کر کھائے۔ تو فرشتہ صفت بن جائے دشمنوں سے بچنے کیلئے بھاگتے وقت جتنا ہو سکے پڑھے۔ اگر مسافر ہو تو رستے میں نماز پڑھنے سے ہرگز نہ تھکے گا۔ |
| یَا سَلَامُ<br>اے سلامت<br>جمالی ۱۳۱ | خاصیت۔ جو شخص فجر کی نماز کے بعد اس کو ہزار بار پڑھا کرے وہ صاحب علم وجود ہو جائے۔ اگر ایک سو اکتالیس بار پڑھ کر مریض پر دم کرے تو صحت یاب ہو جائے۔ اس کا وظیفہ خوان خوف سے نڈر ہو جاتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ سے دونوں جہان کی سلامتی کا امیدوار رہتا ہے۔ |
| یَا مُؤْمِنُ<br>اے امن دینے والے<br>جمالی ۱۳۶ | خاصیت۔ جو شخص ہر روز تین سو مرتبہ پڑھے تو خوف سے خاطر جمع ہو جائے۔ اور لکھ کر اپنے پاس رکھے تو اللہ تعالےٰ اس کو شر شیطان سے امن میں رکھے۔ اور ظاہر باطن میں اللہ تعالےٰ کی پناہ میں رہے۔ |
| یَا مُھَیْمِنُ<br>اے خداوند اے نگہبان<br>جمالی ۱۴۵ | خاصیت۔ اگر کوئی شخص اس اسم کو ۲۹ بار پڑھے۔ تو اسے غم لاحق نہ ہو۔ اگر مداومت کرے تو تمام آفتوں سے بچا رہے اور اگر غسل کر کے اس اسم کو ایک سو پندرہ مرتبہ پڑھے تو باطن اور غیب سے مطلع ہو جائے۔ |
| یَا عَزِیْزُ<br>اے غالب و بے مثل<br>جمالی ۹۴ | خاصیت۔ اگر لوگ جمع ہو کر رات کے آخری حصے میں اس اسم کو دو ہزار مرتبہ پڑھیں تو بارش ہو۔ اور جو ہمیشہ اسے پڑھے وہ معزز ہو۔ اور دشمن پر غالب آئے۔ اور اگر یَا عَزِیْزُ مِنْ کُلِّ عَزِیْزٍ پڑھے تو ساری خلقت اسے عزیز جانے۔ اگر فجر کی نماز کے بعد اکتالیس مرتبہ پڑھے تو کسی کا محتاج نہ ہو۔ |

| اسم | معنی | | | خاصیت |
|---|---|---|---|---|
| یا جبار | اے جبر کرنیوالے سزا دینے والے | جلالی | ۲۰۶ | خاصیت۔ جو شخص مسبعات عشرہ کے بعد اکتالیس مرتبہ یہ اسم پڑھے وہ طاعون کے شر سے امن میں رہے۔ اور اگر ہمیشہ پڑھا کرے تو خلقت کی بدگوئی اور غیبت سے نڈر رہے اور اگر نقش کھدوا کر انگوٹھی کے طور پہ پہنے۔ تو خلقت کے دلوں میں اس کی ہیبت و شوکت پیدا ہو۔ |
| یا متکبر | اے بزرگ و بے مثال | جلالی | [illegible] | خاصیت۔ اگر کوئی شخص اپنی عورت سے ہم بستر ہوتے وقت دخول سے پہلے دس مرتبہ یہ اسم پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو نیک و پرہیزگار لڑکا عطا کرے۔ اگر ہر کام کی ابتدا میں بکثرت پڑھے تو خواب میں ہرگز نہ ڈرے۔ |
| یا خالق | اے ہر چیز کے پیدا کرنیوالے | جمالی | ۷۳۱ | خاصیت۔ جو شخص اس اسم کو ہمیشہ پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے۔ جو اس کے لئے قیامت تک عبادت کرتا ہے۔ اور قیامت کے دن اس کا چہرہ روشن اور منور ہوگا۔ اور اگر لڑائی میں بکثرت پڑھے تو دشمن پر غالب آئے۔ |
| یا باری | اے خلقت کے پیدا کرنیوالے | جلالی | ۲۱۳ | خاصیت۔ جو شخص اس اسم کو ہفتے میں سو بار پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو قبر میں نہ چھوڑے گا۔ بلکہ بہشت کے باغ میں لے جائے گا۔ اگر جمعہ کو دس مرتبہ پڑھا کرے تو اللہ تعالیٰ اسے نیک فرزند عطا کرے گا۔ |
| یا مصور | اے خلقت کی صورت بنانیوالے | جلالی | ۳۳۶ | خاصیت۔ جو عورت بانجھ ہو۔ وہ اگر سات روزے رکھے اور افطار کے وقت اکیس مرتبہ یہ اسم پڑھ کر پانی پر دم کر کے پیا کرے تو اللہ تعالیٰ اسے نیک فرزند عطا کرے گا۔ جو شخص اس اسم کو بکثرت پڑھے گا اس کے سارے مشکل کام آسان ہو جائیں گے۔ |
| یا غفار | اے گناہوں کے بخشنے والے | جمالی | ۱۲۸۱ | خاصیت۔ جو شخص جمعہ کی نماز کے بعد سو مرتبہ اَغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ یا غفار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے بخشے ہوؤں میں سے بنائیگا اور آخرت میں اسے اپنی مغفرت اور عنایت کا امیدوار بنائے گا۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ صاحب فضل عظیم ہے۔ |

## یَاقَہَّارُ

اے قہر یا عذاب نازل کرنے والے

جمالی ۳۰۶

خاصیّت۔ جو شخص اس اسم کا ورد کرتا ہے۔ حق تعالیٰ اس کے دل سے دنیا کی محبت اٹھا لیتا ہے۔ اور اس کا انجام نیک ہوتا ہے۔ اگر کسی مشکل کیلئے سو مرتبہ پڑھے۔ تو وہ مشکل آسان ہو جاتی ہے۔ اگر دشمن کی مقہوری کے لئے سنتوں اور فرضوں کے مابین پڑھے تو بامراد ہو۔

## یَاوَہَّابُ

اے بہت بخشنے والے

جمالی ۱۴

خاصیّت۔ جو کوئی فقر و فاقہ میں مبتلا ہو۔ تو اس کا ورد کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کو اس طریق سے عنایت کرے گا۔ کہ حیران رہ جائے گا۔ کہ یہ کہاں سے انعام حاصل ہوا۔ اگر چاشت کے بعد سربسجود ہو کر آئیت سجدہ پڑھے اور پھر سات مرتبہ یہ اسم پڑھے۔ تو خلقت سے بے پرواہ ہو جائے۔

## یَارَزَّاقُ

اے خلقت کو روزی دینے والے

جمالی ۴۸۹

خاصیّت۔ جو شخص صبح کی نماز پڑھ کر گھر کے چاروں کونوں میں دس دس مرتبہ یہ اسم پڑھے۔ اس گھر میں کبھی رنج و مفلسی نہ آئے لیکن داہنے کونے سے شروع کرے۔ اور منہ قبلہ کی طرف سے نہ پھیرے۔ یہ اسم کشائش رزق کے لئے از بس مفید ہے۔

## یَافَتَّاحُ

اے کام کھولنے والے

جمالی ۴۸۹

خاصیّت۔ جو شخص فجر کی نماز کے بعد سر پہ دونوں ہاتھ رکھ کر ستر بار پڑھے تو اس کے دل سے زنگ دور ہو جائے اور صفائی آجائے۔ اگر دائمی طور پر کرے تو دلی صفائی میں کامل ہو جائے۔

## یَاعَلِیْمُ

اے جاننے والے

جمالی ۱۵۰

خاصیّت۔ جو شخص اس اسم کو بہت پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی معرفت عطا فرماتا ہے۔ اگر ہر نماز کے بعد سو مرتبہ پڑھے۔ تو عالم الغیب اور اہل کشف ہو جاتا ہے۔ اگر استخارہ کرنا چاہے تو جمعرات کو سو مرتبہ پڑھ کر سجدہ کرے اور سو جائے۔

## یَاقَابِضُ

اے رزق کو تنگ کرنیوالے

جلالی ۹۰۳

خاصیّت۔ جو شخص چالیس روز تک اسے لقمے پر لکھ کر کھا جائے وہ عذاب قبر سے نجات پا جاتا ہے۔ اور بھوک سے بےخوف ہو جاتا ہے۔ اگر تیس مرتبہ پڑھے تو دشمن پر فتح پائے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ وَاِلَیْہِ مَرْجِعُ الْمَاٰبِ۔

| اسم | ترجمہ | کیفیت | عدد | خاصیت |
|---|---|---|---|---|
| یَا بَاسِطُ | اے فراخ کنندۂ روزی | جلالی | ۷۲ | خاصیّت۔ جو شخص سحر کے وقت ہاتھ اٹھا کر اس اسم کو دس مرتبہ پڑھ کر ہاتھ منہ پر پھیرے۔ وہ کسی کا محتاج نہ ہوگا۔ اگر چالیس مرتبہ پڑھے لا یحتاج ہو جائے۔ |
| یَا خَافِضُ | اے پست کرنیوالے | جمالی | ۱۴۸۱ | خاصیّت۔ جو شخص تین روزے رکھے۔ اور چوتھے روز ایک مجلس میں بیٹھ کر ستر مرتبہ یہ اسم پڑھے وہ ضرور دشمن پر فتح پائے۔ اگر پانسو مرتبہ پڑھے۔ دشمن سے نڈر ہو جائے۔ اور اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آجائے۔ |
| یَا رَافِعُ | اے درجات کے بلند کرنیوالے | جلالی | ۳۵۱ | خاصیّت۔ جو شخص آدھی رات کو یا زوال کے وقت اسی اسم کو سو مرتبہ پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اسے خلقت سے برگزیدہ بناتا ہے۔ اور تونگر و بے نیاز کر دیتا ہے۔ جو شخص ہر روز بیس مرتبہ پڑھے تو اس کی تمام حاجتیں اور مرادیں بفضل ایزدی پوری ہوں۔ |
| یَا مُعِزُّ | اے بندوں کو عزت دینے والے | جمالی | ۱۱۷ | خاصیّت۔ جو شخص اس اسم کو سوموار کی رات یا جمعرات کو شام کی نماز کے بعد ۴۰ مرتبہ پڑھے خلقت کی نگاہوں میں اس کی ہیبت پیدا ہو جائے اور وہ اللہ تعالیٰ کے سوائے کسی سے نہ ڈرے۔ اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ اسے امن دے کر اپنے حفظ میں رکھے گا۔ |
| یَا مُذِلُّ | اے ذلیل کرنیوالے | جلالی | ۷۷۰ | خاصیّت۔ جو شخص کسی دشمن یا حاسد سے ڈرتا ہو۔ وہ اس اسم کو ۷۵ مرتبہ پڑھ کر سربسجود ہو کر بارگاہ الٰہی میں عرض کرے کہ اے پروردگار! مجھے فلاں شخص کے شر سے امن دے۔ تو اللہ تعالیٰ اسے امن دے کر اپنے حفظ میں رکھے گا۔ |
| یَا سَمِیعُ | اے خوب سننے والے | جلالی | ۱۸۰ | خاصیّت۔ جو شخص اس اسم کو جمعرات کے روز چاشت کے بعد ۵۰۰ مرتبہ پڑھے یا ایک قول کے بموجب ہر روز ۵۰۰ مرتبہ پڑھے۔ اور پڑھتے وقت کسی سے کلام نہ کرے تو پھر جو دعا مانگے ضرور قبول ہو گی۔ |
| یَا بَصِیرُ | اے دیکھنے والے | جمالی | ۳۰۲ | خاصیّت۔ جو شخص صبح کی سنتوں اور فرض کے درمیان اس اسم کو بکمال اعتقاد پڑھے وہ اللہ تعالیٰ کی عنایت سے مخصوص ہو جاتا ہے۔ اور اگر ہر روز عصر کے وقت سات مرتبہ پڑھے تو بفضل خدا مرگ مفاجات سے امن میں رہے۔ |

**یَا حَکَمُ**
اے حکم کرنیوالے
جمالی ۶۸

خاصیت جو شخص اس اسم کو جمعرات یا بقول بعض آدھی رات کے وقت اس قدر پڑھے کہ بیہوش ہو جائے۔ تو حق تعالےٰ اس کے باطن کو معدن اسرار بناتا ہے۔ اور جو ہر نماز کے بعد اسے ۸۰ مرتبہ پڑھتا ہے۔ وہ کسی کا محتاج نہیں ہوتا۔

**یَا عَدْلُ**
اے انصاف کرنیوالے
جلالی ۱۰۴

خاصیت۔ جو شخص اس اسم کو روٹی کے بیس لقموں پر لکھ کر کھائے اللہ تعالےٰ ساری خلقت کو اس کا مسخر بنا دیتا ہے۔ اور شام کی نماز کے بعد ہزار مرتبہ پڑھے۔ اللہ تعالےٰ اسے آسمانی اور زمینی آفتوں اور بلاؤں سے محفوظ رکھتا ہے۔

**یَا لَطِیْفُ**
اے باریک بین
جمالی ۱۲۹

خاصیت۔ جو شخص فقر وفاقہ سے تنگ آ جائے۔ یا سفر میں یار و غمخوار کے بغیر ہو۔ یا بیماری میں گرفتار ہو۔ یا لڑکیوں کی شادی کے بارے میں متفکر ہو۔ کہ کس طرح نکاح ہوگا۔ تو غسل کر کے دوگانہ ادا کرے۔ اور سو مرتبہ پڑھے۔ تو جس کام کے بارے میں فکرمند ہوگا اللہ تعالےٰ بہم پہنچائے گا۔

**یَا خَبِیْرُ**
اے خبردار
جلالی ۸۱۲

خاصیت۔ جو شخص نفس امارہ کے ہاتھوں تنگ ہو۔ وہ ہر روز اس اسم کو پڑھا کرے۔ انشاء اللہ نفس امارہ کے شر سے محفوظ رہے گا۔ اور استخارہ کیلئے یَا خَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ پڑھے تو انشاء اللہ اللہ تعالےٰ نیک وبد سے مطلع ہو جائے گا۔

**یَا حَلِیْمُ**
اے بردبار
جمالی ۸۸

خاصیت۔ جو شخص اس اسم کو لکھ کر اور اسے دھو کر زراعت پر چھڑکے تو وہ زراعت ہر آفت سے محفوظ رہے گی۔ جو شخص ظہر کی نماز کے بعد ہر روز ۹ مرتبہ پڑھے وہ ساری خلقت سے سرخرو رہے۔

**یَا عَظِیْمُ**
اے بزرگتر از ذات صفات
جمالی ۱۰۲

خاصیت۔ جو شخص اس اسم کا وظیفہ کرتا ہے۔ وہ لوگوں کی نگاہوں میں معزز ومکرم ہو جاتا ہے۔ اور اگر درد شکم کے لئے سات بار پڑھ کر آٹے پر دم کر کے دے۔ تو آرام پائے۔

| | |
|---|---|
| **یا باسط**<br>اے فراخ کنندۂ روزی<br>جلالی ۷۲ | **خاصیت۔** جو شخص سحر کے وقت ہاتھ اٹھا کر اس اسم کو دس مرتبہ پڑھ کر ہاتھ منہ پر پھیرے۔ وہ کسی کا محتاج نہ ہوگا۔ اگر چالیس مرتبہ پڑھے لا یحتاج ہو جائے۔ |
| **یا خافض**<br>اے پست کرنے والے<br>جمالی ۱۴۸۱ | **خاصیت۔** جو شخص تین روزے رکھے۔ اور چوتھے روز ایک مجلس میں بیٹھ کر ستر مرتبہ یہ اسم پڑھے وہ ضرور دشمن پر فتح پائے۔ اگر پانسو مرتبہ پڑھے۔ دشمن سے نڈر ہو جائے۔ اور اللہ تعالےٰ کی پناہ میں آجائے۔ |
| **یا رافع**<br>اے درجات کے بلند کرنے والے<br>جلالی ۳۵۱ | **خاصیت۔** جو شخص آدھی رات کو یا زوال کے وقت اسی اسم کو سو مرتبہ پڑھے۔ اللہ تعالےٰ اسے خلقت سے برگزیدہ بناتا ہے۔ اور توانگر و بے نیاز کر دیتا ہے۔ جو شخص ہر روز بیس مرتبہ پڑھے تو اس کی تمام حاجتیں اور مرادیں بفضل ایزدی پوری ہوں۔ |
| **یا معز**<br>اے بندوں کو عزت دینے والے<br>جمالی ۱۱۷ | **خاصیت۔** جو شخص اس اسم کو سوموار کی رات یا جمعرات کو شام کی نماز کے بعد ۱۴۰ مرتبہ پڑھے خلقت کی نگاہوں میں اس کی ہیبت پیدا ہو جائے اور وہ اللہ تعالےٰ کے سوائے کسی سے نہ ڈرے۔ اور ہمیشہ اللہ تعالےٰ اسے امن دے کر اپنے حفظ میں رکھے گا۔ |
| **یا مذل**<br>اے ذلیل کرنے والے<br>جلالی ۷۷۰ | **خاصیت۔** جو شخص کسی دشمن یا حاسد سے ڈرتا ہو۔ وہ اس اسم کو ۷۵ مرتبہ پڑھ کر سربسجود ہو کر بارگاہ الٰہی میں عرض کرے کہ اے پروردگار! مجھے فلاں شخص کے شر سے امن دے۔ تو اللہ تعالےٰ اسے امن دے کر اپنے حفظ میں رکھے گا۔ |
| **یا سمیع**<br>اے خوب سننے والے<br>جلالی ۱۸۰ | **خاصیت۔** جو شخص اس اسم کو جمعرات کے روز چاشت کے بعد ۵۰۰ مرتبہ پڑھے یا ایک قول کے بموجب ہر روز ۵۰۰ مرتبہ پڑھے۔ اور پڑھتے وقت کسی سے کلام نہ کرے تو پھر جو دعا مانگے ضرور قبول ہوگی۔ |
| **یا بصیر**<br>اے دیکھنے والے<br>جمالی ۳۰۲ | **خاصیت۔** جو شخص صبح کی سنتوں اور فرض کے درمیان اس اسم کو بکمال اعتقاد پڑھے وہ اللہ تعالیٰ کی عنایت سے مخصوص ہو جاتا ہے۔ اور اگر ہر روز عصر کے وقت سات مرتبہ پڑھے تو بفضل خدا مرگ مفاجات سے امن میں رہے۔ |

| اسم | خاصیت |
|---|---|
| **یَا حَکَمُ**<br>اے حکم کرنیوالے<br>جمالی ۶۸ | خاصیّت جو شخص اس اسم کو جمعرات یا بقول بعض آدھی رات کے وقت اس قدر پڑھے کہ بیہوش ہو جائے۔ تو حق تعالےٰ اس کے باطن کو معدن اسرار بناتا ہے۔ اور جو ہر نماز کے بعد اسی ۸۰ مرتبہ پڑھتا ہے۔ وہ کسی کا محتاج نہیں ہوتا۔ |
| **یَا عَدْلُ**<br>اے انصاف کرنیوالے<br>جلالی ۱۰۴ | خاصیّت۔ جو شخص اس اسم کو روٹی کے بیس لقموں پر لکھ کر کھائے اللہ تعالےٰ ساری خلقت کو اس کا مسخر بنا دیتا ہے۔ اور شام کی نماز کے بعد ہزار مرتبہ پڑھے۔ اللہ تعالےٰ اسے آسمانی اور زمینی آفتوں اور بلاؤں سے محفوظ رکھتا ہے۔ |
| **یَا لَطِیْفُ**<br>اے باریک بین<br>جمالی ۱۲۹ | خاصیّت۔ جو شخص فقر وفاقہ سے تنگ آ جائے۔ یا سفر میں یار و غمخوار کے بغیر ہو۔ یا بیماری میں گرفتار ہو۔ یا لڑکیوں کی شادی کے بارے میں متفکر ہو۔ کہ کس طرح نکاح ہوگا۔ تو غسل کر کے دوگانہ ادا کرے۔ اور سو مرتبہ پڑھے۔ تو جس کام کے بارے میں فکرمند ہوگا اللہ تعالےٰ بہم پہنچائے گا۔ |
| **یَا خَبِیْرُ**<br>اے خبردار<br>جلالی ۸۱۲ | خاصیّت۔ جو شخص نفس امارہ کے ہاتھوں تنگ ہو۔ وہ ہر روز اس اسم کو پڑھا کرے۔ انشاء اللہ نفس امارہ کے شر سے محفوظ رہے گا۔ اور استخارہ کیلئے یَا خَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ پڑھے تو انشاء اللہ اللہ تعالےٰ نیک و بد سے مطلع ہو جائے گا۔ |
| **یَا حَلِیْمُ**<br>اے بردبار<br>جمالی ۸۸ | خاصیّت۔ جو شخص اس اسم کو لکھ کر اور اسے دھو کر زراعت پر چھڑکے تو وہ زراعت ہر آفت سے محفوظ رہے گی۔ جو شخص ظہر کی نماز کے بعد ہر روز ۹ مرتبہ پڑھے وہ ساری خلقت سے سرخرو رہے۔ |
| **یَا عَظِیْمُ**<br>اے بزرگتر از ذات صفات<br>جمالی ۱۰۲ | خاصیّت۔ جو شخص اس اسم کا وظیفہ کرتا ہے۔ وہ لوگوں کی نگاہوں میں معزز و مکرم ہو جاتا ہے۔ اور اگر درد شکم کے لئے سات بار پڑھ کر آٹے پر دم کر کے دے۔ تو آرام پائے۔ |

| اسم | معنی | عدد | خاصیّت |
|---|---|---|---|
| یَا غَفُوْرُ | اے بخشنے والے | جمالی ۱۲۸۶ | خاصیّت ۔ جو شخص مریض یا غمناک ہو۔ وہ اس اسم کو لکھ کر روٹی میں رکھ کر کھائے گا۔ انشاءاللہ صحت پائے گا۔ اس اسم کو کثرت سے پڑھنے سے دل کی سیاہی دور ہوتی ہے۔ جو شخص سر بسجود ہو کر تین مرتبہ ربّ اغفرلی پڑھے۔ اس کے جرم بخشے جاتے ہیں۔ |
| یَا شَکُوْرُ | اے شکر کرنیوالوں کا قدردان | جمالی ۵۲۶ | خاصیّت ۔ جس شخص کو کسی قسم کی تنگی ہو۔ وہ اکتالیس مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پی جائے اور دل اور آنکھ پر ملے۔ شفا پائے گا۔ اور جو ہر روز پانچہزار مرتبہ پڑھے گا۔ قیامت کے دن اس کا مرتبہ بلند ہو گا۔ |
| یَا عَلِیُّ | اے سب سے بلند | جلالی ۱۱۰ | خاصیّت ۔ جو شخص اس اسم کو ہمیشہ پڑھے اور اپنے پاس رکھے تو اگر بے عزّت ہے تو معزز بن جائے گا۔ اگر فقیر ہے تو دولت مند ہو جائے گا۔ اگر سفر میں مبتلا ہے تو وطن میں آجائے گا۔ اگر تین مرتبہ پڑھ کر ورم پر دم کرے تو ورم دور ہو جائے گا۔ |
| یَا کَبِیْرُ | اے سب سے بڑے | جمالی ۲۳۲ | خاصیّت ۔ جو شخص اس اسم کو پڑھے گا۔ عالی قدر ہو جائے گا۔ اگر حاکم یا بادشاہ کی مداومت کرے۔ تو اس کی عیش زیادہ ہو گی۔ اور اس کی مہمات سر انجام ہوں گی۔ اگر نو مرتبہ پڑھ کر بیمار پر دم کرے گا۔ تو شفا پائے گا۔ |
| یَا حَفِیْظُ | اے خلقت کو نگاہ رکھنے والے | جمالی ۹۹۸ | خاصیّت ۔ جس شخص کو جلنے، غرق ہونے، زخم لگنے یا جن و پری کا وہم ہو یا اسے نظر حرام اور نظر بد کا اندیشہ ہو۔ وہ اس اسم کو لکھ کر بازو پر باندھے۔ تو انشاءاللہ امن میں رہے گا۔ اور اگر ہیضہ کی بیماری میں دم کرے تو شفا پائے گا |
| یَا مُقِیْتُ | اے قوت دینے والے | جلالی ۵۵۰ | خاصیّت ۔ جس کی آنکھ درد کرتی ہے یا سرخ ہو گئی ہو۔ تو دس مرتبہ پڑھ کر دم کرنے سے شفا ہو گی۔ اور اگر کوئی شخص مفلس اور مسکین ہو یا کسی مسکین کو دیکھے۔ یا لڑکا بدچلن ہو تو خالی آبخورے پر سات بار پڑھ کر پھونکے اور اس میں پانی ڈال کر خود پیئے یا پلائے تو اللہ تعالےٰ فضل کریگا۔ |

| | |
|---|---|
| **یَا حَسِیْبُ**<br>اے حساب کرنیوالے<br>جمالی ۸۰ | خاصیت:- جو شخص حاسد کے حسد یا چور یا ہمسایہ یا دشمن یا نظر بد سے ڈرتا ہو۔ وہ ہفتہ بھر صبح و شام ستر مرتبہ حَسْبِیَ اللّٰہُ الْحَسِیْبُ پڑھے اور جمعرات کو شروع کرے۔ تو اللہ تعالیٰ ان سب کو محفوظ رکھے گا۔ اور ہفتے کے اندر ہی دوستی ہو جائے گی۔ |
| **یَا جَلِیْلُ**<br>اے بزرگ قدر بے نیاز<br>جمالی ۷۳ | خاصیت:- جو شخص اس اسم کو مشک اور زعفران سے لکھ کر اپنے پاس رکھے گا۔ یا کھائیگا۔ خلقت کے دلوں میں اس کی وقعت اور عزت بڑھ جائے گی۔ اور اس سے محبت کرنے لگے گی۔ اگر اپنے مال اسباب پر دس مرتبہ پڑھ کر دم کرے گا۔ تو چوروں سے محفوظ رہے گا۔ |
| **یَا کَرِیْمُ**<br>اے بخشش کرنیوالے<br>اے کرم کرنیوالے<br>جمالی ۲۷۰ | خاصیت:- اگر یہ اسم بستر خواب پر اس قدر پڑھے کہ نیند آجائے تو اس کے حق میں فرشتے دعا کریں گے کہ اے پروردگار اس کو بزرگ بنا اور وہ خلقت کی نگاہوں میں بزرگ ہو جائے گا۔ روایت ہے کہ چونکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ اس اسم کو بکثرت پڑھا کرتے تھے اس لئے آنجناب کو کرم اللہ وجہہ کہا جاتا ہے۔ |
| **یَا رَقِیْبُ**<br>اے خلقت کو نگاہ رکھنے والے<br>جمالی ۳۱۲ | خاصیت:- جو شخص اس اسم کو سات مرتبہ پڑھ کر زن و فرزند اور مال و اسباب پر دم کرے گا۔ وہ تمام آفات سے محفوظ رہے گا اور جو شخص تین سو بارہ ۳۱۲ پڑھ کر پھوڑے پھنسی پر دم کرے۔ تو تین یا سات میں بالکل شفا پائے گا۔ |
| **یَا مُجِیْبُ**<br>اے قبول کرنے والے دعا کے<br>جمالی ۵۵ | خاصیت:- جو شخص اس اسم کو سات مرتبہ پڑھ کر دعا کرے اس کی دعا قبول ہو جائے گی۔ اگر لکھ کر اپنے پاس رکھے تو حفظ خدا میں رہے اگر تین مرتبہ پڑھ کر مقام پر دم کیا جائے۔ تو شفا حاصل ہو۔ |
| **یَا وَاسِعُ**<br>اے وسعت دینے والے<br>جلالی ۱۲۷ | خاصیت:- جسے بچھو کاٹے وہ ستر مرتبہ پڑھ کر دم کرے تو زہر اثر نہ کرے گا۔ اور اس کا ورد کرے۔ وہ دولت قناعت سے مالا مال ہو جائے گا۔ کشائش کیلئے یہ مجرب ہے۔ میں نے یہ ورد کیا تھا۔ سو کبھی تنگدست نہ ہوا۔ بلکہ جتنا صرف کرتا تھا۔ اور بڑھتا تھا۔ |

| اسم | جمالی | خاصیت |
|---|---|---|
| یا حکیم<br>اے استوار کار | ۷۸ | خاصیت۔ جسے کوئی مشکل کام پیش آئے۔ جس کا سرانجام کرنا دشوار ہو۔ تو اس اسم کو پڑھا کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ کام سرانجام ہوگا۔ اگر ظہر کی نماز کے بعد سو مرتبہ پڑھے۔ تو خلقت میں سرخرو ہو۔ |
| یا ودود<br>اے بہت دوست رکھنے والے | ۲۰ | خاصیت۔ جس شخص کا لڑکا بدچلن ہو۔ وہ جمعہ کے روز نماز کے بعد ایک ہزار ایک مرتبہ پڑھ کر مٹھائی پر دم کرے اور دو رکعت نماز ادا کر کے وہ مٹھائی اسے کھلادے۔ تو انشاء اللہ تعالےٰ نیک چلن ہو جائے گا۔ |
| یا مجید<br>اے بزرگ ذات | ۵۰ | خاصیت۔ جو شخص آبلہ، باد فرنگ، جذام، بار برس کی بیماری سے تنگ آگیا ہو۔ وہ ایام بیض میں روزے رکھے۔ اور افطار کے وقت اس کو بکثرت پڑھے۔ اور پانی پر دم کر کے پی جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ شفا پائے گا۔ اور نیز اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام عزت کے پائے۔ |
| یا باعث<br>اے حشر کرنے والے | ۵۷۳ | خاصیت۔ جو شخص سات مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے۔ اور حاکم کے پاس جائے تو حاکم مہربان ہو جائے۔ جو شخص دل کو زندہ کرنا چاہے۔ وہ سینے پر ہاتھ رکھ کر سو مرتبہ پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ اس کا دل زندہ اور روشن ہو جائے گا۔ |
| یا شہید<br>اے حاضر | ۳۱۹ | خاصیت۔ جس کا لڑکا یا لڑکی بد یا نافرمان ہو۔ وہ ہر صبح ان کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر آسمان کی طرف رخ کر کے اکیس ۲۱ مرتبہ یہ اسم پڑھے۔ تو حق تعالےٰ اس فرزند کو نیک اور صالح بنا دے گا۔ |
| یا حق<br>اے ثابت | چور<br>۱۰۸ | خاصیت۔ جس شخص کی کوئی چیز گم ہو گئی ہو۔ وہ اس اسم کو چاروں کونوں میں لکھے۔ اور بیچ میں اس چیز کا نام لکھے۔ اور آدھی رات کو وہ کاغذ ہتھیلی پر رکھ کر آسمان کی طرف منہ کر کے اس اسم کو شفیع بنائے۔ تو چیز ضرور ہاتھ آئے گی۔ چوری کا حال ملے |

## یَا وَکِیْلُ
اے کام بنانیوالے

| جمالی | ۶۶ |
|---|---|

خاصیّت - اگر کسی کو بجلی گرنے آندھی - طوفان یا آگ کا ڈر ہو - وہ اُٹھے اسم کا ورد کرے - انشاء اللہ تعالٰے امن میں رہے گا - اگر کسی خوف ناک مقام پر پڑھے گا - تو بےخوف ہو جائے گا - جو شخص ہر روز عصر کے وقت سات مرتبہ پڑھے گا - وہ اللہ تعالٰے کے حفظ و امن میں رہے گا -

## یَا قَوِیُّ
اے طاقت ور

| جلالی | ۱۱۶ |
|---|---|

خاصیّت - جس کا دشمن قوی ہو - اور اس کے دفع کرنے پر عاجز ہو تو تھوڑا سا آٹا لے کر اس کی ایک ہزار گولیاں بنائے - اور ایک ایک گولی اٹھا کر دفع دشمن کی نیت سے یا قویُّ پڑھ کر مرغ کو ڈالتا جائے انشاء اللہ تعالٰے دشمن مقہور ہو گا -

## یَا مَتِیْنُ
اے مضبوط

| جمالی | ۵۰۰ |
|---|---|

خاصیّت - اگر بچے کا دودھ چھڑانے میں تکلیف ہو یا دودھ میں کمی آگئی ہو - تو اس اسم کو لکھ کر اس بچے کو پلائے - انشاء اللہ بچہ صبر کرے گا - یا دودھ زیادہ ہو جائے گا - ہر مہم کیلئے آئیت وار کے روز پہلی ساعت میں سات مرتبہ پڑھے - انشاء اللہ تعالٰے مہم سرانجام ہو گی -

## یَا وَلِیُّ
اے دوست مومناں

| جمالی | ۴۶ |
|---|---|

خاصیّت - جو شخص اس اسم کو بکثرت پڑھے گا - وہ لوگوں کے دل سے واقف ہو جائے گا - اور جس کی عورت یا لونڈی بدمزاج ہو وہ اس کے روبرو آنے وقت اس اسم کو بکثرت پڑھے انشاء اللہ وہ نیک ہو جائے گی -

## یَا حَمِیْدُ
اے اپنی ذات کا وصف کرنیوالے

| جمالی | ۶۲ |
|---|---|

خاصیّت - جو شخص اس اسم کو بکثرت پڑھے - وہ پسندیدہ افعال ہو جائے گا - اور فحش اور بدزبانی سے امن میں رہے گا - اگر اس کو پیالے میں لکھ کر پانی میں ڈال کر پئے گا - یا نوّے بار پڑھے گا - وہ نیک ہو جائے گا -

## یَا مُحْصِیْ
اے احاطہ کرنیوالے

| جلالی | ۱۴۸ |
|---|---|

خاصیّت - جو شخص جمعہ کی رات کو ایک ہزار مرتبہ پڑھے گا وہ عذاب قبر سے نجات پائے گا - اور جو ہر روز دس مرتبہ پڑھے گا - وہ رات کو نہیں ڈرے گا - اللہ تعالٰے کی حفاظت میں رہے گا -

| اسم | ترجمہ | کیفیت | عدد | خاصیت |
|---|---|---|---|---|
| یَا مُبْدِئُ | اے پیدا کرنیوالے | جلالی | ۵۶ | خاصیّت ۔ جس شخص کو اسقاط حمل کا ڈر ہو۔ وہ سحر کے وقت نوّے مرتبہ پڑھ کر عورت کے شکم پر انگشت شہادت لگائے۔ انشاء اللہ تعالےٰ حمل ساقط نہیں ہوگا۔ |
| یَا مُعِیْدُ | اے دوسری مرتبہ پیدا کرنیوالے | جمالی | ۱۲۴ | خاصیّت ۔ اگر کسی غائب کے آنے کے لئے پڑھنا چاہے تو گھر کے چاروں کونوں میں ستر ستر مرتبہ پڑھے اور بعد ازاں کہے اے پروردگار! غائب شدہ کو لا یعنی مُعِیْدُ غائب شدہ آجائے۔ سات روز نہیں گذرنے پائیں گے۔ کہ غائب یا اس کی خبر آجائے گی۔ |
| یَا مُحْیِیُ | اے زندہ کرنیوالے | جلالی | ۵۸ | خاصیّت ۔ جو شخص درد و رنج یا پیر کے گم ہونے سے ڈرے وہ اس اسم کو سات مرتبہ پڑھے تو اس کا ڈر جاتا رہے گا۔ ہفت اندام کے درد کے لئے سات روز تک اکیسو سات مرتبہ پڑھ کر دم کیا کرے۔ تو انشاء اللہ تعالےٰ شفا پائے گا۔ اگر اس اسم پر مداومت کرے۔ تو اس کا دل زندہ ہو جائے گا۔ |
| یَا مُمِیْتُ | اے مردہ کرنیوالے | جلالی | ۴۹۰ | خاصیّت ۔ جس کا نفس سرکش ہو جائے تو اللہ تعالےٰ کی تابعدت نہ کرے۔ تو وہ سوتے وقت ہاتھ سینے پر رکھ کر۔ اس اسم کو پڑھتا پڑھتا سو جائے۔ تو اللہ تعالےٰ اس کے نفس کو فرمانبردار بنائے گا۔ اگر سات مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے تو جادو کا اثر نہ ہو۔ |
| یَا حَیُّ | اے زندہ و قائم | جلالی | ۱۸ | خاصیّت ۔ اگر کوئی بیمار ہو۔ تو وہ خود اس اسم کو بکثرت پڑھے۔ یا دوسرا پڑھ کر اس پر دم کرے تو شفا پائے گا۔ اگر لکھ کر اپنے روبرو رکھے تو بہت جلد شفا پائے گا۔ اگر ہر روز ستّر مرتبہ پڑھے تو اس کی عمر دراز ہو۔ |
| یَا قَیُّوْمُ | اے قائم رہنے والے | جلالی | ۱۵۶ | خاصیّت ۔ جو شخص سحر کے وقت اس اسم کو پڑھے گا۔ لوگوں کے دل پر قابض ہو جائے گا۔ یعنی خلقت اسے محبت کرے گی۔ اور اس کی مہمات حسب دل خواہ پوری ہوں گی۔ اور اس کا دل ہمیشہ خوش ہوگا۔ |

| اسم | معنی | | عدد | خاصیت |
|---|---|---|---|---|
| یَا وَاجِدُ | اے غنی و بے نیاز | جلالی | ۱۴ | خاصیت۔ جو شخص کھانا کھاتے وقت ہر لقمہ کے ساتھ یہ اسم پڑھے گا۔ وہ طعام اس کے پیٹ میں نور ہو جائے گا۔ اور جو خلوت میں اس اسم کو بکثرت پڑھے گا۔ اسے بڑی دولت ہاتھ آئے گی۔ اگر کسی کو پانی پر ایک مرتبہ دم کر کے پلائے گا۔ وہ اس سے محبت کرنے لگے گا۔ |
| یَا مَاجِدُ | اے صاحب عظمت | جلالی | ۴۸ | خاصیت۔ جو شخص خلوت میں اس اسم کو اس قدر پڑھے کہ بیہوش ہو جائے تو انوار الٰہی اس کے دل میں پیدا ہوں گے اگر ہمیشہ بکثرت پڑھا کرے تو خلقت کی نگاہوں میں بزرگ ہو جائے گا۔ اگر شربت پر دم کر کے بیمار کو پلائے تو شفا پائے |
| یَا وَاحِدُ | اے ایک بذات خود | جلالی | ۱۹ | خاصیت۔ اگر خلوت سے کسی کا دل ڈرتا ہو۔ تو اس اسم کو ایک ہزار مرتبہ پڑھے تو ڈر سے امن میں ہو جائے گا۔ اور حق تعالےٰ کا مقرب بن جائے گا۔ اگر حق طلب کرنا چاہے تو بکثرت پڑھے۔ اگر فرزند چاہے تو اسے لکھ کر اپنے پاس رکھے۔ |
| یَا اَحَدُ | اے ایک | جلالی | ۱۳ | خاصیت۔ جو شخص اس اسم کو نو مرتبہ پڑھ کر کسی حاکم کے پاس جائے تو عزت پائے۔ اگر یا وَاحِدُ یا اَحَدُ دونوں کو سو مرتبہ پڑھ کر سانپ کے ڈسے ہوئے کو دم کرے تو شفا پائے مجرب ہے۔ |
| یَا صَمَدُ | اے بے نیاز | جمالی | ۱۳۴ | خاصیت۔ جو شخص سحر یا آدھی رات کو سربسجود ہو کر ایک سو پندرہ مرتبہ پڑھے۔ تو صادق الحال ہو جائے۔ اگر کسی ظالم کے پنجے میں ہو۔ تو بکثرت پڑھے۔ انشاء اللہ تعالےٰ رہائی پائے گا۔ |
| یَا قَادِرُ | اے ہر چیز کو قوت دینے والے | جلالی | ۳۰۵ | خاصیت۔ اگر وضو کرتے وقت اس اسم کو پڑھتا رہے تو کبھی کسی ظالم کے پنجے میں گرفتار نہ ہو۔ اگر مشکل کے وقت اکتالیس مرتبہ پڑھے تو مشکل آسان ہو جائے۔ |

| اسم | معنی | عدد | خاصیت |
| --- | --- | --- | --- |
| یَا مُقْتَدِرُ | اے ہر کام کا آغاز کرنیوالے | جلالی ۱۸۴ | خاصیت ۔ جو شخص اس اسم کو ہمیشہ پڑھے اس کے سارے کام آسان ہو جائیں اور اس کے وجود سے غفلت نکل جائے ۔ اگر صبح اٹھتے وقت اس اسم کو ایک سو بیس مرتبہ پڑھے ۔ تو اس کے سارے کام اللہ تعالے سنوار دے ۔ |
| یَا مُقَدِّمُ | اے ہر بات کا آغاز کرنیوالے | جلالی ۱۸۴ | خاصیت ۔ جو شخص میدان جنگ میں اس کو پڑھے گا ۔ اس کو کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی ۔ اور جو اس اسم کا وظیفہ کرے اس کا نفس مطمئنہ ہو جائے گا ۔ اور طاعت الٰہی میں فرمانبردار ہو جائے گا ۔ جو شخص نو مرتبہ پڑھ کر مٹھائی پر دم کر کے کسی کو کھلا دے ۔ وہ اس کا فریفتہ ہو جاوے ۔ |
| یَا مُؤَخِّرُ | اے ہر بات کا انجام کرنیوالے | جلالی ۸۴۶ | خاصیت ۔ جو شخص اس اسم مبارک کی ایک تسبیح پڑھے گا ۔ اس کے دل میں کسی کی محبت نہ رہے گی اگر اس کو سو مرتبہ پڑھے گا ۔ تو اس کے سارے کام سرانجام ہو جائیں گے ۔ اگر اکتالیس مرتبہ پڑھے گا ۔ تو اس کا نفس فرمانبردار ہو جائے گا ۔ |
| یَا اَوَّلُ | اے سب سے اوّل | جلالی ۳۷ | خاصیت ۔ جس کے اولاد نہ ہو ۔ وہ اگر چالیس دن پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسے نیک فرزند عطا کرے گا ۔ اگر چالیس جمعرات کو ہزار بار پڑھے تو اس کی تمام مرادیں بر آئیں ۔ اور اگر ہر روز تسخیر کی نیت سے پڑھے تو خلقت مسخر ہو جائے ۔ |
| یَا اٰخِرُ | اے سب سے آخر | جلالی ۸۰۱ | خاصیت ۔ جس کی آخر عمر آگئی ہو ۔ اور کوئی نیک عمل نہ کیا ہو ۔ وہ اس اسم کو پڑھے ۔ اللہ تعالے اس کا خاتمہ بالخیر کرے گا ۔ جو شخص اس اسم کو پڑھ کر کہیں جائے ۔ گا ۔ عزت اور وقعت پائے گا ۔ |
| یَا ظَاہِرُ | اے اپنی صفات سے ظاہر ۔ | جلالی ۱۱۰۶ | خاصیت ۔ جو شخص اشراق کی نماز کے بعد اس اسم کو پانسو مرتبہ پڑھے اس کی آنکھ روشن ہو جائے ۔ اگر ہوا یا مینہ کا خوف ہو تو بکثرت پڑھے ، انشاء اللہ تعالے حفظ و امن میں رہے گا ۔ اگر کمزور دیوار پہ لکھدے تو دیوار نہیں گرے گی ۔ اگر سرمے پر گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کر کے آنکھ میں لگائے ۔ تو خلقت اس پر مہربان ہو ۔ |

| اسم | خاصیت |
|---|---|
| **یَا بَاطِنُ**<br>اے وہم و خیال سے پوشیدہ<br>جمالی ۶۲ | خاصیت ۔ جو شخص اس اسم کا ورد دل میں کرے گا۔ وہ صاحب باطن اور واقف اسرار ہو جائے گا۔ اور جو اس کو ہمیشہ پڑھے گا۔ اسے ساری خلقت محبت کرے گی۔ اور وہ ہر دل عزیز ہو جائے گا۔ |
| **یَا وَالِیُ**<br>اے مالک کارساز<br>جمالی ۴۷ | خاصیّت ۔ اگر کوئی چاہے کہ میرا گھر یا غیر کا تمام آفات سے محفوظ رہے تو آبخورے میں لکھ کر اس کو دھو کر گھر کی چار دیواری پر چھڑکے اور مسخر کرنے کے لئے بکثرت پڑھے۔ |
| **یَا مُتَعَالِیُ**<br>اے بزرگ بنانیوالے<br>جلالی ۵۵۱ | خاصیّت ۔ جو شخص اس اسم کو بکثرت پڑھے گا۔ اس کے مشکل کام آسان ہو جائیں گے۔ اگر عورت حیض کی حالت میں بکثرت پڑھے تو تمام آفات سے محفوظ رہے گی۔ اگر اتوار کو رات کے وقت غسل کر کے آسمان کی طرف منہ کر کے دعا کرے۔ تو بفضل خدا اس کی دُعا قبول ہو گی۔ |
| **یَا بَرُّ**<br>اے نیکوکار بنانیوالے<br>جلالی ۲۰۲ | خاصیّت ۔ جو شخص آفتوں وغیرہ سے ڈرتا ہو۔ وہ اس اسم کو پڑھنے سے امن میں رہے گا۔ جو شخص سات مرتبہ پڑھ کر بچے پر دم کر کے خدا کے سپرد کرے تو وہ سن بلوغ تک با امن رہے گا۔ جو شخص شراب خوری اور زنا میں مبتلا ہو وہ ہر روز سات مرتبہ پڑھ کر اپنے پر دم کرے تو شیطان سے خلاصی پائے گا۔ |
| **یَا تَوَّابُ**<br>اے توبہ قبول کرنیوالے<br>جمالی ۴۰۹ | خاصیّت ۔ جو شخص نماز چاشت کے بعد ایک سو ساٹھ مرتبہ پڑھے گا۔ اللہ تعالٰے اسے توبہ نصوحی عنایت کرے گا۔ اگر وظیفہ کرے تو اس کے سارے کام سنورتے جائیں گے۔ اور نفس فرمانبردار ہو جائے گا۔ اور وقت عیش و عشرت میں بسر کرے گا۔ |
| **یَا مُنْتَقِمُ**<br>اے بدلہ لینے والے<br>جمالی ۶۳۰ | خاصیّت ۔ جو شخص دشمنوں کا مغلوب ہو۔ وہ اس اسم کو تین جمعے تک پڑھے انشاء اللہ اس کے دشمن مغلوب ہو جائیں گے۔ جس نیت سے آدھی رات کو پڑھے وہی پوری ہو جائے گی۔ ابو ہریرہؓ کی روایت کے مطابق اگر یا منعم ہمیشہ پڑھے تو کبھی محتاج نہ ہو۔ |

| اسم | معنی | عدد | خاصیت |
|---|---|---|---|
| یَا عَفُوُّ | اے معاف کرنیوالے | جلالی ۱۵۶ | خاصیت ۔ جس شخص کے گناہ بہت ہو جائیں ۔ وہ اس اسم کی مداومت کرے ۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخشدیتا ہے ۔ جو شخص بائیس مرتبہ پڑھ کر خنجر پر دم کرے اس پر ہرگز کارگر نہ ہو ۔ گو ظاہر میں یہ خلاف قیاس ہے ۔ لیکن اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز بعید نہیں ۔ |
| یَا رَؤُفُ | اے مہربان | جلالی ۲۸۷ | خاصیت ۔ جو شخص مظلوم کو ظالم کے ہاتھ سے چھڑانا چاہے وہ اس کو دس مرتبہ پڑھ کر ظالم سے سفارش کرے ۔ تو وہ مظلوم کو چھوڑ دے گا ۔ جو اس اسم کو ہمیشہ پڑھے ۔ اس کا دل نرم ہو جائے گا ۔ اور ساری خلقت اس سے محبت کرنے لگے گی ۔ |
| یَا مَالِكُ | اے مالک | جلالی ۹۱ | خاصیت ۔ جو شخص اس اسم کو ہمیشہ پڑھے گا ۔ دولت مند ہو جائے گا ۔ اور اس کی دونوں جہان کی حاجات اور مہمات سر انجام ہوں گی ۔ عالموں نے لکھا ہے کہ جو شخص اس کو یا رؤف کے ساتھ ملا کر پڑھے گا ۔ اگر فقیر بھی ہو گا ۔ غنی ہو جائے گا ۔ لیکن اس میں جلالیت زیادہ ہے ۔ |
| یَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ | اے صاحب بزرگی و عزت | جلالی ۱۰۹۴ | خاصیت ۔ یہ بعض کی رائے میں اسم اعظم ہے ۔ جو شخص یَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بِیَدِكَ الْخَیْرُ ۔ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔ سو بار پڑھ کر پانی پر دم کر کے بیمار کو پلائے ۔ تو صحت پائے اور غمگین دل شاد ہو جائے |
| یَا مُقْسِطُ | اے انصاف کرنیوالے | جلالی ۲۰۹ | خاصیت ۔ جو شخص اس اسم کو سو مرتبہ پڑھے ۔ وہ شیطانی شر سے محفوظ رہے ۔ جو کسی مقصود کے لئے سات بار پڑھے ۔ وہ مقصود پورا ہو ۔ اور جو رنج میں مبتلا ہو ۔ وہ ستر بار پڑھے تو رنج سے نجات لے ۔ اور دونوں جہان کی خوبی ہاتھ آئے ۔ |
| یَا جَامِعُ | اے خلقت کو روز حشر جمع کرنے والے | جلالی ۱۱۴ | خاصیت ۔ جس کے خویش و اقارب متفرق ہوں ۔ اسے چاہئے کہ چاشت کے وقت غسل کر کے آسمان کی طرف منہ کر کے دس مرتبہ یہ اسم پڑھے ۔ اور ہر مرتبہ ایک انگلی کو بند کرتا جائے ۔ پھر منہ پر ہاتھ پھیرے تو تھوڑے عرصہ میں سارے اکٹھے ہو جائیں گے ۔ اگر ایک لاکھ مرتبہ پڑھے تو فرشتہ صفت بنجائے ۔ |

| | |
|---|---|
| **یَا غَنِیُّ**<br>اے بے پرواہ<br>جلالی ۱۰۶۰ | خاصیّت۔ جو شخص طمع میں مبتلا ہو۔ وہ اس اسم کو ہر عضو پر پڑھے اور ہاتھ پھیلائے۔ تو حق تعالےٰ اس کی مصیبت کو دور کر دے گا۔ اور جو ہر روز سنؔر مرتبہ پڑھے اس کے مال میں برکت ہو۔ |
| **یَا مُغْنِیُ**<br>اے بے پرواہ کرنیوالے<br>جمالی ۱۱۰۰ | خاصیّت۔ جو شخص اس اسم کو دس جمعے تک ہر جمعہ کو ہزار بار پڑھے گا۔ خلقت سے بے نیاز ہو جائے گا۔ مفید عالم کتاب میں لکھا ہے۔ جو شخص جماع کرتے وقت سنؔر مرتبہ پڑھے گا۔ امساک زیادہ ہو گا۔ |
| **یَا مَانِعُ**<br>اے منع کرنیوالے<br>جلالی ۱۶۱ | خاصیّت۔ جب عورت خاوند میں باہم ناراضگی ہو۔ تو پاس جانے سے پہلے بیسؔ مرتبہ پڑھ لے تو غصہ جاتا رہے گا۔ حضرت شیخ نے لکھا ہے۔ کہ جو یا مُعْطِی پڑھے گا۔ لا یحتاج ہو جائے گا۔ |
| **یَا ضَآرُّ**<br>اے ضرر پہنچانے والے<br>جلالی ۱۰۰۱ | خاصیّت۔ جس کو کوئی حال یا مقام میسر نہ ہو۔ وہ اس اسم کو ہر جمعہ کی رات کو سوؔ مرتبہ پڑھے۔ تو اللہ تعالےٰ اسے ثابتی عنایت فرمائے گا۔ وہ اس کا مرتبہ اہل قرب کے برابر بنا دے گا۔ اس کے ظاہری کمال کی کوئی انتہا نہ ہو گی۔ |
| **یَا نُوْرُ**<br>اے روشنی بخشنے والے<br>جمالی ۲۵۶ | خاصیّت۔ جو شخص ہر جمعرات کو سات مرتبہ سورۂ نور پڑھ کر ایک ہزار ایک مرتبہ یہ اسم پڑھے گا۔ اس کے دل میں نور پیدا ہو گا۔ اگر فجر کے وقت روز پڑھے گا۔ تو اس کا دل منور اور روشن ہو جائے گا۔ |
| **یَا نَافِعُ**<br>اے نفع دینے والے<br>جلالی ۲۰۲ | خاصیّت۔ جو کشتی میں بیٹھ کر اس اسم کو بکثرت پڑھے وہ ہر آفت سے بچے گا۔ اگر ہر کام کے شروع میں اکتالیس مرتبہ پڑھے گا۔ تو اس کا کام حسب دل خواہ ہو گا۔<br>جو ماہ رجب میں ورد کرے گا۔ اسرار الٰہی سے مطلع ہو گا۔ |

## یَا هَادِیُ
اے راہ دکھانے والے

جمالی ۲۰

خاصیّت۔ جو شخص ہاتھ اٹھا کر آسمان کی طرف رخ کر کے یہ اسم بکثرت پڑھے گا۔ ہاتھ آنکھوں پر ملے گا۔ وہ اہل معرفت کا مرتبہ پائے گا۔ اور معارف و اسرار پر ظاہر ہوں گے۔

## یَا بَدِیْعُ
اے چیزوں کے پیدا کرنے والے

جلالی ۸۶

خاصیت۔ جس کو کوئی غم پیش آئے وہ ستر ہزار مرتبہ پڑھے اور ایک روایت کے مطابق ایک ہزار مرتبہ یا بدیع السموات والارض پڑھے تو مہم سر انجام ہوگی۔ اگر باوضو قبلہ رخ ہو کر اس قدر پڑھے کر سو جائے۔ تو خواب میں اسے کچھ ملے گا۔

## یَا بَاقِیُ
اے ہمیشہ باقی رہنے والے

جلالی ۱۱۳

خاصیّت۔ جو شخص جمعہ کی رات کو سو مرتبہ پڑھے اس کے تمام عمل قبول ہو جائیں۔ اگر ہفتے کے دن دشمن کی مقہوری کی نیت سے سو مرتبہ پڑھے تو اس کا دشمن مطیع ہو۔ اور فرمانبردار ہو جائے گا۔

## یَا وَارِثُ
اے خلقت کی فنا کے بعد قائم رہنے والے

جمالی ۷۰۷

خاصیت۔ جو شخص طلوع آفتاب کے وقت اس اسم کو سو مرتبہ پڑھے گا۔ اسے کوئی رنج نہ ہوگا۔ اور جو اسے ہمیشہ پڑھتے رہے گا۔ اس کے سارے کام درست ہو جائیں گے۔ اور ہمیشہ امن و امان میں رہے گا۔

## یَا رَشِیْدُ
اے جہاں کے راہنما

جمالی ۵۱۴

خاصیّت۔ جو شخص کسی کام کی تدبیر نہ سوچ سکے وہ نماز مغرب کے بعد سونے تک ہزار مرتبہ یہ اسم پڑھے جو کچھ اس کے حق میں بہتر ہوگا۔ اس پر ظاہر ہو جائے گا۔ اگر کوئی اس اسم کو ہمیشہ پڑھے گا۔ تو اس کے سارے کام ہی خود بخود سر انجام ہوتے رہیں گے۔

## یَا صَبُوْرُ
اے بردبار

جلالی ۲۹۸

خاصیّت۔ جسے کوئی رنج مصیبت، درد یا مشقت پیش آئے۔ وہ تینتیس ۳۳ مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ اسے دلی اطمینان حاصل ہوگا۔ اگر آدھی رات کو زوال کے وقت پڑھا کرے تو دشمنوں کی زبان بندی کے لئے مفید ہوگا۔



بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ

اہل جہان کیلئے ہم نے تجھے باعث رحمت بنا کر بھیجا!

اے طالب! سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے تمام اسماء کا ورد گنجینۂ سعادت ہے۔ اس کا پڑھنے والا ہمیشہ خوش حال رہتا ہے۔ انسان ضعیف البیان سے ان اسمائے شریف کے فضائل کا بیان ہونا محال ہے۔ دونوں جہان کی سعادت حاصل کرنے کے لئے یہی ورد وظیفہ کافی ہے کہ یہ پڑھتا رہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ مِنْ اِسْمُہٗ سَیِّدِنَا

| خاصیت | معنی / عدد | اسم |
|---|---|---|
| خاصیت۔ جو شخص ہر روز چار سو مرتبہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ پڑھے ظاہر باطن میں غنی ہو جائے۔ | تعریف کیا گیا ۹۲ | مُحَمَّدٌ |
| خاصیت۔ جو شخص ہر روز سو مرتبہ پڑھے خلقت اس پر مہربان ہو جائے۔ | تعریف کیا گیا ۹۸ | مَحْمُوْدٌ |
| خاصیت۔ جو شخص ہر روز سو مرتبہ پڑھے خلقت اس کی مطیع ہو جائے۔ | سراہا گیا ۵۳ | اَحْمَدٌ |
| خاصیت۔ اسکے پڑھنے والا ہمیشہ خوش رہتا ہے اور قیامت کے دن تعریف کرنے والوں میں اس کا حشر ہوگا | حمد کرنے والا ۵۳ | حَامِدٌ |
| خاصیت۔ جو شخص ہر روز پڑھے گا اس کا دل نورانی ہو جائے گا۔ | صاحب نورانیت ۲۶۴ | سِرَاجٌ |
| خاصیت۔ جو شخص ہر روز چالیس مرتبہ پڑھے گا۔ دولت پائیگا۔ اور خلقت کی نگاہوں میں عزیز ہو جائے گا | سب سے پیچھے آنیوالا ۱۷۳ | عَاقِبٌ |
| خاصیت۔ جو شخص ہر روز چالیس مرتبہ پڑھے گا۔ دولت پائے گا۔ اور معزز ہو جائے گا۔ | روشن کرنے والا ۳۰۰ | مُنِیْرٌ |
| خاصیت۔ جو شخص ہر روز دس مرتبہ پڑھے گا اسکا علم زیادہ ہوگا۔ اور دونوں جہان کی امیدیں بر آئینگی | بانٹنے والا ۲۰۱ | قَاسِمٌ |

| مَاحٍ | بدعت کو نابود کرنیوالا | ۴۹ | خاصیت:۔ جو شخص اس اسم کو مع درود شریف پڑھے گا۔ خلقت اس کے مطیع ہو جائے گی۔ |
|---|---|---|---|
| دَاعٍ | ندا کرنے والا | ۷۵ | خاصیت:۔ جو شخص اس اسم کو مع درود شریف ورد بنائیگا۔ خلقت اس کی فرمانبردار ہو گی۔ |
| بَشِیْرٌ | خوشخبری دینے والے | ۵۱۲ | خاصیت:۔ جو شخص اس اسم کو پڑھے گا۔ اس کا دل روشن اور منور ہو جائے گا۔ |
| رَسُوْلٌ | بھیجا ہوا | ۲۹۶ | خاصیت:۔ جو شخص اس اسم کو ہمیشہ پڑھے گا۔ اسے ہدایت کا خزانہ ملے گا۔ |
| ہَادٍ | رہنما | ۱۰ | خاصیت:۔ جو شخص اس اسم کو ہمیشہ پڑھے گا وہ ابدی بشارت کا امیدوار بنے گا۔ |
| حَاشِرٌ | روز حشر جمع کرنیوالا | ۵۰۹ | خاصیت:۔ جو شخص اس اسم کا ورد کرے گا۔ وہ حشر نشر کے خوف سے امن میں رہے گا۔ |
| فَاتِحٌ | کھولنے والا | ۴۸۹ | خاصیت:۔ جو شخص اس اسم کا ورد کرے گا اسے دین و ایمان کی تقویت حاصل ہو گی۔ |
| نَذِیْرٌ | ڈرانے والا | ۹۶۰ | خاصیت:۔ جو شخص ہر روز سو مرتبہ پڑھے گا۔ وہ کبھی محتاج نہ ہو گا۔ |
| نَبِیٌّ | خبر دینے والا | | خاصیت:۔ جو کوئی ہزار بار پڑھے گا۔ انکشاف اسرار الٰہی ہو۔ |
| مُنْتَہِیْ | انتہا کو پہنچا ہوا | ۵۰۵ | خاصیت:۔ جو شخص اس اسم کو کثرت سے پڑھے گا۔ اس کا انجام نیک ہو گا۔ |
| خَلِیْلٌ | دوست | ۶۷۰ | خاصیت:۔ جو شخص رات کے وقت دس مرتبہ پڑھے گا۔ خواب بد نہ دیکھے گا۔ |
| وَلِیٌّ | مالک | ۴۶ | خاصیت:۔ جو شخص اس اسم کو بکثرت پڑھے گا۔ وہ ثواب دارین سے مالامال ہو جائے گا۔ |

| اسم | معنی | عدد | خاصیت |
|---|---|---|---|
| حَمِیْدٌ | نیک خصلت | ۶۲ | خاصیت ۔ اس اسم مبارک کا پڑھنے والا نیک خصلت ہو جائے گا۔ |
| نَصِیْرٌ | مددگار | ۳۵۰ | خاصیت ۔ جو شخص سفر کے وقت اس اسم کو پڑھے گا۔ وہ جلدی سفر طے کرے گا۔ |
| یٰسٓ | اے سیّد البشر | ۷۰ | خاصیت ۔ جو شخص آدھی رات کو ننگے سر پڑھے گا۔ مراد پائے گا۔ |
| طٰہٰ | طالب ہدایت | ۱۴ | خاصیت ۔ جو شخص نیا لباس پہنتے وقت پڑھے گا برکت زیادہ ہوگی۔ |
| مُزَّمِّلٌ | گودڑی پوش | ۱۱۷ | خاصیت ۔ جو شخص اس اسم کو مغرب کے وقت پڑھے گا۔ غنی ہو جائے گا۔ |
| مُدَّثِّرٌ | بدن پر لحاف لپیٹنے والے | ۷۵۴ | خاصیت ۔ جو شخص اس اسم کا ورد کرے گا شیطان ہرگز اس کے پاس نہ آئے گا۔ |
| حَبِیْبٌ | دوست | ۶۲ | خاصیت ۔ جو شخص یا حبیب کا ورد کرے گا اس کی مشکلیں حل ہو جائیں گی۔ |
| کَلِیْمٌ | کلام کرنے والا | ۱۰۰ | خاصیت ۔ جو شخص ہر روز سو مرتبہ پڑھے گا۔ صاحب دولت ہو جائے گا۔ |
| مُصْطَفٰی | چن لیا گیا | ۲۲۰ | خاصیت ۔ جو شخص ہر روز سو مرتبہ پڑھے گا۔ اسے عبادت کی توفیق حاصل ہوگی۔ |
| مُرْتَضٰی | قبول کرنے والا | ۱۴۵۰ | خاصیت ۔ جو شخص عصر کے وقت سو مرتبہ پڑھے گا۔ وہ آفتوں اور فتنوں سے بچا رہے گا۔ |
| مُخْتَارٌ | اختیار دیا گیا | ۱۴۱۲ | خاصیت ۔ جو شخص اس اسم کو پڑھے گا عنایت ایزدی سے مسرور ہوگا۔ |
| قَائِمٌ | قائم رکھنے والا | ۱۴۱ | خاصیت ۔ جو شخص آدھی رات کو ہزار مرتبہ پڑھے گا۔ باران رحمت نازل ہوگی۔ |

| اسم | معنی | عدد | خاصیت |
|---|---|---|---|
| مُصَدِّقُ | سچ مانا گیا | ۲۳۴ | خاصیت ہے۔ جو شخص سرخروگی کے لئے طلوعِ آفتاب کے وقت پڑھے۔ مقصود حاصل کرے۔ |
| حُجَّۃُ | دلیل | ۱۱۴ | خاصیت ہے۔ جو شخص حجۃ اللہ کا وظیفہ کرے گا اس کا دل مضبوط ہو جائے گا۔ |
| بَیَانُ | باطن کو ظاہر میں لانیوالا | ۶۳ | خاصیت ہے۔ اس اسم کا پڑھنے والا صاحب بیان تفسیر ہو جائے گا۔ |
| حَافِظُ | نگاہ رکھنے والا | ۹۸۹ | خاصیت ہے۔ جو شخص ہر روز سو مرتبہ پڑھے گا۔ اسے عشق حاصل ہوگا۔ |
| شَهِیدُ | گواہ | ۳۱۹ | خاصیت ہے۔ جو شخص مسواک کرتے وقت پڑھے گا۔ اس کے دانت ٹھیک رہیں گے۔ |
| عَادِلُ | عدل کرنے والا | ۱۰۵ | خاصیت ہے۔ جو شخص ہر روز سو مرتبہ پڑھے گا۔ ساری خلقت اسے نیک نام کہے گی۔ |
| حَلِیمُ | بردبار | ۸۸ | خاصیت ہے۔ جو شخص اس اسم کو پڑھے گا۔ خواب میں نہ ڈرے گا۔ |
| نُورُ | اہل روشنی | ۲۵۶ | خاصیت ہے۔ جو شخص اس اسم کو پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے دل کو روشن کرے گا۔ |
| مَتِینُ | استوار کار | ۵۰۰ | خاصیت ہے۔ جو شخص ذوالقوۃ المتین ہر روز سو مرتبہ پڑھے گا۔ نسیان سے امن میں رہے گا۔ |
| بُرهَانُ | دلیل | ۲۵۸ | خاصیت ہے۔ جو شخص ہر روز سو مرتبہ پڑھے گا۔ بخشا جائے گا۔ |
| مُطِیعُ | اطاعت کرنیوالا | ۱۲۹ | خاصیت ہے جو شخص اس اسم کو پڑھے گا بخشا جائے گا۔ |
| ذَاکِرُ | ذکر کرنے والا | ۲۹۱ | خاصیت ہے۔ جو شخص ہر روز گیارہ بار پڑھے گا۔ صاحب مال و نعمت ہو جائے گا۔ |

| اسم | معنی / عدد | خاصیت |
|---|---|---|
| اَمِیْنٌ | امانت دار ۱۰۱ | خاصیت :- جو شخص اکتالیس مرتبہ پڑھے گا۔ ذلیل نہ ہوگا۔ |
| وَاعِظٌ | نصیحت کرنیوالا ۹۷۷ | خاصیت :- جو شخص ماہ رمضان میں ہر روز پڑھے گا اس کی عبادت قبول ہوگی۔ اور ثواب زیادہ ہوگا |
| صَاحِبٌ | سردار ۱۰۱ | خاصیت :- جو شخص ہر روز بیمار پڑھے گا۔ صحت پائے گا۔ |
| نَاطِقٌ | کلام کرنے والا ۱۶۰ | خاصیت :- جو شخص ہر روز دس مرتبہ پڑھے گا اس پر خنجر اور تلوار کا اثر نہ ہوگا۔ |
| مَکِیْنٌ | مکان رکھنے والا ۱۲۰ | خاصیت :- جو شخص ہر روز دس مرتبہ پڑھے گا۔ اس کی بینائی تیز ہوگی۔ |
| مَدَنِیٌّ | مدینے کا رہنے والے ۴۱۰ | خاصیت :- جو شخص نو مرتبہ پڑھ کر زخم پر دم کرے۔ انشاء اللہ شفا پائے۔ |
| یَتِیْمٌ | جس کا والد فوت ہوگیا ۶۰۴ | خاصیت :- جو شخص نو مرتبہ پڑھ کر زخم پر دم کرے انشاء اللہ شفا پائے۔ |
| غَرِیْبٌ | مقرر کرنے والا ۱۲۱۲ | خاصیت :- جو شخص چالیس مرتبہ پڑھ کر کتے پر پھونکے وہ پھر نہ بھونکے گا۔ |
| حَرِیْصٌ | دین کی حرص کرنیوالا | خاصیت :- جو شخص پیٹ کے درد کے لئے دس مرتبہ پانی پر دم کرکے دیگا۔ صحت پائیگا۔ |
| قُرَیْشِیٌّ | قریشی لقب نسب ۶۴۰ | خاصیت :- یہ اسم نبی ہے۔ ایک سو مرتبہ پڑھ کر تعویذ لازم رکھا جائے دھوکا نہ دے۔ دیانتدار رہے۔ ایک سو مرتبہ پڑھ کر عدالت میں حاضر ہو۔ تو فیصلہ اپنے حق میں ہو۔ |
| هَاشِمِیٌّ | ہاشمی نسب ۳۵۶ | خاصیت :- یہ اسم بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا جان کا ہے۔ |
| صَادِقٌ | سچ کہنے والا ۹۵ | خاصیت :- جو شخص ہر روز دس مرتبہ پڑھے گا۔ اس کی بینائی تیز ہوگی۔ |

| اسم | معنی | عدد | خاصیت |
|---|---|---|---|
| تہامیؒ | اہل تہامہ | ۵۶۴ | خاصیت :- اس کے پڑھنے سے ذوق و شوق حاصل ہوتا ہے۔ |
| حجازیؒ | ساکن عرب | ۲۹ | خاصیت :- چونکہ یہ اسم نسبتی ہے اسکے پڑھنے والے کو صاحب اسم سے نسبت پیدا ہو جائے گی۔ |
| اُمیؒ | عالم بے تعلیم | ۵۶ | خاصیت :- جو شخص اس اسم کو بکثرت پڑھے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی محبت کا اس پر غلبہ ہوگا۔ |
| عزیزؒ | غالب ہمت | ۹۴ | خاصیت :- جو شخص اس اسم کو ہمیشہ پڑھے گا۔ خلقت اس پر مہربان ہوگی۔ |
| رحیمؒ | مہربان | ۲۵۸ | خاصیت :- جو شخص اس اسم کو ہمیشہ پڑھے گا۔ اس پر رحمت حق طاری ہوگی۔ |
| رؤفؒ | مہربان | ۲۸۶ | خاصیت :- جو ہر روز ہزار مرتبہ پڑھے گا اس کے دشمن بھی دوست ہو جائیں گے۔ |
| جوادؒ | بخشش کرنیوالا | ۱۴ | خاصیت :- جو شخص ہر روز سو مرتبہ دائم الجواد پڑھے گا۔ دولت مند ہو جائے گا۔ |
| فتاحؒ | کھولنے والا | ۴۸۹ | خاصیت :- جو شخص اس ہمیشہ ہمیشہ پڑھے گا تو اپنی مراد سے مطلع ہو جائے گا۔ |
| عالمؒ | جاننے والا | ۱۴۱ | خاصیت :- اگر ہر روز یا عالم الغیب علمی پڑھے گا۔ تو اپنی مراد سے مطلع ہو جائے گا۔ |
| طاہرؒ | پاک | ۲۱۵ | خاصیت :- جو شخص ہمیشہ پڑھے گا۔ اس کا دل پاک اور طینت صاف ہو جائے گی۔ |
| شفیعؒ | سفارش کرنیوالا | | خاصیت :- جو شخص ہر روز یا شفیع المذنبین مع درود پڑھے گا۔ اجر عظیم پائے گا۔ |
| مُبلغؒ | حق پہنچانے والا | | خاصیت :- جو شخص ہر روز اس اسم کو مع درود شریف پڑھیگا خوش رہے گا۔ |

| | | |
|---|---|---|
| شافِعُ | شفاعت کرنیوالا ۴۸۱ | خاصیت: جو شخص ہر روز سو مرتبہ یا شافع الامۃ پڑھے گا۔ آخرت کے غم سے نجات پائے گا۔ |
| شَکُورُ | شکر کرنے والا ۵۲۶ | خاصیت: جو شخص اس اسم کو ہمیشہ پڑھے گا۔ دولت مند اور روشن ہو جائے گا۔ |

جو شخص ان اسمائے مبارک کا وظیفہ کرنا چاہے۔ اسے لازم ہے کہ اوّل و آخر درود پڑھے کیونکہ بزرگوں کا یہی دستور چلا آیا ہے۔ ورنہ کام میں فتور پڑے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری سے مشرف ہونے کے لئے یہ ترکیب ہے۔ کہ جمعرات کو دو رکعت نماز ادا کرے۔ اس طرح کہ ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد پچیس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے۔ اور سلام کے بعد ہزار بار یہ درود پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ۔ اور سو جائے۔ انشاء اللہ تعالےٰ زیارت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہوگا۔

نیز منقول ہے کہ جو شخص جمعے کے دن یہ درود شریف ہزار بار پڑھے گا۔ رات کو زیارت سے مشرف ہوگا۔ اگر ایک دفعہ نہ ہو تو پانچ جمعے تک متواتر کرے۔ ضرور بالضرور زیارت سے مشرف ہوگا۔ مجرب ہے۔

پس حیف ہے۔ اس مسلمان پر جو ایسی سعادت سے غفلت کرے۔ یہ راہ جان کے پاؤں سے چل کر طے ہوتی ہے۔ اور اس پر جان و مال اور دونوں جہان صدقے ہیں۔ اس کے حاصل کرنے سے ایمانی نور حاصل ہوتا ہے۔ شیطان پر غالب آتا ہے۔ اور نفس کو مطیع کر لیتا ہے۔ واضح رہے کہ جس شخص کے وجود میں اسم اللہ ذات یا باری تعالےٰ کے نود نہ نام یا کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ یا اسم محمدؐ سرور کائنات یا اسم اسم حضرت ابوبکرؓ۔ یا حضرت عمرؓ یا اسم حضرت عثمانؓ یا اسم حضرت علی کرم اللہ وجہہ یا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے حروف اثر کریں۔ تو اسے جمعیت بخشتے ہیں۔ اور وہ لا یحتاج ہو جاتا ہے۔ اور معرفت سے مشرف اور مقرب الٰہی بن جاتا ہے۔ اس کے ہفت اندام، قلب، قالب۔ کھانا پینا۔ سونا جاگنا سب نور ہو جاتے ہیں۔ خود روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔ اگر ایسا شخص دوزخ میں آئے تو اس کے نور کے سبب دوزخ جل کر راکھ بن جائے۔ ایسے اہل دیدار جب بہشت میں آئیں گے

تو حور و قصور ان کی نگاہوں میں بمنزلہ خار ہوں گے۔

یہ مراتب ان عاشقوں کے ہیں۔ جو صرف ذات حق کے متلاشی ہوتے ہیں۔ اور ہمیشہ محو حق ہوتے ہیں۔ یہاں پر عاشق و معشوق اور عشق ایک ہو جاتے ہیں۔ یہاں پر جب وصل کی ہی گنجائش نہیں تو ہجر کا کیا دخل!

نقشہ ولایت و ہادی ہدایت لانہایت حسب ذیل ہے۔

| | |
|---|---|
| اللہ جل شانہٗ | محمد صلی اللہ علیہ وسلم |
| ابوبکر رضی اللہ عنہ | عمر رضی اللہ عنہ |
| عثمان رضی اللہ عنہ | علی کرم اللہ وجہہٗ |

اگر طالب پہلے ہی دن حضوری معرفت اور نور میں غرق ہو جانا چاہئے۔ تو مرشد یکبارگی جمعیت کل اور ابتدا اور انتہا کی خبر کا طالب ہو۔ تو مرشد کامل کو چاہئے۔ کہ اسم اللہ ذات یا نقش دائرہ سے سارے مطلب اسے یا تشریح دکھا دے۔ علم حضوری سے حضور بخشے۔ اور علم نور سے نور۔ اور تمام باریکیوں سے اسے نکال دے۔

قولہٗ تعالیٰ۔ اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ط

جو ایمان لائے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کا دوست ہے۔ اور ان کو تاریکیوں سے نکال کر نور کی طرف لے جاتا ہے۔

عارف فنافی اللہ نورانی اور عالم باللہ سیرانی۔ علم ستر سے تین پردے ہٹا دیتا ہے۔ اور سر سے قدم تک سارے جسم کو نور بنا دیتا ہے۔ یہ مراتب اس شخص کے ہیں۔ جو "ہمہ اوست" اور "مغز و پوست" ہو۔ تجھے ہمیشہ ہشیار رہنا چاہئے۔ اگر تیری آنکھیں ہیں تو دیدار کر اور اگر نہیں تو طلب کر۔ بیدین لوگ دنیا مردار کی تلاش کیا کرتے ہیں۔ یاد رکھو۔ دنیا ہی ایسی چیز ہے۔ جو بندے اور اللہ تعالےٰ کے درمیان بمنزلہ حجاب ہے۔ اگر ساری مصیبتوں اور آفتوں کو ایک مکان میں جمع کیا جائے۔ تو ان سب کی چابی ہی دنیا ہے۔ یہ صرف کمینی ہی نہیں بلکہ دھوکا دیتی ہے۔ دونوں جہان ذکر الٰہی کے سوا ملعون ہیں۔

جن اولیاء اللہ کا تصرف بے شمار غیبی خزانوں پر ہے۔ اس کی قید میں مشرق مغرب

تک کی ہر ایک چیز ہے۔ ولی اللہ ظل اللہ ہوتا ہے۔ قادری عارف اور فقیر کے واسطے یہ مرتبہ بالکل آسان ہے۔ وہ جمعیت کیلئے کوئی کام نہیں کرتا۔ کیونکہ ایک دم کی حضوری سے خدا ہزار بادشاہیوں سے بہتر ہے۔ ؎

بادشاہاں از غلاماں شد غلام　　زانکہ من دارم حضوری حق مدام

بادشاہ بننا ذلت ہے۔ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ۔

فقیر کو عزت کا مرتبہ حاصل ہے۔ کیونکہ فقر میں معرفت ہوتی ہے۔ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ

حدیث ۔ حُبُّ الْفُقَرَآءِ وَالْمَسَاكِيْنِ مِنْ اَخْلَاقِ الْمُرْسَلِيْنَ وَمَجَالِسُهُمْ مِنْ اَخْلَاقِ الْمُتَّقِيْنَ وَالْفِرَارُ مِنْهُمْ مِنْ اَخْلَاقِ الْمُنَافِقِيْنَ ۔ فقیروں اور مسکینوں سے محبت کرنا مرسلوں کا اخلاق ہے۔ اور ان کا ہمنشین بننا متقیوں کا کام ہے۔ اور ان سے بھاگنا منافقوں کا فعل ہے +

واضح رہے کہ سمندر کے کنارے یا اولیاء اللہ کی قبر پر تنہا شاہسوار غالب اولیاء الیسی دعوت پڑھتا ہے۔ کہ دونوں جہان کو ہلا دیتا ہے۔ چنانچہ انبیاء اور اولیاء اللہ کی تمام روحیں حیرت دم میں پڑ جاتا ہے۔ اور تمام مؤکل فرشتے عبرت میں آجاتے ہیں۔ اور اٹھارہ ہزار عالم اس کی قید میں آجاتے ہیں۔ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مع صحابہ کبار رضؓ امام حسنؓ وحسینؓ اور حضرت شاہ محی الدین رضی اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین سب کے سب پڑھنے والے سے علانیہ مصافحہ کرتے ہیں۔ اور اس کی ہر مشکل کو حل کرتے ہیں۔ اگر دعوت پڑھنے میں فرشتہ مؤکل ظاہر ہو۔ تو سمجھو کہ اس نے ٹھیک ٹھیک توجہ سے دعوت نہیں پڑھی ؎

باہو مرد را منصب بود اہل تمام　　دعوت از دم برآید شد تمام

کامل عامل اس قسم کی دعوت پڑھتا ہے۔ کہ اسی دم دشمن کو فنافی النار کر دیتا ہے۔ اہل دعوت کا دم سانپ کے دم کی طرح ہے کہ ایک دم میں فناہ کر دیتا ہے ۔

کامل قادری ایسے دم سے محرم ہے۔ اس ایک دم سے تمام جہان کو طے کر لیتا ہے۔ جیسا کہ حاکم کا حکم تمام روئے زمین پر پھیل جاتا ہے۔

کامل قادری کی نگاہ لاریبی خزانوں پر ہوتی ہے۔ اسے روزی کے لئے کسی محتاہ کا محتاج نہیں ہونا پڑتا۔ جو فقراء تخت کے لئے باعث زینت ہیں۔ پہلے ان کی آزمائش تصرف جہان سے کی جاتی ہے۔

حدیث ۔ اِنَّ اللّٰہَ یُجَرِّبُ الْمُؤْمِنِیْنَ بِالْبَلَآءِ کَمَا یُجَرِّبُ الذَّھَبَ فِی النَّارِ ۔ بے شک اللہ تعالےٰ مومنوں کی آزمائش مصیبت سے اسی طرح کرتا ہے جس طرح سونے کی آزمائش آگ سے کی جاتی ہے ۔

جو پیر و مرشد خود کامل ہے ۔ اس کا شاگرد یا طالب یا مرید خود ہی اہل ولایت غوث قطب یا ابدال یا اوتار کا مرتبہ حاصل کرے گا ۔

جو شخص واصل ہے ۔ وہ ظاہری باطنی تصرّف حاصل کرتا ہے ۔ جیسے جملہ مجمل اور مجموعہ جمعیت یا اوتار کا مرتبہ حاصل کرے گا ۔

ظاہر تصرف تو یہ ہے کہ پہلے الٰہی خزانوں کی نقد و جنس نظر کی تاثیر سے بخشنے اور علم کیمیا اور علم دعوت تکسیر عنایت کرے ۔ کیونکہ جو مطلق فقیر ہے ۔ وہ ظاہر میں لا احتیاج ہوتا ہے ۔ اور تصرف باطنی سے حساب گاہ یوم الحشر کا تماشا کرتا ہے ۔ اور دن رات وہ مقام اس کے پیش نظر رہتا ہے ۔ اور ہر وقت درد کے مارے آہ و بکا کرتا رہتا ہے ۔ اس کی جان جل کر کباب ہو جاتی ہے ۔ اور اس کی آنکھوں سے خون جاری ہوتا ہے ۔

نیز اس مقام پر دنیا کے تماشے کا تصرّف حاصل ہوتا ہے جس کے ذریعے ملک سلیمانی زبانی پر قابض ہو سکتا ہے ۔ اور تماشائے عقبیٰ کا تصرّف بھی حاصل ہوتا ہے ۔ جس میں حور و قصور اور بہشتی نعمتیں اور میوے شامل ہیں ۔

مرشد اپنے صادق طالب کو یہ چاروں مقام اور چاروں تصرّف دیتا ہے ۔ اور ہر تصرّف میں جمعیت نفس اور زبان پر تصرّف حاصل ہوتا ہے ۔

ان مذکورہ بالا تصرّفات میں چار لذّتیں ہیں ۔

اوّل ۔ طرح طرح کے کھانوں کی لذّت ۔

دوم ۔ عورت سے جماع کرنے کی لذّت ۔

سوم ۔ حکم حکومت کی لذّت

چہارم ۔ علم بے مطالعہ

اور معرفت کی لذّت ۔

لیکن یہ چاروں لذّتیں کم نجبت اور کم طالع کی قسمت میں ہوتی ہیں۔ اس قسم کا تصرّف ناقص ہے، بلکہ یہ چاروں تصرّفات نفس کی نوشں وقتی ہے۔ اور طالب اللہ کے لیے یہ چاروں مردار ہیں۔

پانچواں تصرف معرفت الٰہی اور پانچویں لذّت دیدار ہے۔ جو کہ دنیا اور بہشت دونوں سے بہتر ہے۔

کامل کا تصرف باطن کو ہدایت بخشتا ہے۔ اور اسے لاانتہا تجربہ ہوتا ہے، ہر وقت مرتبہ، تصرف لذت، حساب گاہ، قبر، پل صراط، بہشت آنحضرت ؐ کے دست مبارک سے شرابًا طہورا کا ساغر۔ قبر سے اٹھنے، اسرافیل کے کرنا پھونکنے اور ترازو وغیرہ کا تماشا دیکھتا ہے۔ اور ہمیشہ اولیاء اور انبیاء کا ہمجلیس ہوتا ہے۔ اسی کو جمعیّت باطنی کہتے ہیں جس شخص کو اس قسم کا اختیار اور تصرف حاصل نہیں وہ فقیر ہی نہیں ہے۔

وہم خلق انبیست جثہ در قبر ۔۔۔ جثّہ را با خود بَرد صاحب نظر
گاہ در توحید با مصطفےٰ ؐ ۔۔۔ عارفاں را جثّہ قدرت الٰہ
گاہ بالا عرش وگاہے در قبر ۔۔۔ جثّہ سر است نورے سر بسر
اولیاء را قبر جنت خانہ ۔۔۔ ہر کہ محرم نیست زاں بیگانہ
جثہ نوری نباشد زیر خاک ۔۔۔ معرفت توحید اللہ راز پاک
از قبر بیروں بر آید اولیاء ۔۔۔ ہم سخن با تو شود ہر از خدا
میدہد آگاہ ز الہام ودلیل ۔۔۔ روح را پیغام روشن با خلیل
ہر کہ را چشم است مے بیند حضور ۔۔۔ کے بہ بیند کور چشم بے شعور
ہر کہ مرشد را نیابد در جہاں ۔۔۔ از قبر عارف شود صاحب عیاں
اولیاء حاضر شود در ہر مقام ۔۔۔ مے بود حاضر بگفتن اسم نام

باھُو روحانی مکانے لامکاں
نور حاضر نور شد بے جسد وجاں

جس کے یہ مراتب ہوں۔ اس کے لیے زندگی اور موت برابر ہے۔ بلکہ نورانی جسم لامکان میں اللہ تعالےٰ کے دیدار سے مشرف ہوتا ہے۔ اور اس قسم کی حضوری حاصل ہوتی ہے۔

کہ زندگی اور موت کا خیال ہی نہیں آتا۔ یہ سارے مراتب "ہمہ اوست در مغز و پوست" کے ہیں
اللہ بس ماسوائے اللہ ہوس ؛
واضح رہے کہ قبر پر دعوت تیغ برہنہ وہی پڑھتا ہے، جو صاحب توفیق حضور ہو۔ اگر احمق
پڑھے گا تو ضرور بالضرور رجعت میں آکر دیوانہ ہو کر مرے گا۔

باہو دعوتے بر قبر خواند شہسوار — دست دارد تیغ مثل ذوالفقار
عامل و کامل شود صاحب کرم — اہل روحانی بود آں راچہ غم

اگرچہ رجعت قبر لادوا ہے۔ لیکن کامل عامل اور صاحب قرب فقیر کی توجہ، لادوا کی دعوا ہے۔

# شرح علم دعوت

جو صاحب درد ہے۔ وہی مرد خدا ہے۔ اور کامل کی توجہ بے مثل ہے۔ دل وہی ہے۔ جو
مردان خدا کی تاب سے آب ہو جائے۔ نہیں تو پانی اور مٹی کا ایک لوتھڑا ہے۔ تسبیح زاہد
کے شور کا انڈا اگرچہ مقبول ہے۔ لیکن رندوں کے درد آلودہ دل کی صفائی اور ہی ہے ؛

عامل و عامل صاحب دعوت کی دو حالتیں ہوا کرتی ہیں۔ ظاہر میں تو زبان سے ورد و وظائف
پڑھتا ہے۔ اور باطن میں اسے معرفت الہیٰ اور وصال ہوتا ہے۔ جو اہل دعوت اس صفت سے
موصوف نہیں۔ وہ رجعت میں پڑھتا ہے۔ اور دعوت کا پڑھنا اس کے لیے وبال اور
زوال بن جاتا ہے ؛

عامل صاحب دعوت کے دو منصب اور مراتب ہیں۔ ایک قبور پر بانصرّف دعوت
کا پڑھنا۔ دوسرے اسم اللہ ذات کی حضوری سے تصوّر کا جاننا۔ نیز اس کے ساتوں اعضا
پر نور رہتے ہیں۔

اس قسم کا عامل کامل ظاہر میں سورۂ مزّمل سے ورد زبان رکھتا ہے۔ اور باطن میں اپنے تئیں
مجلس محمدیؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہنچاتا ہے۔

علم دعوت کا پڑھنے والا دو حکمتوں سے خالی نہیں یا تو
ایک ہفتے میں مشرق سے مغرب تک اور جنوب سے شمال
تک ہر ایک ملک اور سلطنت کو اپنے

قبضے میں لاتا ہے۔ یا تمام جہان کو گھیر لیتا ہے۔

کامل صاحب دعوت کے دو گواہ ہیں۔ عظیم اور مشکل۔ اور دو علم ہیں۔ ایک میں مرد شہسوار ہاتھ میں تیغ برہنہ ذوالفقار رکھتا ہے۔ دوسرے میں عارف باللہ بنتا ہے۔ جو شخص اس طرح سے علم دعوت پڑھے گا۔ اس کے لئے شروع ہی میں مؤکل فرشتہ سونا اور مہر یا اس طرح برسائے گا۔ جیسے بارش جس سے پڑھنے والا ساری عمر کے لئے محتاج نہیں رہے گا۔

اس قسم کے علم دعوت کو تصرف عوام کہتے ہیں۔ اس میں علم دعوت کا عالم جس قدر چاہے تصرف کر سکتا ہے۔ یہ فقیر لایحتاج کا ابتدائی مرتبہ ہے۔ نہ کہ ان فقیروں کا جو دروازوں پر بھیک مانگا کرتے ہیں۔ جو اصل فقیر ہے۔ وہ خود جمعیت بخشش ہے۔ اور اس کا دل غنی اور قوی ہوتا ہے۔ اور وہ خود حضوری میں صاحب نظر ہوتا ہے۔ اس کے قبضے میں اللہ تعالیٰ کے خزانے ہوتے ہیں۔ لیکن اپنے لئے وہ ایک درہم بھی لینا جائز نہیں سمجھتا۔ نیز عامل دعوت کے دو عمل ہیں۔ ایک تصور توفیق۔ دوسرے تصور تحقیق۔

دعوت کے عالم بھی ہوتے ہیں اور عامل مکمل بھی ہوتے ہیں۔ اور اکمل بھی۔ علم دعوت کے جامع دو عمل ہوتے ہیں۔ ایک نیت دوسری نماز۔

دعوت کا عامل وہ ہے کہ جو شروع علم دعوت میں بذریعہ ورود وظائف روئے زمین کا ولی بنجائے۔ اور جسے شروع ہی میں مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب تک کی چابیاں صاحب ولایت لاکر دیں۔ اور ایک ہی ہفتے میں ساری دنیا اپنے قبضے میں لے آئے۔ اس پر تعجب نہ کرنا بلکہ یقین جانو کہ ایسا ہی ہوتا ہے۔

وہ کونسا علم اور عمل ہے۔ جس کے ذریعے پہلے ہی روز ہر ایک چیز پر غالب آسکتے ہیں۔ وہ علم توحید تبصور حضور توفیق اور تصرف فنور تحقیق ہے۔

پس معلوم ہوا کہ اگر ساری عمر کتابوں تفسیروں اور مسائل کا مطالعہ کرتے رہیں تو بھی نفس رام نہیں ہوتا۔

واضح رہے کہ ورد و وظائف، ذکر فکر۔ اور مراقبہ لشکر جمع کرنے اور گنج تصرّف سے بڑھ کر فقیر کامل کی ایک توجہ ہے۔ کیونکہ اس ایک توجّہ سے اللہ تعالےٰ کی حضوری اور قرب حاصل ہوتا ہے۔ اور جس کا سلسلہ قیامت

تک قائم رہتا ہے ؛

اب یہ دیکھنا چاہئے کہ کامل توجہ کیا ہے۔ اور صاحب توجہ علم کا عامل کون ہے۔ سو واضح رہے کہ علم کا عامل ہونا چاہئے نہ کہ حامل (اٹھانیوالا) چنانچہ حدیث میں مذکور ہے۔ اَلْعِلْمُ لِلْعَمَلِ لَا لِلْبَحْثِ وَلَا لِلتَّفَرُّجِ۔ علم عمل کی خاطر ہوتا ہے۔ نہ کہ بحث اور سیر کی خاطر ؛

واضح رہے کہ علم دعوت میں دل اور دم ہمیشہ پروردگار کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ مخلوق کی طرف رجوع رکھنے سے کیا فائدہ۔ اولیاء اللہ جیاں بلب ہوتے ہیں۔ لیکن اہل دنیا کے دروازے پر نہیں گئے۔ اگر گئے بھی ہیں۔ تو ان کا جانا حکمت سے خالی نہیں۔ جو شخص قرب الٰہی کے احوال سے بے خبر ہے۔ خواہ عالم بھی ہو تو بھی جاہل ہے۔ یہ راہ بیناپن نہیں بلکہ حضوری احوال ہے۔ غنی اگر سوال کرے تو اس کے لئے حلال ہے۔ کیونکہ غنایت کے سبب باجمعیت ہے۔ اگر مفلس سوال کرے تو اس کے لئے حرام ہے۔ بلکہ ایسا کرنے سے وہ کافر اور مشرک ہو جاتا ہے ؛

حدیث اَلسُّوَالُ حَرَامٌ وَلَوْ کَانَ مِنَ الْوَالِدِ۔ سوال کرنا حرام ہے۔ خواہ والدین سے کیوں نہ کیا جائے۔ جو کچھ قسمت میں لکھا ہوتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ خود پہنچاتا ہے۔ جو سائل کو جھڑکتا ہے۔ وہ ٹھیک نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ۔ سوالی کو مت جھڑک۔

واضح رہے کہ سخی کا دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں میں ہوتا ہے۔ اور بخیل کا دل شیطان کی دو انگلیوں میں ہوتا ہے۔ تو اپنے تئیں کس میں خیال کرتا ہے۔ قارونی بخل کو چھوڑ۔ صرف فقرائے لا یحتاج غنی دل ہوا کرتے ہیں۔ باقی سب مفلس اور محتاج ہیں۔ خواہ عالم و فاضل ہوں خواہ جاہل۔ جاہل وہ شخص ہے جو اپنے نفس سے جہاد نہ کرے ؎

آنچہ من کردم گدا ہمہ از اللہ　　بر ہر ملک غالب ترم من بادشاہ

تو مبیں اہل فقر را زاں حقیر　　فقر حاکم غالب است بر ہر امیر

پیر و مرشد معظم با عظمت اہل شریعت اور عظیم اور حلیم صفت ہونا چاہئے۔ یا حکیم صفت یا کریم صفت، یا اس کا قلب سلیم ہو یا وہ بحق تسلیم ہو۔ یا رحیم صفت ہو۔ یا بمنزلہ صراط مستقیم ہو یا نفس و شیطان پر غالب ہو۔ اور اسے مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وسلم

کی دائمی حضوری حاصل ہو۔ یہ سارے مراتب پیرومرشد کے ہیں۔ قادری طریق کے پیر ہیں یہ سارے اوصاف پائے جاتے ہیں۔

واضح رہے کہ پیرومرشد ایسا ہونا چاہیئے۔ جس کی مجلس میں دائیں طرف وہ عالم موجود ہوں۔ جنہیں حقیقی فنائے نفس حاصل ہو۔ اور ان کے وجود میں حرص وہوا نہ ہو۔ حسبی اللہ وکفیٰ باللہ۔ اللہ بس باقی ہوس۔ اور وہ بائیں ہاتھ دہ اہل تصوف موجود ہوں۔ جن کے قلب روشن ہیں۔ اور فنا فی اللہ ہوں۔ اور پیچھے کی طرف اہل دنیا ہوں۔ تاکہ اخلاص سے اہل دنیا کی طرف نہ دیکھے۔

قولہ تعالیٰ۔ وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ۔ ان لوگوں کی طرف مائل نہ ہو جنہوں نے ظلم کیا ہے۔ اگر ایسا کرو گے تو دوزخ میں پڑو گے۔ جو پیرومرشد اس صفت سے موصوف نہ ہو۔ وہ لائق ارشاد ہے۔ نہیں تو طالبوں کا رہزن اور مایۂ فساد ہے۔

طالب اور مرید بھی باحیا، طالب خدا۔ علم میں عامل وفاضل۔ نظارہ ہشیار، مغز بیدار باوفا اور جاں نثار ہونا چاہیئے۔ اس قسم کا طالب لائق تلقین اور اسرار پروردگار کی طلب کے قابل ہوتا ہے۔ بلکہ طالب کو شاہسوار۔ زندہ قلب۔ فرحت الروح، بدعت سے بیزار اور بادانش وشعور ہونا چاہیئے۔ جو طالب مرشد سے معرفت الٰہی اور قرب حضور طلب کرے اسے چاہیئے کہ ایسی تسبیح کے دانوں کو چھوڑ دے۔ جس سے لوگوں کو مسخر کیا جاتا ہے۔ بلکہ صرف مذکور کے ذکر میں شاغل رہے۔

واضح رہے کہ ایمان کا سرمایہ علم ہے۔ دونوں جہان کو روشنی بخشنے والا علم ہے لاہوت اور لامکان میں پہنچانے والا علم ہے۔ اور عین عیان، توحید بیان اور نفس وشیطان کا قاتل علم ہے۔

لیکن دیکھنا یہ ہے کہ علم کسے کہتے ہیں؟ اور ہے کیا۔؟ اور اس کے معنی کیا ہیں۔؟ ظاہری علم تو معاملات اور عبادات کا علم ہے۔ چنانچہ امید اور خوف کا جاننا۔ اس جاننے سے مراد ہمیشہ حق جاننا ہے۔

حق۔ کی علامت یہ ہے۔ کہ جس کے وجود میں حق آتا ہے۔ اس میں سے ساری باطل چیزیں باہر ہو جاتی ہیں۔

اب علم حق اور علم باطل میں تمیز کرنی چاہیے۔ علم حق تو حقیقت اور معرفت کے حقائق ہیں یعنی بنائے اسلام کا حاصل کرنا۔ جو علم کی مجمل بنیاد ہے۔ اس کے علاوہ جو کچھ ہے۔ وہ ناشائستہ۔ کفر۔ شرک، بدعت، آفات نفسانی وشیطانی اور دنیاوی پریشانی اور مردود ہے۔ یہ علم حق سے رفع ہو سکتی ہیں۔ یہ حق اور عین العلم ہے۔ جو محققان حق کو حق سے حاصل ہوتا ہے۔

واضح رہے کہ علم کا پڑھنا بندگی کرنے کے لئے ہے نہ کہ زندگی اور شکم پرسی کے لئے۔ قولہ تعالیٰ كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ۔ کھاؤ، پیو۔ لیکن فضول خرچی نہ کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فضول خرچوں کو دوست نہیں رکھتا ؎

تا گلو پر مخور کہ دیگ نۂ　　آب چنداں مخور کہ ریگ نۂ

حضرت شیخ عطار قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں ؎

گرچہ گفت خدا كُلُوا وَاشْرَبُوا

لیک نہ فرمود کلو تا گلو!

علم اس واسطے ہوتا ہے کہ وعظ ونصیحت کی جائے۔ امر معروف بجا لایا جائے۔ اور نفس کو قید کیا جائے۔ نہ کہ دنیاوی روزگار کی تلاش اور بادشاہوں سے روزی حاصل کی جائے قولہ تعالیٰ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا۔ روئے زمین پر کوئی ایسا ذی روح نہیں جس کے رزق کا ضامن اللہ تعالیٰ نہ ہو۔

فرزند بندہ ایست خدا را تو غم مخور!

تو کیستی کہ بہ از خدا بندہ پروری

علمائے بے عمل پر اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ۔ لوگوں کو نیک کام کرنے کی ہدایت کرتے ہو۔ لیکن اپنے تئیں بھول جاتے ہیں۔ کہ مصداق ہیں۔ بے شمار ہیں۔ لیکن وہ عالم جو فقیر ولی اللہ ہیں۔ ہزاروں سے ایک ہیں۔ جو راستی پر چلتے ہیں۔ اور اس راہ میں جان قربان کر دیتے ہیں۔

علم بارگاہ الٰہی کا وسیلہ ہے۔ جو عالم قرآن و رحمان کا مخالف اور نفس وشیطان کا موافق ہے اور علم پر عمل نہیں کرتا۔ وہ عاق ہے۔

علم کے تین حروف ہیں۔ ع۔ ل۔ م۔ عین سے مراد عین پانا۔ اور عین بنتا ہے

ل سے لا یحتاج ہونا۔ اور قید سے مراجعت بخدا اور نفس سے بازگشت کرتا ہے۔ جو ان تینوں حرفوں کو نہیں پہچانتا۔ اسے علم کی کُنہ ہی معلوم نہیں۔ اور وہ ع عاق ل سے، لا مذہب اور قید سے مردود ہو جاتا ہے۔

اگر عالم شخص علم کی تحصیل کرتا رہے تو بارہ سال میں فارغ ہو جاتا ہے۔ لیکن فقیر کی ایک ہی نظر سے عالم فاضل ہو جاتا ہے۔ وہ کونسا علم ہے؟ وہ علم لدنی ہے۔ قولہ تعالیٰ وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ط۔ اور ہم نے اسے اپنے پاس سے علم سکھایا۔ جسے علم الف سے علم واضح ہوتا ہے۔ اور علم الف قید میں آتا ہے۔ اور علم الف پڑھتا ہے۔ پھر اسے ظاہری و باطنی کے مطالعہ کی ضرورت نہیں رہتی۔

قولہ تعالیٰ۔ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ط وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ط۔ جس نے ذرہ بھر نیک عمل کیا۔ اسے اس کا نیک بدلہ ملا۔ اور جس نے ذرہ بھر برا کام کیا اسے اس کا برا عوض ملا۔ وہی شخص عالم باللہ ہوتا ہے۔ جو علم کو باعمل پڑھتا ہے اور مطالعہ علم سے غافل نہیں رہتا۔ نہیں اگر یہ نہیں۔ تو خواہ دن رات تفسیر بیضاوی اور کتابوں کا مطالعہ کرتا رہے۔ وہ جاہل ہی ہے ؎

رفت عمرے با مطالعہ با رقم معرفت حاصل نشد افسوس و غم

مانا کہ علم کے ذریعے کتاب یا قرآن شریف کی غلطیاں دور کرے۔ لیکن وجود کی غلطیاں یعنی نفس اور غضب وغیرہ جو ہیں۔ اُن کا کیا علاج؟

وجود میں سے غلطیوں کا دفع کرنا کامل فقیر ہی کا کام ہے۔ جو نفس کو فنا کر کے حضوری میں پہنچا دیتا ہے۔

کیا تجھے معلوم ہے۔ کہ حضرت وحی جبرائیل علیہ السلام جو پیغمبروں کے پاس غیب الغیب لاتے۔ تو اس کا مطلب کیا تھا؟ یہ تھا کہ معرفت توحید حاصل ہو جائے۔ کیونکہ معرفت توحید اصل ہے۔ اور علم انتہائے وصل ہے۔

حدیث۔ اَلنِّهَايَةُ هُوَ الرُّجُوْعُ اِلَى الْبِدَايَةِ۔ ہدایت کی طرف لوٹنا نہایت ہے۔ معرفت بمنزلہ بیج ہے اور علم بمنزلہ روئیدگی۔ جب نباتات کی پرورش پانی وغیرہ سے کی جاتی ہے۔ تو اس میں سے خوشے لگتے ہیں۔ اور بار آور ہوتی ہے۔ اور وہی بیج زمین میں بویا جاتا ہے۔ یہی حال فرزند آدم کا ہے۔ کہ امیدوار کی انتہا اس کی ابتدا

ہے۔ اور اس کی ابتدا اس کی انتہا ہے۔ عالم باللہ اولیاء کی نظر میں ابتدا اور انتہا یکساں ہے وہ غیب ہی سے پڑھتا ہے اور غیب ہی سے جانتا ہے۔ جس کے لئے ظاہر و باطن عیاں ہو اسے غیب نہیں کہہ سکتے۔ اسے واردات غیبی لاریبی علم ہوتا ہے ؎

ہر کہ غیب را در غیب آید غیب نیست
ظاہر و باطن یکے شد غیب نیست

علم غیب اور خاصکر اس کا علم خاصہ ہے جو اللہ تعالےٰ نے اپنے خاص بندوں اولیاء اور انبیاء کو سکھایا ہے۔ جیسا کہ وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْماً۔ سے ظاہر ہے۔ یقین لانا مفید ہے لیکن علم عوام اور علم ظاہر پر یقین کرنا غیر مفید ہے۔ کیونکہ اس قیل وقال سے نفس فربہ اور خوشحال ہوتا ہے۔ خاموشی میں معرفت وصال ہے ؎

خاموشی میں تیس ہزار حکمتیں ہیں۔ اور پھر ہر حکمت میں اور بے شمار حکمتیں ہیں۔ جو شخص مشاہدہ حضوری میں خاموش ہے۔ نفس اس کی قید میں ہے۔ بے حضوری کی خاموشی سراسر خود فروشی ہے۔ خاموشی عارفوں کی خلوت ہے ؎

در قرب قبلہ بدیدم حق لقا
ہر سجدہ مے نہادم با خدا

نیست آنجا قبلہ نے منزل مقام
نور فی اللہ نور مے بینم دوام

در نماز با بوایم با صواب
ایں مراتب عارفاں را بے حجاب

بگذرم از عرش و کرسی ہر مقام
عارفاں را شد مراتب ایں تمام

من نماز با حضوری خواندہ ایم
حسبی اللہ حیرت اندر ماندہ ام

دل بہر کارے رود نو در نماز
ایں نماز کے روا شد بے نیاز

حدیث لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ۔ دلی حضور کے سوا نماز نہیں ہوتی۔ حدیث اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ نماز مومنوں کا معراج ہے، جو شخص نماز میں اللہ تعالےٰ کے حضور میں جواب با صواب نہیں لیتا۔ اور شیطانی خطرات سے خالی نہیں۔ وہ مومن مسلمان کہلانے کا کس طرح مستحق ہو سکتا ہے۔ وہ تو ڈھور ڈھنگر کی طرح ہے۔ باحضوری نماز اس اہل دل کا حصہ ہے۔ جو ظاہر و باطن میں اپنے تئیں حضوری میں پہنچائے۔ اور حضوری میں نماز ادا کرے ؎

نیست دل بر خوں و نہ مضغہ لحم
دل یکے نور است اللہ باکرم

دل یکے گنج است باشد در وجود　　اہل دل محمود محمود از نمرود
دل کہ با خطرات خانہ شیطنت　　دل بود پر نور اہل از معرفت
دل لطیفہ از لطافت با خدا　　دل یکے سراست وحدت حق لقا
طالب دنیا نباشد اہل دل　　بے حیاؤ روسیاہ و باخجل

باھو دل وم روح یکے گردد تمام
ہر کہ یک بایک بجودش صبح و شام

نماز کے معنی کیا ہیں؟ فیض۔ فضل و رحمت روز اوّل ہی سے حضوری با خدا معراج ہے۔ جس مومن مسلمان سجدہ کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کی نظر رحمت اس پر ہو جاتی ہے۔ اہل نماز اپنے آپ سے گذر کر لامکان میں پہنچ کر ہمیشہ حضور میں رہتا ہے۔

نماز ایک بڑی نیک عادت ہے۔ فرض، واجب، سنّت، اور مستحب یہ جسمانی عبادت ہے۔ دائمی نماز باعیان ہے۔ وہاں پر نہ جسم ہے نہ جان ہے۔ اس میں ہمیشہ نوری جسم حضور میں سربسجود ہے۔ اس قسم کی نماز اہل دل کا حصّہ ہے۔

اہل دل کے پاس دل بمنزلہ سلیمانی انگشتری ہے۔ اس کا قالب بمنزلہ قلب ہوتا ہے۔ اور وہ تمام جن اور انسان پر غالب ہوتا ہے۔

کامل قادری میں اہل دل۔ اہل قلب۔ اہل روح۔ اور اہل سرّ ہونا پایا جاتا ہے ؎

ہر کہ بیند روئے من شد اولیار
روئے من باروئے رحمت مصطفےٰ ام

اہل دل کو دائمی حضور حاصل ہوتا ہے۔ اور اہل روح کو سلطان الفقراء کی ملاقات حاصل ہوتی ہے ؎

ہر کہ خواند اہل دل را باصفا
اہل دل را شد حضوری مصطفےٰ ام

صاحب مراتب فقیر کو پہلے تصرّف حاصل ہوتا ہے۔ اور پھر باجمعیت وہ واصل بنتا ہے۔

تصرّفات کئی قسم کے ہیں۔ بعض کو تو تصرّف روز ہنر جزئیت پر ہوتا ہے۔ بعض کو مؤکل فرشتہ پر بعض کو حضرت خضر علیہ السلام پر اور بعض کو حضورؐ سے

اس قسم کا تصرّف دو طرح کا ہوتا ہے :-

ایک تصرّف ذات ۔

دوسرا تصرّف صفات ۔

تصرّف ذات کبھی کم نہیں ہوتا ۔ اس کا کم از کم روزینہ ایک لاکھ دینار اور زیادہ سے زیادہ ایک کروڑ اشرفی ہوتا ہے ۔ جس کو خزانہ غیب سے اس قسم کا تصرّف حاصل نہیں ۔ وہ ابھی دعوت حق کو نہیں پہنچا بلکہ رجعت باطل کی قید میں ہے ۔

ہر تصرّف بر زبان فقر شد سخن ! ہر تصرّف در تصرّف یافت کُن

اس قسم کا فقیر صاحب نظر ہوتا ہے ۔ اس کی نگاہ میں سونا اور مٹی یکساں ہوتے ہیں ۔ یہ راہ قیل و قال سے حاصل نہیں ہوتی اور نہ جستجو سے ہاتھ آسکتی ہے ۔ ہاں مرشد کامل کے فرمان کے بموجب عمل کرنے سے حاصل ہو سکتی ہے ۔ جو شخص نفس اور تعلقات کی قید اور زن و فرزند کے حوادث میں پھنسا ہوا ہے ۔ وہ کبھی یہ راہ حاصل نہیں کر سکتا ۔ اسے وہی حاصل کر سکتا ہے ۔ جو تجرید اور تفرید میں کامل ہو ۔ جس طالب کا وجود اس کام کے لائق ہوگا ۔ وہی معرفت الٰہی کا تصرّف حاصل کر سکے گا ۔ اہل تقلید کو اس راہ کی کچھ خبر نہیں ۔ اندھے کو یہ راہ سجھائی نہیں دیتی ۔ جو شخص دیدار کا مشتاق ہے ۔ اسے آج اور کل سے کیا مطلب ہے

کعبہ مقصود گر باشد ہزاراں سالہ راہ

نیم گامے ہم نباشد شوق چوں رہبر شود

عشق وجودیہ کا شوق شفقت سے ہوتا ہے اور تیغ برہنہ کا اشتیاق ماسوائے اللہ کو قتل کرتا ہے ۔ کیونکہ اسے حق کے سوائے اور کچھ بھی بھلا معلوم نہیں ہوتا ۔ وہ حق سے حق کو دیکھتا ہے ۔ اور حق سے حق واضح ہوتا ہے ۔ جس کو حقیقت حق رسیدہ کرتی ہے ۔ وہ حق الیقین ہو جاتا ہے ۔

واضح رہے کہ بعض ناقص طالب و مرید جنونیت ۔ مؤکل فرشتے ۔ احوالات اور خام خیالات میں مبتلا ہوتے ہیں ۔ بعض ذکر فکر ۔ مراقبے اور ناسوتی لذت میں بعض لذت ملکوت میں بعض لذت جبروت میں ۔ بعض لذت لاہوت میں ، بعض قُلْ ھُوَاللہُ اَحَدٌ کے الہام میں ۔ اور بعض لاہوت فنا فی اللہ میں ۔

بعض ناقص مرید جواب باصواب کو اپنی ہی صورت سے خیال کرتے ہیں۔ اور اسی کو حضوری اور قرب وصال جانتے ہیں۔ بعض تجلیات احوال کے مقام میں اٹھارہ ہزار عالم اور کل مخلوقات کا تماشا کرتے ہیں۔ بعض مرید نقش دائرہ کے پُر کرنے۔ جہان کو مسخر کرنے۔ علم رمل اور نقد وجلبس کے جمع کرنے میں مشغول ہیں۔ اور بعض ناقص مرید زمین کی سیر اور عرش کرسی اور لوح محفوظ کے تماشے میں مصروف ہیں۔ لیکن عقل مند اور باشعور طالب وہ ہے۔ جو قرب الٰہی۔ اور معرفت حضور کا مرتبہ حاصل کرے۔ اور فنا فی اللہ میں اس قدر حضوری حاصل ہو کہ کسی منزل یا مقام کی طرف نہ دیکھے۔ بعض طالب نیک مراتب کی طلب میں ہیں۔ بعض مقصودی مراتب کی طلب میں ہیں۔ اور بعض مردود مراتب کی طلب میں۔ لیکن سچا طالب ہمیشہ اپنے تئیں آزماتا اور امتحان کرتا رہتا ہے۔ ظاہر و باطن کا محاسبہ کرتا ہے۔ اسے مرتبہ حضوری اور قرب رحمان حاصل ہوتا ہے۔ اور شیطانی آفات اور دنیاوی پریشانی سے بچتا ہے۔ مذکور کے ذکر میں محو رہتا ہے۔ اور ہر وقت ذات الٰہی اس کے مدنظر رہتی ہے۔ جہاں پر توحید ختم ہو جاتی ہے۔ وہاں شیطان فرشتہ جزئیت اور دنیا کا ہرگز دخل نہیں ؎

یہ مراتب سلطان الفقر کے ہیں۔ اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰہُ۔ فقیر کا معدہ سراسر نور معرفت سے پُر ہوتا ہے۔ لیکن عام لوگوں کا شکم بمنزلہ ایک برتن ہے۔ فقیروں کا شکم نور کی کان ہے۔ اور ان کا سیپی اور ان کا دل اس میں ایسے موتی کی طرح ہے۔ جس کی قیمت کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ اس کا گاہک کوئی حق شناس ہی ہوتا ہے۔ جو اپنے تئیں فنا فی اللہ کے مرتبے پر پہنچائے تاکہ موت زندگی اور اسم ورسم اسے بھولے سے بھی یاد نہ آئے۔ اور ہر سہ زمانوں کی آفات مدنظر رہیں ؎

حدیث۔ اَلْفَقِیْرُ لَا یَلْتَفِتُ اِلَی الدُّنْیَا وَلَا یَرْجُو بِالْعُقْبٰی یَکْفِیْ بِالْمَوَالِیْ اِلَی الْمَوَالِیْ۔ فقیر وہ شخص ہے جو دنیا کی طرف متوجہ نہ ہو۔ اور نہ عاقبت کی طرف مائل ہو۔ بلکہ مولےٰ سے مولےٰ کو کافی سمجھے ؎

گنج راحت یافتم من در فقر | اغنیا جے نیست ما را سیم و زر
در دلم دیگر نہ ماندہ جز خدا | اوّل فنا اوسط لقا آخر لقا

جو مرشد کسی طالب کو تلقین کرے اور وہ پہلے ہی روز دیدار الٰہی سے مشرف ہو جائے

تو سمجھو کہ وہ فناہ و فقر اور معرفت کے مرتبے کو پہنچے گا۔

دیدار پروردگار کی چار علامتیں ہیں۔ اور اس علم کی چار راہیں ہیں۔

**اوّل**۔ جو شخص دیدار دیکھتا ہے۔ وہ ہمیشہ بیمار رہتا ہے۔ اور اسے اہل دنیا اور دنیا سے اس طرح بدبو آتی ہے جیسے مردار اور گندگی سے۔

**دوسرے**۔ یہ کہ جو شخص دیدار کرتا ہے۔ وہ کشف و کرامت کے تمام مقامات سے بیزار ہوتا ہے۔ اور ہزار بار استغفار کرتا ہے۔

**تیسرے**۔ جو شخص دیدار سے مشرف ہوتا ہے۔ وہ مستی میں ہشیار ہوتا ہے۔ پہلے وہ لقا سے مشرف ہوتا ہے۔ اور پھر اسے ولی کا خطاب ملتا ہے۔ جس نے دیکھا اس نے بیان نہ کیا۔ اور جس نے بیان کیا اس نے نہ دیکھا۔ اور بعضوں کیلئے کہنا یا نہ کہنا برابر ہے۔

حدیث۔ مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ کَلَّ لِسَانُهٗ۔ جس نے اپنے پروردگار کو پہچانا اس کی زبان گونگی ہوگئی۔

حدیث۔ مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ طَالَ لِسَانُهٗ۔ جس نے اپنے پروردگار کو پہچان لیا۔ اس کی زبان لمبی ہوگئی۔

یہ مراتب اولیاء کو حاصل ہیں۔ قولہ تعالیٰ وَمَا كَانُوْٓا اَوْلِيَآءَهٗ ۭ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ۔ اللہ تعالیٰ کے اولیاء متقی ہی ہوا کرتے ہیں۔

قولہ تعالیٰ۔ الٓمّٓ۔ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ۔ الٓمّٓ۔ یہ کتاب ایسی ہے جس میں ذرا بھی شک و شبہ نہیں اور یہ پرہیزگاروں کے لئے باعث ہدایت ہے۔

متقی ہمیشہ دیدار کو دیکھنے والا اور نفس کو دنیاوی حرص و ہوا سے باز رکھنے والا ہوتا ہے بعض قلب سے دیکھتے ہیں۔ بعض روح سے بعض سر سے۔ لیکن بعض عارف جو خود نوراً علیٰ نور ہوتے ہیں۔ وہ ہر وقت حضوری میں دیدار سے مشرف رہتے ہیں۔ ایسے شخص کو عارف باللہ کہتے ہیں۔

معرفت یہ نہیں کہ آنکھوں سے دیکھ لے یا از روئے عقل سمجھ لے۔ یا بذریعہ گفتگو معلوم کرے۔ یا مخلوق ہی سے پوچھ لے یا ہر ایک منزل اور مقام کی حکایت سن لے

بلکہ معرفت کے چار مراتب ہیں :۔
(۱) محبّت (۲) مودّت (۳) مشاہدہ (۴) اولیا کی ارواح سے ملاقات :۔
نیز معرفت کے چار گواہ ہیں :۔
(۱) آگاہ (۲) نگاہ (۳) مرشد ہمراہ (۴) رفیع اللہ ۔
معرفت کے چار علم ہیں ۔
علم اعلٰے ۔ عاقبت بالخیر اور عفو ۔
معرفت کے چار سر ہیں
(۱) نور (۲) مع اللہ حضور (۳) ذکر مذکور (۴) وجود مغفور ۔
قولہ تعالےٰ : لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ ط ۔
اللہ تعالےٰ تیرے پہلے پچھلے سب گناہ معاف کر دے گا ۔
معرفت کے چار مکان ہیں ۔
(۱) مکان عیان (۲) مکان لاہوت (۳) مکان لامکان (۴) مکان فی اللہ ۔
عارف جو کچھ دیکھتا ہے ۔ حضور سے دیکھتا ہے ۔ جو کچھ کہتا ہے ۔ حضوری کنہ کن سے کہتا ہے ۔ جو کچھ سنتا ہے حضور سے سنتا ہے ۔ عارف کی توجہ ہمیشہ قرب الٰہی پر ہوتی ہے اور سارا جہان عارف کی قید میں ہوتا ہے ۔
معرفت شناخت کو کہتے ہیں ۔ جس نے پالیا اس نے دیکھا ۔ جس نے دیکھا وہ خود ہیچ میں نہ رہا ۔

بے سر و چشم بینم ہر دوام
بے زبان ہم سخن فقر کش بالتمام

اس مقام پر عارف قدرت نفس سے نفس کے ساتھ ہم کلام ہوتا ہے ۔ قدرت قلب سے قلب کے ساتھ ۔ قدرت روح سے روح کے ساتھ ۔ قدرت سر سے سر کے ساتھ ۔ قدرت نور سے نور کے ساتھ ۔ اور قدرت دم سے دم کے ساتھ ہمکلام ہوتا ہے اس کے نفس کو نفس سے الہام ہوتا ہے ۔ قلب کو قلب سے خبر ۔ روح کو روح سے پیغام ۔ سر کو سر سے اوہام ۔ جب یہ حالت ہو جائے تو سمجھو کہ معرفت ختم ہو گئی ۔
اگر راستہ چلنے والوں کا ظاہر و باطن اس طرح نہ ہوتا ۔ جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے

تو سارے سالک گمراہ ہوجاتے ہیں۔ جو فقیر کا رفیق ہے۔ اس کے ساتھ ظاہر و باطن میں شہیدوں کا لشکر ہمراہ ہوتا ہے۔ جو بلحاظ بدن مردہ ہیں لیکن بلحاظ جان زندہ ہیں۔ نیز غوث، قطب اوتاد، ابدال۔ فرشتوں، موکلوں جنّوں اور تمام اولیاء انبیاء کی روحوں کا بے شمار لشکر اس کے ہمراہ ہوتا ہے۔ اسی واسطے فقیر جہان کے بادشاہ پر غالب ہوتا ہے۔ اس کی نگاہ ہمیشہ قیامت اور حساب گاہ پر ہوتی ہے۔ وہ بادشاہی مرتبے کو اختیار نہیں کرتا۔ جو جس قدر زیادہ عارف ہے اسی قدر زیادہ عاجز ہے۔ کبھی امید میں ہوتا ہے۔ کبھی خوف میں۔

قولہ تعالیٰ۔ وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰی كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ۔ تحقیق آئے تم ہمارے پاس اکیلے ہی جیسا پیدا کیا تھا ہم نے تم کو پہلی بار۔ قولہ تعالیٰ۔ كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ۔ ہر نفس ذائقہ موت کا چکھے گا۔ قولہ تعالےٰ۔ فَفِرُّوْا اِلَى اللّٰهِ بھاگو اللہ کی طرف۔

یہ مراتب کشف الارواح القبور کے ہیں۔ انہیں طالب نفسانی، نفسانی ذکر و فکر سے طالب قلبی و دوامی ذکر و فکر اور حضور نور سے طالب روحانی، غرق فنا اللہ ہونے سے حاصل کرتا ہے اور طالب سرّی، عین باعین۔ نور بانور ہوتا ہے۔ یہ مراتب باطن معمور قادری کے ہیں۔ جو شخص ان مراتب پر پہنچے ہیں۔ ان میں سے بعض قُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ کہتے ہیں۔ تو روحانی قبر سے نکل کر مصافحہ اور ملاقات کرتا ہے۔ اور ماضی اور مستقبل کے حالات بتاتا ہے۔ بعض اولیاء ان مراتب کو مسخر کے مراتب کہتے ہیں۔ بعض اس حالت میں قُمْ بِاِذْنِیْ کہتے ہیں۔ جس سے مردہ زندہ ہوجاتا ہے۔ لیکن ایسا کہنا کفر ہے۔

قُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ یا قُمْ بِاِذْنِیْ کہنے کی اصل یا تو حضرت عیسیٰ روح اللہ کے قرب دم سے ہے یا حضرت آدم صفی اللہ سے یا حضرت موسیٰ کلیم اللہ سے یا حضرت ابراہیم خلیل اللہ سے یا حضرت اسماعیل ذبیح اللہ سے یا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قرب دم سے ہے۔

دم ایک دم ہے۔ اور نَفَخْتُ مِنْ رُّوْحِیْ ایک دم ہے جو اِلَّا اللّٰهُ کے سرّ کی ایک قدرت ہے۔

دم نہ بادے نہ ہوا نہ نفَس ۔ دم یکے قدرت بود از کُن امر

قولہ تعالےٰ۔ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً "روئے زمین پر میں ایک"

خلیفہ بنانے کو ہوں۔ مراتب دم رنج ہے۔ کہ روح کی آواز اس کی تسبیح ہے۔ یہ مراتب کامل انسان کے ہیں ؎

| | |
|---|---|
| خود پسنداں بیخبر از حق مقام | مردہ را زندہ کند آں مرد خام |
| کامل زندہ کند مردہ ز ازل تا ابد | زندہ ماند تا قیامت در لحد |
| باہو مردہ را زندہ کند بہر از خدا | ہرگز نمیرد ہر کہ بیند حق لقاء |
| باہو مردہ زندہ کند از اسم ذات | ہرگز نمیرد آں مع اللہ شد حیات |

یہ مراتب اس فقیر کے ہیں۔ جو عارف عاشق اور اہل نور ہے۔ چونکہ اللہ تعالےٰ کے نور سے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور مبارک بنا اور جناب کے نور سے ساری خلقت بنی۔ اسی لئے انسان کی اصل نور ہے۔ اور عمل کے موافق نفس قلب اور روح تینوں ایک نور بن جاتے ہیں۔ اسی کو انسان کامل کہتے ہیں ؏

حدیث۔ اَلْعَقْلُ فِی الْاِنْسَانِ مِرْاٰۃُ الْاِنْسَانِ وَالْاِنْسَانُ مِرْاٰۃُ الرَّبِّ
عقل انسان کا آئینہ ہے اور انسان رب کا آئینہ ہے۔

جسے عقل بیدار حاصل ہوتی ہے۔ وہ دیدار سے مشرف ہے۔ جس نے دیکھ لیا اور پا لیا۔ وہ باجمعیت۔ بالیقین اور با اقتدار ہے۔ اور جس نے نہ دیکھا نہ پایا وشیوں کی طرح سرگردان اور بیقرار ہے۔ یہ مراتب موت سے بھی زیادہ سخت ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اور ہر مسلمان کو اس سے محفوظ رکھے۔ کیونکہ اسے ضرور اشتیاق رکھتے ہیں۔ اور یہ بمنزلہ گناہ کبیرہ ہے۔

واضح رہے کہ ہزارہا خام مرشدوں سے کامل کی ایک ہی نظر کافی ہے۔ جو کہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہنچا دیتی ہے۔ اس واسطے کہ خام کا طریقہ شیطانی بدعت ہے۔ اور شریعت کا طریقہ قرب رحمان بخشنے والا ہے۔

کامل کی انتہا یہی ہے کہ ہمیشہ حضوری میں رہے اور دنیا و آخرت کے معراج کا مشاہدہ کرتا رہے۔ اور بے غم اور لا یحتاج ہو۔ کامل کے ساتوں اعضا نور ہوتے ہیں۔ اور اسے توجہ حضور اور تصرف قبور حاصل ہوتا ہے۔ اور ہمیشہ اللہ تعالےٰ کا منظور نظر رہتا ہے ؎

ہر کہ زو ہاں رفت مے بیند لقاء
ہر کہ جاں با جاناں دہد یابد لقاء

گر نبودے دیدن رویت خدا　　از خدا محروم ماندے اولیاء
ہر کہ مے بیند عیاں گرد دجہاں　　عین تنہا کم بود اندر جہاں

دیدار الٰہی۔ دیدار معرفت الا اللہ۔ قرب اللہ۔ شوق و اشتیاق اللہ۔ فکر، ذکر، مراقبہ۔ فنافی اللہ۔ لقا باللہ۔ تصوّر، تصرف۔ توبہ۔ اور تفکر کی لذت۔ جس کی بابت یہ حدیث وارد ہے۔ تَفَکُّرُ سَاعَۃٍ خَیْرٌ مِّنْ عِبَادَۃِ الثَّقَلَیْنِ۔ ایک ساعت کی سوچ بچار دونوں جہان کی عبادت سے اچھی ہے۔

یہ سب لذتیں دیدار ربانی کے مشاہدے اور حضور کے سبب سے حاصل ہوتی ہے۔ ان کے مقابلے میں نفسانی لذت بالکل ہیچ ہے۔ کیونکہ اگر سلیمانی ملک بھی ہاتھ آجائے تو بھی فانی ہے۔ پس مردنا ہے۔ کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ۔ وہ ہر روز ایک حال میں ہوتا ہے۔ کے مراتب پر یا یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ وَ اُمِّهٖ وَ اَبِیْهِ۔ اس دن پر کہ انسان اپنے بھائی اور اپنے باپ سے بھاگے گا" پر نظر رکھے۔

اس قسم کا ناظر عارف ہمیشہ روتا رہتا ہے۔ کبھی کبھی ہنستا ہے۔ سو لازم ہے کہ ہر مرشد کامل پہلے طالب اللہ کو ہر ایک لذت کا تصرف بذریعہ حاضرات اسم اللہ دکھائے اور دلائے تاکہ طالب کے دل میں افسوس اور غم باقی نہ رہے۔

اہل غنی اور لا احتیاج فقیر کی نگاہوں میں ہشت ہزاری امرا بلکہ بادشاہ تک حقیر ہیں۔ کیونکہ بادشاہی کی لذت معرفت الٰہی سے باز رکھتی ہے۔

اگر بادشاہ ہو۔ تو ابراہیم ادہم کا سا ہو۔ کہ یکبارگی بادشاہت چھوڑ کر قرب معرفت اور فقر ہدایت حاصل کرے اور پھر بادشاہی کا رخ تک نہ کرے۔

حدیث۔ تَرْکُ الدُّنْیَا رَاْسُ کُلِّ عِبَادَۃٍ وَحُبُّ الدُّنْیَا رَاْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ۔ دنیا کو چھوڑ دینا تمام عبادتوں کی اصل ہے۔ اور دنیا کی محبت تمام ہی گناہوں کی جڑ ہے۔

جو لوگ اللہ تعالےٰ کی عبادت کو ترک کر کے باطل دنیاوی خطرات کو اخلاص سے کرتے ہیں۔ دہ مسلمان کہلا کیسے سکتے ہیں۔ وہ تو چوپایوں سے بدتر ہیں۔

کامل پیر و مرشد پر فرض عین ہے کہ جو تصرف اس سے مرید مانگے وہ سلطان العارفین

بایزید بسطامی علیہ الرحمتہ کی طرح عنایت کرے تاکہ طالب بالیقین اور بہرہ ور ہوے

طالب حق حق طلب وحدت فقیر　　طالب باطل بباطل سیم و زر

سنو! ایسی حضوری سراسر رہزنی اور فتنہ و گناہ ہے۔ جب کہ دل دنیاوی محبت سے سیاہ ہے۔ عمارت، باغیچہ، روضہ اور خانقاہ وغیرہ اصل توحید اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دور ہے۔

فقیر اسے کہتے ہیں جسے نہ دنیاوی عزت و مرتبے کی خواہش ہو۔ اور نہ عمارات روضہ اور خانقاہ کی طلب کرے نہ سجادے پر بیٹھے اور نہ ہمیشہ اپنے تئیں زندہ سمجھے۔ بلکہ فقیر وہ ہے کہ نہ موت سے وڈرے اور نہ زندگی سے خوش ہو۔ کیونکہ فقیر ان دونوں مرتبوں سے نجات یافتہ ہے۔ اور نور بانور ہوکر فنا فی اللہ ذات ہے۔ فقیر حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم کا مطالعہ کرتا ہے۔ اور حضور ذات کی توحید کے نور کا عالم ہوتا ہے۔ اس کو دور بدور حافظ ربانی کہتے ہیں۔ یا دور بدور حافظ محمدی حقائق کہتے ہیں۔ ایسے فقیر کا قدم، روح، سر اور حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم روح سر اور حضور کے ساتھ ساتھ ہوتا ہے۔ ایسا عارف نظارہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جان قربان کرتا ہے۔ اسے قبر، جسم اور نفس سے کیا سروکار۔ جو شخص ان صفات سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاک بوس ہے۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یار ہے ؎

ہر مطالب طالباں را بالقا　　ہر مطالب طالباں راشد لقا

حدیث۔ مَنْ لَّہُ الْمَوْلٰی فَلَہُ الْکُلُّ۔ جس کا خدا اس کا سب کوئی۔

اہل حیا یار ہے۔ اور بے حیا اغیار ہے۔ عالم بامعرفت یار ہے۔ اور جاہل بے معرفت اغیار ہے۔ دین محمدی یار ہے۔ اور کفر کافر دشمن اور اغیار ہے۔ قلب و روح یار ہیں۔ دنیا و نفس امارہ اغیار ہیں۔

دوست و دشمن کی پہچان ضرورت کے وقت ہوا کرتی ہے۔ نانی اور زبانی دوستوں کا کیا اعتبار ہے۔ صرف ربانی اور جانی دوست ہی ہمدرد و ہمدم ہوتے ہیں۔ یار اور ہوتے ہیں۔ اور اغیار اور۔ گلزار اور چیز ہے اور خار اور چیز ہے۔ عمر ریت کی طرح ہے۔ اور وجود شیشے کی مانند اور سانس کی آمد و رفت ریت کی آمد و رفت کی طرح ہے

ان مراتب ہیں اہل چشم کو آنکھ کھولنی چاہیے۔ یہ رمز ہے جسے اولیاء اللہ ہی پہچانتے ہیں ؎

خاکپائت گاہ دریں است مارا گاہ دوراں
متصل چوں شیشہائے ساعت ریگ رواں

؎ باہو ہر یکے را مے شناسد باآگاہ   احتیاجے نیست کامل را گناہ

کامل فقیر کی ابتدا اور انتہا تمامیت ہے۔ پس کامل فقیر اور درویش سے وہی چیز طلب کر جس کی تجھے ضرورت ہے۔

طالب کی نگاہ قرب اللہ پر ہونی چاہئے نہ کہ مرشد کے نیک وبد افعال پر۔ مرشد بمنزلہ دوکاندار ہوتا ہے۔ سوداگروں کو سودا درکار ہے۔ انہیں دکان کے کفر و اسلام سے کیا کام حدیث اَلْحِکْمَۃُ ضَالَّۃُ الْمُؤْمِنِ فَیَطْلُبُھَا وَلَوْ کَانَتْ عِنْدَ الْکَافِرِ جو مرشد دنیا، نفس اور شیطان کا مغلوب ہے۔ اس کا طالب سراسر گنہگار اور شرمندہ ہے۔

طالب باشد بود دل وجاں صفا!   پیر و مرشد یک بود نے جابجا

ہر ایک دروازے پر جانا کتوں کا کام ہے۔ جو طالب بے اعتقاد اور بے نصیب اور بے ہمت ہو۔ اس کا یہ علاج ہے کہ پہلے اسے دنیا کے تصرّف میں غرق کیا جائے تاکہ وہ مثل مردہ ہو جائے۔ پھر غسل دے کر پاک کرے اور معرفت و دیدار میں لے جائے۔ جس مرشد کو اس قسم کی توفیق حاصل نہیں اسے دراصل فقیری راہ سے مس نہیں۔ مرشد ایسا ہونا چاہئے۔ جو طالب کے عقیدے کو درست اور اس کی ہر مشکل کو ایک لحظہ میں حل کر سکے۔ مرشد یقیناً مرید کو ایسی قوت عنایت کر سکتا ہے۔ جس کے سبب وہ ہر روز جمعیت میں بسر کر سکے اور بے اعتقاد نہ ہووے ؎

بر در مرشد برو تا صبح و شام   تا ترا حاصل شود مطلب تمام
گر ترا با سر زند سر پیش نہ   آنچہ داری در ملک مرشد بدہ
گنج بخشد مرشد از فضلش عطا   شد نصیب طالباں وحدت خدا

مرشد شہباز صفت ہونا چاہیے۔ یہ اہل بدعت روباہ باز چنیں مرشد ہونے کے لائق نہیں حدیث خُذْ مَا صَفَا وَدَعْ مَا کَدَرَ جو کچھ صاف ہے۔ لے لے۔ اور جو میلا ہے

اسے چھوڑ دے۔

دل قلب، روح، نفس اور شیطان ہر ایک طالب کے وجود میں اس طرح ملے ہوئے ہیں۔ جیسے خون اور جان۔

پس معلوم ہوا۔ کہ آدمی کا وجود دودھ کی طرح ہے۔ جس طرح دودھ سے دہی، چھاچھ سے مکھن اور گھی الگ الگ ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح مرشد کو لازم ہے کہ مرید کے وجود سے ساری چیزیں الگ کر کے دکھا دے۔ مطلب یہ کہ وجود میں نفس بادشاہ اور شیطان اس کا وزیر ہوتا ہے۔ پس نفس اور شیطان میں اس قسم کی جدائی ڈالنی چاہیئے۔ کہ پھر وجود میں شیطان نہ آ سکے۔ اور جب نفس سے شیطان جدا ہوتا ہے۔ تو طالب اسی وقت اولیاء کے مرتبے کو پہنچ جاتا ہے اور اسے معرفت حاصل ہوتی ہے ؎

فقر ز فرض است سنت زاں طلب اہل بدعت مرشد صفت از کلب

اللہ تعالےٰ کے سوا جو نقش تیرے دل پر ہیں ان سب کو اسم اللہ۔ اسم لِلّٰہ اسم لَہٗ و اسم ھُوْ۔ اور اسم محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ذریعے مٹا اور ان اسماء کو دل پر اس طرح جما جیسے کاغذ پر حرف کہ نہ حرف کاغذ سے جدا ہو اور نہ کاغذ حرف سے یہی حالت اسم اللہ ذات اور طالب کے وجود کی ہونی چاہیئے یکتا طالب کا وجود اسم اللہ ذات سے اس طرح ملنے چاہئیں۔ جیسے پانی دودھ یا کھانے میں نمک یا انگاری میں آگ۔ یا جسم میں جان۔ یا کٹھالی میں سونا۔ اس قسم کے مراتب اس شخص کو حاصل ہوتے ہیں۔ جو اسم اللہ ذات کی مشق یا تفکرات کرتا ہے۔

مختصر یہ کہ اگر روئے زمین کے سارے عالم عامل۔ فقیر کامل۔ فرشتے۔ عابد، زاہد اور جن اور انسان جس قدر کہ آدم علیہ السلام کے وقت سے لے کر قیامت تک ہوں گے ان سب کے اعمال، ثواب اور تمام ظاہری و باطنی عبادتیں جمع کی جائیں۔ تو اسم اللہ ذات کے تصور والے اور تفکر والے کے برابر نہیں ہو سکتیں، عبادت سے یقین بہتر ہے۔

قولہ تعالےٰ۔ خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ اَیْ لِیَعْرِفُوْنَ۔ اور نہیں پیدا کیا میں نے جن اور آدمی کو مگر عبادت کریں یعنے مجھے پہچانیں۔

تفکر کی معرفت مجمل عبارت ہے۔ حدیث تَفَکُّرُ سَاعَۃٍ خَیْرٌ مِّنْ عِبَادَۃِ الثَّقَلَیْنِ ط

ایک گھڑی کی سوچ بچار دونوں جہان کی عبادت سے بڑھ کر ہے۔

تفکر تین قسم کا ہوتا ہے (۱) مبتدی کا تفکر ستر سالہ عبادت کے برابر ہوتا ہے۔ (۲) متوسط کا ہزار سالہ عبادت کے برابر (۳) منتہی کا تفکر تمام جنوں اور انسانوں کی عبادت کے برابر۔

اس قسم کا صاحب تفکر صاحب حضوری، تجلئے انوار کے مشاہدہ میں غرق اور فنا فی اللہ ہو کر مشرف دیدار ہوتا ہے۔ ذات وصفات کے تفکر کو زمین وآسمان کے طبقات کے اوصاف نہیں پہنچ سکتے۔

اگر روئے زمین کے سارے دریا اور سمندر بلکہ جس قدر پانی ہے سب سیاہی بن جائے اور آسمان وزمین کے چودہ طبق کاغذ بن جائے۔ اور تمام نباتات کاغذ بن جائے اور جن وانسان اور فرشتے اور ساری مخلوق کاتب بن جائے اور قیامت تک اسم اللہ ذات اور اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شرح لکھتے رہیں تو بھی نہیں لکھ سکتے۔ ان مراتب کی قدر اس بات سے آسانی کے ساتھ سمجھ میں آسکتی ہے۔

کہ کامل مرشد اسم اللہ ذات سے توحید ومعرفت منکشف کر دیتا ہے۔ اور طالب کو اسم اللہ ذات کے ذریعے لاہوت اور لامکان دکھلا دیتا ہے۔

چناں کن جسم را در اسم پنہاں        کہ مسگر دو الف در اسم پنہاں!

قولہ تعالیٰ۔ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَن تَنفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا۔ کہدے کہ اگر میرے پروردگار کے کلمات لکھنے کے لئے تمام سمندر سیاہی بن جائیں تو پیشتر اس کے کہ کلمات ربی ختم ہوں، سمندر ختم ہو جائیں گے۔ خواہ ایسے ایسے کئی اور سمندر بھی بطور سیاہی استعمال کئے جائیں۔

جو شخص اسم ذات پڑھتا ہے۔ اسم اللہ اس کے ساتھ ہمیشہ رہتا ہے۔ کامل مرشد کے نزدیک کیمیا اکسیر کا ہر ایک تصرف، حضور کا تصرف۔ قرب الٰہی حاصل کرنا۔ اور توجہ سے امیر کر دینا۔ کچھ بھی مشکل نہیں۔ جس طرح کہ پارہ جب تک کشتہ نہیں ہوتا کھانے کے لائق نہیں ہوتا۔ اور اسے سوائے عامل کیمیاگر کے کوئی کشتہ نہیں کر سکتا۔ خواہ مہوس جو اکسیر کے عمل سے ناواقف ہے سارا گھر ہی کیوں نہ برباد کر دے۔

اسی طرح طالب کبھی کامل فقیر نہیں بنتا۔ جب کہ کامل مرشد اس کی دستگیری نہ کرے خواہ خلقت کی نظروں میں وہ کتنا ہی معزز محترم اور مخدوم کیوں نہ ہوے

عامل شدی کامل شدی اکمل کجا گر شوی تو غوث و قطب سرّ ہوا
راہ فقر ش دیگر است قرب حضور ذات با ذات است نورش یافت نور

جس مقام پر تو پہنچے۔ اگر پانی پر چلے گا۔ تو تنکا ہے۔ اگر ہوا میں اڑے گا تو مکھی ہے کیونکہ ایسا کرنا بازیگری ہے۔ فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بعید ہے۔ اور بمنزلہ حجاب ہے۔ اور معرفت توحید سے دور ہے۔

کامل پیر ومرشد ایک ہی توجہ سے دونوں جہان کو ایک لحظہ میں طے کر لیتا ہے۔ اور ہاتھ میں لے آتا ہے۔ اور دونوں جہان کا تماشا ناخن کی پشت پر دیکھ لیتا ہے۔ اسے لکھنے پڑھنے اور قلم پکڑنے کی کیا حاجت ہے۔ یہ مراتب کچھ بھی مشکل نہیں۔ بلکہ بازی گری ہے۔ تو اسے نہ خرید! اگر خریدے گا تو تو گاؤ خر ہے۔

اب یہ دیکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ کی معرفت اور توحید کس طرح حاصل ہو سکتی ہے۔ اور اس کے لئے تصور کا نور درکار ہے۔ اور تصوّر نور مرشد جامع سے حاصل کرنا چاہیئے جامع مرشد کا یہ کام ہے کہ وہ اسم اللہ ذات تصوّر سے طالب کو دیکھنے پہچاننے کے لائق اور مناسب چیز کو دکھا دیتا ہے۔ اور پہنچا دیتا ہے۔ اور ایسی ولایت دکھاتا ہے۔ جو سراسر ہدایت ہے۔ جو وہم وخیال میں نہیں آسکتی۔ اس کو وہی شخص جانتا ہے۔ جو نور کو پہنچ جائے اور نور بغیر جسم وجان ہے۔

واضح رہے کہ انسان عبادت اور آزمائش کے لیئے پیدا کیا گیا ہے۔ نہ نفس پروری اور دنیاوی لذت وآسائش کے لیئے یہ ہوس دل سے نکال دو۔ اور شیطانی حیلہ وحجّت چھوڑ کر مولےٰ کی معرفت کا رخ کرو۔

قولہٗ تعالےٰ - اِنِّىْ وَجَّهْتُ وَجْهِىَ لِلَّذِىْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ط ۔ میں نے ایک طرف ہو کر زمین وآسمان کے پیدا کرنیوالے کی طرف رُخ کیا ہے۔ اور میں مشرک نہیں ہوں۔

روئے خود آوردہ ام بارُوئے تو نحن اقرب گفت باگفتگو
سخن زاں الہام شد رحمت کرم ہر کہ وحدت یافت آنرا نیست غم

صاحب نظر عارف جو طالب اللہ کو ایک لحظہ میں فقر و ہدایت بخش دیتا ہے۔ وہ صرف تصوّر نور اور قرب حضور کے سبب بخشتا ہے۔

اب دیکھنا چاہیئے کہ تصوّر کی ابتدا کیا ہے۔ اور انتہا کیا؟ تصوّر کیا ہوتا ہے؟ اور متوسط تصوّر کسے کہتے ہیں؟

تصوّر میں یہ توفیق ہے۔ کہ جس طرح متوجہ ہو۔ اسے خدا رسیدہ بنا دیتا ہے۔ اگر غیب الغیب پر تصوّر کیا جائے۔ تو بلا شک و شبہ حضوری حاصل ہوتی ہے۔ یا کم از کم اللہ تعالےٰ صاحب تصوّر پر مہربان ضرور ہو جاتا ہے۔ تصوّر سے قرب اور حضوری الٰہی حاصل ہوتے ہیں۔ صاحب تصوّر کو وسیلہ، طریقہ اور راہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ کیونکہ راستے میں سراسر آفات و راہزنی ہوتی ہے۔

آہ! ارے احمق! مرشد سے ناظرات حاضرات طلب کر۔ کیونکہ تصور باطنی سے کسی شخص کی صورت اپنے تصوّر میں لا کر خواب یا مراقبے یا استخارے میں اس سے مدد لی جاتی ہے۔ جس سے یقین زیادہ ہو جاتا ہے۔ اور باطنی تصرف بڑھتے بڑھتے ظاہری تصرّف کی نوبت آجاتی ہے۔ پس معلوم ہوا کہ تصرّف میں عامل صاحب تصوّر یا صاحب توجہ ہوتا ہے جو درمیانی حجابات کو اٹھا دیتا ہے۔

یقین بمنزلہ علم ہے۔ جس کا محروم جاہل بیدین ہے۔ یقین تین قسم کا ہوتا ہے۔

اوّل۔ علم الیقین جیسا کہ علماء کو علم پر یقین ہے۔

دوئم۔ عین الیقین۔ جو مجذوبوں کا مرتبہ ہے۔ کہ عین کو عین سے دیکھ کر اپنے تن بدن سے بیخبر ہو جاتے ہیں۔ اور زیر و زبر کے تماشے کرتے ہیں اپنے تئیں نہیں دیکھتے۔

سوئم۔ حق الیقین۔ یہ محبوب عجائب مرغوب کا مرتبہ ہے۔ اس کے ذریعے طالبوں کا ہر ایک مطلب سنور جاتا ہے۔ کیونکہ حق الیقین میں حق سے حق پہنچتا ہے۔ اسے دیکھتا ہے پا لیتا ہے اور ملاتا ہے۔ لیکن اپنے تئیں بیچ میں نہیں دیکھتا۔ اپنے تئیں فنا کرتا ہے۔

کامل مرشد کی پہچان اور آزمائش یہ ہے۔ کہ طالب و مُرید کی جمعیت کے لئے اسم اللہ کے حاضرات کے ذریعے زندہ، مُردہ۔ جن و انسان اور فرشتوں کو مسخر کر کے ان کے حالات اسے دکھائے۔ تاکہ طالب تجلیات کے انوار دیکھ کر دُرست یقین بن جائے۔ اور اس کی حالت اَلْمُرِیْدُ لَا یُرِیْدُ کے مصداق

ہو جائے ۔

جس کو معرفت الٰہی کا خزانہ ملا۔ فقیر سے ملا۔ اور اس نے فقر کو اپنی تحقیق بنایا نہ کہ فقیر کو۔

فقر اور فقیر میں یہ فرق ہے۔ کہ صاحب مرتبہ فقر کو ہمیشہ حضوری کا مشاہدہ اور ذائقہ حاصل ہوتا ہے۔ اور فقیر ہر وقت فاقے سے رہتا ہے۔ اور مجاہدہ حیاتی سے حیات النبیؐ زندگی اسے نصیب ہو جاتی ہے۔ اور یہ مرتبہ "ہمہ اوست" کا ہے۔ جس کی تاثیر یہ ہے کہ اسکے ذریعے تمام امت زندہ ہو جاتی ہے۔ اور یہ مرتبہ ہمہ اوست کا ہے۔ جو شخص حیات النبی کی زندگی کو زندگی خیال نہیں کرتا۔ بلکہ موت جانتا ہے۔ اس کے منہ میں خاک۔ وہ خود دونوں جہان میں روسیاہ ہے۔ وہ ضرور شفاعت محمدی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محروم رہے گا۔ ایسا شخص جھوٹا اور منافق شخص امت محمدی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ہی نہیں۔ حدیث۔ الکذاب لا امتی۔ جھوٹے میری امت ہی نہیں۔ جو علم تصور اور تصرف سے بے خبر ہے۔ وہ شقی اور بیدین ہے۔ اولیاء اور انبیاء علیہم السلام کو مشاہدہ حضوری کا مرتبہ بمنزلہ معراج ہے جس میں وہ ہر حالت میں دونوں جہان کے اندر زندہ ہیں۔

جو شخص اخلاص اور یقین سے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے یہ عرض کرے کہ یا رسول اللہؐ! میری فریاد سنئے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مع لشکر صحابہ اور امام حسن وحسین رضی اللہ عنہم اسی وقت تشریف لا کر ظاہری آنکھوں سے زیارت کراتے ہیں۔ اور فریادی آنجناب کی خاکپا کو سرمہ بناتا ہے۔ لیکن بے اخلاص و بے یقین۔ اگر دن رات بھی دوگانہ ادا کرتا رہے۔ تو خود حجاب میں رہے گا۔

مرشد کامل باطنی طریق پر جناب سرور کائنات کی مجلس میں پہنچا سکتا ہے۔ اس حقیقت کو احمق اور مردہ دل کیا جانے۔ خواہ وہ عمر بھر علم کا مطالعہ ہی کیوں نہ کرتا رہے۔

واضح رہے کہ جو طالب مردود اور مرید مرتد کی طرح بھی اپنے پیر و مرشد کے کہنے پر اعتبار نہ کرے۔ اور معرفت الٰہی اور وصال حضور کا یقین نہ کرے۔ اس کا یہ علاج ہے کہ اس بیدین و بے یقین کو حضوری اور شرف لقا کی دوائی دی جائے۔ تاکہ یقیناً دیکھ لے اور صاحب وصال ہو جائے۔ اگر ایسا نہیں ہوگا۔ تو رجعت میں پڑ کر معرض زوال یا طلب دنیا میں پھنس جائے گا۔ یا زن مرید اور نفس پرست ہو جائے گا۔

جو شخص راہ فقر میں قدم رکھ کر پیر و مرشد کو وسیلہ اور یقین کو توشہ بناتا ہے۔ تو پیر و مرشد بھی ہر وقت اس کا اس طرح نگہبان رہتا ہے۔ جس طرح ماں شیر خوار بچے کی۔ یقیناً لڑکا لڑکا ہی ہے۔ خواہ وہ نبی ہی کیوں نہ ہو۔ جس شخص کو اس راہ میں درد حاصل نہیں وہ مرد ہی نہیں۔

حدیث۔ طَالِبُ الدُّنْیَا مُخَنَّثٌ وَ طَالِبُ الْعُقْبیٰ مُؤَنَّثٌ وَ طَالِبُ الْمَوْلیٰ مُذَکَّرٌ۔ دنیا کا طالب مخنث ہے۔ اور عاقبت کا طالب مونث ہے اور مولیٰ کا طالب مذکر ہے۔

قادری طالب یا مرید جب سات دن کا کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی ضرب دل پر لگاتا ہے۔ تو اس کے ساتوں اعضاء سر سے قدم تک ذاکر اور منور ہو جاتے ہیں۔ اور ایک ہفتے کے بعد ہمیشہ کے لئے اسے مشاہدہ حضوری حاصل ہو جاتا ہے۔

## طالب ال مدعی شیطان صفت
## در شکایت یا حکایت معرفت

جب کامل مرشد طالب کو علم دعوت کی تلقین کرتا ہے۔ تو اسے پور الیقین ہو جاتا ہے۔ کیونکہ علم دعوت طالب کے لئے جہان نما ہے اور ہر مشکل کام کو حل کرنے والا ہے۔ اس واسطے کہ علم دعوت امر غالب ہے۔ اس سے جمعیّت حاصل ہوتی ہے۔

جو شخص علم دعوت پڑھتا ہے تمام مخلوق اس سے گفتگو کرنے لگتی ہے۔ چنانچہ اگر جنگل میں جائے تو تمام نباتات اسے کہتی ہے کہ اے ولی اللہ! مجھے لے لے! کیونکہ کیمیا اکسیر کی بوٹی ہوں مجھے پگھلے ہوئے تانبے میں ڈالنا تو سارا سر تانبا سونا بنا دوں گی۔ اگر قرآن شریف کی تلاوت کرتا ہے۔ تو اسم اعظم کو آواز دیتا ہے۔ کہ اے ولی اللہ! میرا ورد کرتا کہ تیرے سارے مطلب بر آئیں۔ کیونکہ میں جمعیّت کل ہوں۔ اور جمعے کے نیک اور سعد گھڑی آواز دیتی ہے کہ اس وقت جو مانگے سو پائے۔ اگر پہاڑ پہ جائے تو ہر پتھر کے ٹکڑے سے آواز آتی ہے۔ کہ اے ولی اللہ! میں سنگ پارس ہوں۔ چونکہ میں سنگریزوں میں پڑے ہوئے میری کچھ قدر و منزلت نہیں۔ اس لئے مجھے اٹھا کر لوہے سے لگا۔ تاکہ میں اسے سونا بنا دوں۔

جو شخص اس طرح کا علم دعوت پڑھتا ہے۔ اور تصرّف تصوّر نہیں جانتا۔ وہ سراسر احمق ہے۔

جو شخص علم دعوت پڑھتا ہے۔ وہ لا یحتاج ہو جاتا ہے۔ اور دونوں جہان کی چیزیں اس کے قبضے میں آجاتی ہیں ؂

علم دعوت کی انتہا عامل کے لئے بمنزلہ معراج ہے۔ اور ناقص کے لئے استدراج جو شخص مرشد کامل سے عنایت کا گنج غیبی اور ہدایت کی معرفت لاریبی حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اسے مرشد کامل توجہ ہی سے حضور میں پہنچا دیتا ہے۔ اور پھر تصرف سے واپس لے آتا ہے۔ حالانکہ زبان سے کچھ نہیں کہتا۔ بعض تو بہ سبب حرص و ہوا خاموش رہتے ہیں۔ لیکن یاد رہے کہ اہل مکر کا مرتبہ مردود ہے۔ یعنی اس کی جڑ پر خطر ہے۔ مگر اہل معرفت کا مراقبہ نیک ہے۔ یعنی وہ ذات سے ملا ہوا ہوتا ہے۔ اس راستے میں ایسی آنکھ ہونی چاہیے۔ جو جھٹ تمیز کر جائے کیونکہ لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ نہ ڈر اور نہ غم کر۔ صرف ان عاشقوں کے لئے ہے۔ جو انتہا کی انتہا پر پہنچے ہوئے ہیں۔ جو شخص فنا فی اللہ کے مرتبے پر پہنچتا ہے، اسے ہدایت و بدایت یاد نہیں رہتی۔ زاہد دوزخ کے خوف سے ڈر رہا ہے۔ لیکن عاشق ہمیشہ اشتیاق میں مسرور رہتا ہے۔ عالم علم پر مغرور ہے۔ اور فقیر نور حضور میں غرق ہے یہ اس عالم و فاضل کی نوید ہے۔ جس نے علماؤ کے علم کو حاصل کر لیا ہے۔ اس مرتبے پر وہی شخص پہنچتا ہے۔ جس پر جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے کسی کامل ولی اللہ کی ظاہری و باطنی توجہ ہو۔

پس معلوم ہوا کہ فقیر اور ولی اللہ سے علماء کو فیض حاصل ہوا کرتا ہے۔ لیکن علماء کا یہ حال ہے کہ وہ فقیروں کو دیکھ کر سخت ناراض ہوتے ہیں۔ اور حسد کے مارے انہیں دیکھنا تک پسند نہیں کرتے۔ خواہ فقیر صاحب علم و حلم ہی کیوں نہ ہو۔ اور قرآن و حدیث ہی کیوں نہ پڑھتا ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ علماء کہتے ہیں۔ کہ ہم دریا کی لہر ہیں۔ اور فقرا کہتے ہیں کہ ہم عین دریا ہیں ؏

نہ خودیم نہ خدائیم نے از خدا جدائیم

پس علماء اور فقرا دونوں حق بجانب ہیں۔ ابتدا میں علماء اور انتہا میں فقراء بغیر علم کے کوئی بھی خدا رسیدہ نہیں بن سکتا۔

اے جاہل! احمق بے حیا جاہل اس شخص کو کہتے ہیں۔ جو کسی چیز کو اللہ تعالیٰ سے بہتر جانے ؂

غرق فی التوحید گشتم ذات نور گم شدم زاں غلغلہ شد در حضور
ناتوانی خویش را از خلق پوشش عارفاں را کے پسند این خود فروش

فقیر کے سر پر اللہ تعالٰے کا اسم ہے۔ پس اس اسم کی تعظیم و تکریم کر۔ خواہ فقیر کی صورت دیوار پہ بنی ہو۔

اور علماء کے سر پر علم کا نام ہے۔ اور علم سے مراد اسم اللہ ذات کا جاننا اور پا لینا ہے۔

قرآن شریف کی سب سے پہلی آیت جو نازل ہوئی وہ یہ تھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ط۔ اپنے پروردگار کا نام لے کر پڑھ۔ جس نے مخلوقات کو پیدا کیا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ سارا قرآن شریف اسم اللہ کی شرح اور تفسیر ہے۔ جو شخص بات کی کنہ سے اسم اللہ پڑھتا ہے۔ اس سے کسی قسم کا علم بھی مخفی نہیں رہتا۔ یقین ہے کہ ایسا شخص تمام جہان کو نظری توجہ سے توفیق فیض۔ باطنی تحقیق حضور اور معرفت الا اللہ کی معرفت اور مجلس محمدی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم حاصل کرا سکتا ہے لیکن حضوری معرفت قرب با جمعیت اور الٰہی خزانوں کی ہدایت و ولایت کم حوصلہ۔ خادم خام اور مرید ناتمام کے وجود میں نگاہ رکھنا بہت مشکل ہے۔ کیونکہ خام کا وجود کچے برتن کی طرح ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔ سو مرشد کو چاہئے کہ پہلے اس کے کچے" وجود کو توجہ نظری سے پختہ کرے اور پھر اسے حضوری میں پہنچائے تا کہ ٹوٹ نہ جائے ؎

شادگی است نہ فرزند ہر کہ خورسند است
پدر و مادر را ایام غم فرزند است

علم سراسر قیل و قال اور گفت و شنید اور حجاب اکبر ہے۔ جو معبود کی معرفت سے باز رکھ وجود میں غرور پیدا کرتا ہے۔ جو شخص یہاں پہنچ کر نفس کو چھوڑ دے۔ اس میں خودی اور خود پرستی نہیں رہتی۔ جو شخص اس مرتبے پر پہنچتا ہے۔ اسی کو معلوم ہوتا ہے۔ اور عین کو عین سے پڑھتا ہے۔ پھر اسے علوم کی ضرورت نہیں رہتی ؎

اے عالم ناداں کہ تو از علم غروری نزدیک تو معبود تو از وے دوری
کشاف و ہدایہ گرچہ ہمہ مے خوانی تا خدمت خاصاں نکنی ہیچ ندانی

حدیث سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُ الْفُقَرَآءِ قوم کا سردار فقرا کا خادم ہوتا ہے۔ جب سرداروں کی یہ کیفیت ہے۔ کہ فقیروں کے خادم ہوتے ہیں تو دوسروں کی کیا ہستی ہے کہ فقیروں اور درویشوں کے آگے دم ماریں۔

واضح رہے کہ اللہ تعالےٰ قدیم ہے۔ اور قدیم کو زبان قدیم سے یاد کرنا چاہیئے۔ چشم قدیم سے دیکھنا چاہیئے۔ قدیمی کانوں سے سننا چاہیئے۔ قدیمی زبان۔ آنکھ اور کان۔ اور دل اور قلب و رُوح ہیں۔ کہ علم با تصدیق پڑھتا ہے۔ اور قرآنی آیات پر زبان سے اقرار کرتا ہے۔ تو نہ اقرار میں ثابت قدم ہے۔ نہ تصدیق میں زندہ دم۔ ایسے بے معرفت علم پڑھنے سے بجز دنیاوی روزگار کے اور کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔

علم تعلق گوشت کے ٹکڑے یعنی زبان سے اقرار کرنا ہے۔ اور علم تصدیق باعیان نفس فنا کا۔ قلب زندہ۔ روح بقا۔ حضوری با ادب و با حیا ہے۔ جو شخص ان مراتب پر پہنچتا ہے۔ وہی عالم باللہ اور عالم ولی اللہ ہو جاتا ہے۔

واضح رہے کہ اللہ تعالےٰ قدیم ا قدیم کو قدیمی زبان سے یاد کرنا چاہیئے۔ اور قدیمی زبان سے اس سے ہمکلام ہونا چاہیئے۔ قدیمی آنکھ سے دیکھنا اور پہچاننا چاہیئے۔ اور قدیمی کانوں سے سننا چاہیئے۔

زبان قدیم دل ہے۔ اور قلب چشم قدیم رُوح ہے۔ اور گوش قدیم سِر ہے۔ پس غفلت کی روئی۔ گوش قدیم میں نہیں بھرنی چاہیئے۔ اور قدیمی مراتب کو اس آیت سے دیکھنا چاہیئے۔ قولہ تعالیٰ۔ وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ۔ اور وہ تمہارے اندر ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے۔

یہ آیت، صادقوں، عارفوں۔ اہل توفیق۔ اہل تحقیق۔ اور اہل تصدیق کے بارے میں ہے۔ عالم زبانی جو نفس کی قید میں مبتلا ہے۔ اور خطرات شیطانی میں پھنسا ہوا ہے۔ اسے علم باطنی کی کیا خبر! وہ تو مادر زاد اندھا ہے۔ جو قیل و قال اور شور و شر کے مرتبے میں ہے۔ ان مردہ دلوں بے عیانوں بے معرفت اشخاص سے ہم صحبت و ہمکلام ہونے سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ جو کہ بظاہر انسان اور بباطن حیوان ہیں۔ اور معرفت الٰہی سے محض نابلد ہیں۔ جب آخری زمانہ ہوگا۔ تو اولیاء اللہ اور عاشق و طالب نہیں ہوں گے۔ جو درویشوں کا منکر ہے وہ بے نصیب اور پریشان ہے۔

فقیر کے تین مراتب ہوا کرتے ہیں۔ پہلا مرتبہ علم جس سے اسے اَلْعُلَمَاءُ وَارِثُ الْاَنْبِیَاءِ کا خطاب ملتا ہے۔
دوسرا مرتبہ اولیاء اللہ کا۔
تیسرے مرتبے میں زندہ جان اور فرحت الرُّوح کا خطاب ملتا ہے۔ اس وقت وہ لامکان میں ہوتا ہے۔
پیر و مرشد کے پاس دن رات شکوہ اور شکایت و گفتگو اور حکایت نہیں کرنی چاہیئے۔ مرشد اہل نفس کو اس شکوہ و شکایت سے نکال کر لانہایت میں لے جاتا ہے۔ اور جب نفس مقام نور میں پہنچتا ہے۔ تو سو سو شکر بجا لیتا ہے۔ اور طرح طرح کی نعمتیں کھاتا ہے۔ اور شہد اور دودھ پیتا ہے۔ اطلس زیب تن کرتا ہے۔ ان باتوں کو عجیب خیال نہ کرو۔ ایسے لوگ ظاہر میں غافل اور باطن میں ہشیار ہوتے ہیں ؎

آں علم دیگر بود باشد حضور
آں علم نور است زاں کلی شعور

وہ لوگ بڑے ہی غافل ہیں کہ تھوڑا سا علم اور عقل حاصل کر کے اہل کل ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔
کامل فقیر کو ظاہری و باطنی علم کی توفیق بھی حاصل ہوتی ہے۔ اور قرب الٰہی اور حضوری بھی وہ کل میں جزو کا مشاہدہ کرتا ہے۔ یہ مراتب لایحتاج فقیر کے ہیں۔ جو ایک ہی نگاہ سے زمین کی ساری مٹی کو سونا چاندی بنا دیتا ہے ؎

مرا از پیر طریقت نصیحتے یاد داشت
کہ غیر یاد خدا ہر چہ ہست برباد است

؎ دولت لبگاں وا دند و نعمت بہ تراں
من اس اما نیم تماشا نگراں

واضح رہے کہ یہ مراتب بھی احسان ہیں کہ جسم جسم سے نکلے اور پھر جسم میں آجائے اور اپنی صورت خود دکھائے۔ اور اپنے آپ سے آپ نکل آئے۔ لیکن اس صورت و شکل کو تحقیق کرنا مشکل کام ہے۔ کیونکہ یہ صورت حسب ذیل ہو سکتی ہے۔
صورت نفس۔ صورت شیطان۔ صورت خناس۔ صورت وسوسہ و خطرات صورت وہم خیال۔ صورت مشاہدہ احوال اور صورت استدراج۔ جنونیت ان میں سے یا تو وہ صورت جمال الٰہی کی ہوگی یا صورت قلب و روح کی یا وہ ذکر سلطانی

کی صورت ہے۔ جو دریا کی لہر اور طوفان نوح کی طرح ہے۔ یا وہ مرشد فنا فی اللہ کی صورت ہے۔ جو وسیلہ دیدار ہے۔ یا وہ صورت دنیا دھی دھوکا دینے والی ہے۔ سو ان صورتوں کی تاثیر و لذّت اور نیک و بد خصلت۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھ کر معلوم کرنی چاہیئے۔ اور ساتھ ہی یہ تسبیح پڑھنی چاہیئے۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اور کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھ کر اس صورت میں پھونکنا چاہیئے، اگر ایسا کیا جائے گا۔ تو وہ صورت ہمکلام ہو گی۔ اگر غیر ہے تو گم ہو جائے گی۔ اگر خاص ہے تو قائم رہے گی۔ اور قرب و وصال کا وسیلہ بنے گی۔ اگر باطل ہے تو فوراً زائل ہو جائیگی۔

یہ طریقت کا مقام ہے۔ اس مقام میں بعض طالب و مرید دیوانہ اور مجنوں بن جاتے ہیں۔ اور بعض سر داڑھی منڈا ننگے سر اور ننگے پاؤں پھرنے لگتے ہیں۔ ایسے لوگ بے نور و بےحیا اور معرفت الٰہی سے محروم رہتے ہیں اور بعض بدعتوں میں مبتلا ہو کر قرب و حضوری سے ناکام رہجاتے ہیں۔ بعض تارک الصّلوٰۃ بن کر فنا فی اللہ ذات سے محروم رہ جاتے ہیں۔ بعض غلبات جذب میں آکر مر جاتے ہیں۔ اور بعض دریا میں غرق ہو جاتے ہیں۔ بعض آگ میں جل جاتے ہیں۔ بعض شرک و کفر میں پڑ جاتے ہیں۔ اور جو کچھ منہ میں آتا ہے۔ بک دیتے ہیں۔ اور جو کچھ ملتا ہے کھا لیتے ہیں۔ اور حلال و حرام کی تمیز نہیں کرتے حالانکہ وہ اہل فساد و فتنہ ہوتے ہیں۔ لیکن پھر بھی اپنے تئیں تارک الدنیا کہتے ہیں۔ اس شیطان فرقہ پر لعنت ٭

اس راہ کی اصل اسم اللہ ذات کا تصوّر ہے۔ کہ صاحب تصوّر کو ابتداء و انتہا میں افعال و اقوال اور احوال میں قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ جو شخص یہ راہ نہیں جانتا۔ وہ شروع اور انجام میں خلاف شرع اور باز وال ہے ؎

لذّت نور است بالذات حضور　　ہر لذتے باز دارد حق بنور

حضور و معرفت کے نور کی لذّت دو نو جہان کی لذّتوں سے بڑھ کر ہے۔ اس سے روح کو فرحت حاصل ہوتی ہے جسے یہ لذّت حاصل نہیں۔ وہ انسان ہی نہیں بلکہ حیوان بدتر ہے۔ اور اللہ تعالےٰ سے بے خبر اور غافل ہے۔

اے صاحب علم غافل! یاد رکھو۔ نفس دنیا کی طلب میں ہوتا ہے۔ اور قلب

زندگی میں بیدار ہے۔ اور روح و بیدار کی طلب کرتا ہے۔ پس تجھے ان تینوں میں سے کون سی چیز درکار ہے اور پسند ہے۔
قرآن شریف میں حکم ہے۔ کہ نفس و دنیا کو چھوڑ دو۔ اور شیطان کو اپنا دشمن سمجھو۔ اور اس سے چوکنے اور چوکس رہو۔
فقیر اس واسطے کامل اور حق شناس ہے کہ وہ شریعت اور قرآن کے موافق دنیا نفس اور شیطان کے مخالف ہے۔ تجھے ان میں سے کونسا پسند ہے؟ اس کا جواب یہ دو۔ کہ اللہ تعالےٰ بس باقی ہوس ہے

طالب وصل شدن غائب کوتہ نظری است
دوست در دل چو مقیم است چہ ہجراں چہ وصال

جو مرشد حاضرات اسم اللہ سے فنا فی اللہ۔ حاضرات اسم محمد سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے فنا فی الرسول اور حاضرات فقیر و شیخ سے فنا فی اللہ اور ولی اللہ ہے۔ اور قرب معرفت اور حضوری ظاہر اطوار پر دکھا دینے والا ہے۔ وہ ہرگز ذکر و فکر مراقبے اور ورود و ظائف میں مشغول نہیں کرتا۔ صرف ایک ہی توجہ سے یکبارگی حضور الٰہی میں پہنچا دیتا ہے۔ اسے حضوری کے سوا کوئی راہ نہیں آتی ہے

بے حضوری ہر طریقت رہزن  مرد مرشد برد خاطر انجمن
گر تو خواہی معرفت اہل از وصال  چشم پنہاں دار رسم کن لازوال
در مقام لی مع اللہ میر سید  مے شود تجرید و تفرید و توحید!
فیض فضلش یافتم از مصطفےٰ ام  شد وجودم نور از اسم خدا
ہر کہ منکر از خدا و از نبی  آں شود مرتد و مردود و شقی
باہو، ہمراز خدا ایں راہ نما  گر بیابی طالبے چشم لقا

طالبوں میں سب سے بدبخت بے اخلاص اور بدکار وہ ہے۔ جو آخر کار مرشد کی خدمت میں بے ادب اور مدعی ہو۔ خدمت کے سال مہینے اور دن گنے۔ اور عمر بھر باادب نہ رہے۔ ایسا شخص تمام مراتب، مطالب سے محروم رہتا ہے۔ مرشد اسم اللہ ذات کے تصور یا عمل دعوت قبور سے ہر روز طالب کو ایک خاص مقام حاصل کرا سکتا ہے۔ اور بغیر مجاہدہ و تکلیف تصرّف عنایت کر سکتا ہے۔

واضح رہے کہ فقیر اور فقر کے طالب کے ابتدائی دو مراتب ہوا کرتے ہیں۔ ایک یہ کہ روئے زمین پر مشرق سے لے کر مغرب تک اور جنوب سے لے کر شمال تک اور قاف سے لے کر قاف تک جس قدر خزانے، جن انسان۔ حیوان، چرند، پرند وغیرہ ہیں۔ ان سب پر تصرف اسے حاصل ہوتا ہے۔ چونکہ وہ سلیمانی سلطنت کو فانی جانتا ہے۔ اس لئے دنیا کی بادشاہی اختیار نہیں کرتا۔ کیونکہ ایک دم کی حضوری ہزارہا بادشاہیوں سے بدرجہا بہتر ہے۔

دوسرے یہ کہ مفلس وگدا۔ کو پہلے ہی روز توفیق توجہ سے ساتوں ولایتوں کو مسند پر بٹھا دیتا ہے۔ اور جس بادشاہ کو چاہے معزول کر سکتا ہے۔ یا قائم کر سکتا ہے۔ اس قسم کی خدمات اہل حضوری و فنا فی اللہ فقیر کے ذمے ہوا کرتی ہیں۔ جس شخص نے بغیر محنت و مشقت خزانے اور بادشاہی کا قبضہ حاصل کیا۔ فقیر اللہ سے کیا۔ اور فقیر کو ہمیشہ اپنا رفیق بنایا۔

واضح رہے کہ علم کیمیا کا ہنر فقیر کے ہاتھ ہوتا ہے۔ جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔ یہ مثل مشہور ہے کہ جس نے وجود میں کیمیا کے علم کا شوق پیدا ہوتا ہے۔ وہ موس بے نصیب بن جاتا ہے شاید وہ کسی ترکیب سے یہ حاصل کرے۔ لیکن یاد رکھو کہ وہ بخیل۔ رقیب مطلوب نارسیدہ شوخ بے حیا۔ طلب کیمیا کے رنج و افسوس میں جان کھپاتا ہے۔ اور آخر کو یاس و امان لے کر قبر میں آسوتا ہے۔

یہ علم فقیر اولیاء اللہ کی نظر میں بالکل آسان و سہل ہے۔ لیکن تمام دنیا کا مرتبہ اس واسطے نہیں دیتے کہ کہیں اللہ تعالے سے باغی نہ ہو جائیں۔

قولہ تعالیٰ۔ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ۭ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ۲۷ سورہ الشوریٰ۔ اگر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا رزق وسیع کر دے۔ تو روئے زمین پر باغی ہو جائیں۔ لیکن وہ اپنی مرضی کے مطابق رزق عنایت کرتا ہے۔ کیونکہ وہ اچھی طرح جاننے والا اور آگاہ ہے۔

علم کیمیا کی چاٹ جان کے لئے بمنزلہ زحمت اور کیمیاگر جہان کا چور اور ایمان کا دشمن ہے۔ کیمیاگر ہمیشہ حیران و پریشان رہتا ہے۔ اس کا ہم مجلس وسوسہ شیطانی ہے۔ اصل کیمیا ایک ہی درم ہے۔ جو اس سے زیادہ طلب کرتا ہے۔ وہ جھوٹا ہے اور علم کیمیا میں ناکمل ہے ے

کیمیا ہنر است من ہادی کرم | ہر کہ بیند روئے من زاں رفتہ غم
کیمیا ہنر است من رہبر خدا | مے شناسم طالباں لائق لقا
کیمیا ہنر است من دائم کمال | ہر کمالے را بود آخر زوال
کیمیا ہنر است من دردل شناس | نیک و بد را مے شناسم بالباس
نظر ازل ابد باشد آہ آہ | با نگاہش با ولیش یافت راہ
ہر علم را در عمل آوردہ ایم | ہر تصرف نخزدہ با خود بردہ ایم
نفس را رسوا کنم مہر از خدا | بر ہر درے قدم زنم بر از خدا

واضح رہے کہ جو شخص یہ کہتا ہے کہ میں کیمیا دان عارف باللہ ہوں وہ ہرگز نہیں ہوتا جو شخص دراصل کیمیاگر اور عارف باللہ ہوتا ہے۔ وہ جس پر مہربان ہوتا ہے اسے دکھا دیتا ہے۔ طالب صادق اور جاں نثار کو اس سے آگاہ کرنا چاہیئے۔ کم حوصلہ کو اس سے واقف کرنا موجب زوال اور سراسر خطا ہے۔

# شرح حاضرات اسم اللہ ذات اور حاضرات کلمہ طیبہ متبرکات

جس کا نفس فاقے سے عاجز آگیا ہوں۔ اور طاعت کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ اور اللہ تعالےٰ کی قضا و قدر پر اسے یقین ہو اس کے لئے سوال کرنا حلال ہے۔ چنانچہ اس بارے میں حدیث ہے۔ مَنْ جَاعَ وَلَمْ یَسْئَلُ فَدَخَلَ النَّارَ۔ جسے بھوک لگے اور سوال نہ کرے۔ وہ دوزخ میں پڑے گا۔

قولہ تعالےٰ۔ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ۔ سائل کو مت جھڑکو۔

جہان بھر کو اپنے پاس حاضر کرنا اور تمام مخلوقات کے سارے دفاتر کو ظاہر کرنا کن فیکون کے حاضرات سے ہو سکتا ہے۔ نیز اس سے دونوں جہان کا تماشا پشت ناخن پر دکھا سکتا ہے یا ہاتھ کی ہتھیلی یا روشن دل کے آئینے میں۔ نیز ماضی کے حقائق اور زمانہ آئندہ کے احوال اسم اللہ ذات کے حاضرات کے مدد سے منکشف ہو جاتے ہیں۔ اور اسم اللہ ذات سے تمام بدن اور قلب وغیرہ نور بن جاتے ہیں۔

یہ جمعیت کا انتقال با وصال اور نعم البدل بعض کو ظاہر میں بطور تحقیق اور باطن میں

بطور توفیق حاصل ہوتا ہے۔ اور بعض کو باطن کی دید کی توفیق اور ظاہر میں مرتبہ تحقیق حاصل ہے۔ اور بعض کے لئے ظاہر و باطن دونوں باعیاں ہوتے ہیں۔ جن کی یہ حالت ہوتی ہے۔ وہ اللہ تعالےٰ سے خواب، مراقبہ اور موت کی طرح یکتا ہوتے ہیں۔ یہ مراتب مُوتُوا قَبْلَ اَنْ تَمُوتُوا کے ہیں ان پر تعجب نہ کر۔ اور غیب پر انکار نہ کر کیونکہ یہ غیب قرآن شریف ہے۔ جس میں کسی طرح کا شک و شبہ نہیں۔

قولہ تعالیٰ۔ الٓمّٓ۔ ذٰلِکَ الْکِتَابُ لَا رَیْبَ فِیْہِ ج ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ۔ یہ ایسی کتاب ہے جس میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں یہ ان پرہیز گاروں کے لئے سراسر ہدایت ہے۔ جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔

اسم اللہ ذات کے حاضرات کے آزمانے کی خاطر صاحب حاضرات جب قبرستان میں جاتا ہے۔ تو قبرستان کی تمام روحیں اس کے سامنے آ حاضر ہوتی ہیں۔ اور اس سے ہم کلام ہوتی ہیں۔ اور اسے قبروں کے حالات سے منکشف ہوتے ہیں۔ اور ان کا بدبخت یا نیک بخت ہونا اس پر واضح ہو جاتا ہے۔

اس غیب پر تعجب نہ کر اور نہ اس کو غیب خیال کر۔ ورنہ تو شرمندہ اور خوار ہوگا۔ یہ غیب قرآن شریف سے ہے۔ جس میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں۔

قولہ تعالیٰ۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّھُمْ بِالْغَیْبِ لَھُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّ اَجْرٌ کَبِیْرٌ ط جو لوگ اپنے پروردگار سے غائبانہ ڈرتے ہیں۔ انہیں کے واسطے بخشش اور بڑا اجر ہے۔

اسم اللہ ذات کے ذریعے تمام جہان کے علوم معلوم ہو جاتے ہیں۔ اور جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قرآن نص اور حدیث پڑھتا ہے۔ جس شخص کو اس پر اعتبار نہیں وہ نجس اور خبیث ہے۔

نیز حاضرات اللہ کے وسیلے ازل سے ابد تک کی تمام روحیں مصافحہ کرتی ہیں۔ حاضرات کئی طرح کے ہیں۔ چنانچہ حاضرات ذات بھی ہوتے ہیں۔ اور حاضرات صفات بھی حاضرات حیات بھی ہوتے ہیں۔ اور حاضرات ممات بھی۔ حاضرات نفسانی بھی ہوتے ہیں۔ اور حاضرات جنونیت یا مؤکل بھی۔ حاضرات دفع شیطانی، حاضرات طبقات طبقات قاب قوسین حاضرات نفس۔ قلب روح اور سر بھی ہوتے ہیں۔ اور تمام اعلےٰ اور ادنیٰ

حاضرات کا منکشف ہونا۔ اس نقش کے طے کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ کامل شخص اس نقش سے خزانے کا تصرف اور تمام مطالبات بغیر محنت دکھاتا ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| تصرف حاضرات اللہ حاصلات جمعیت | علم غیب خدا امید اند خاصہ بندگان نور را | جمعیت لِلّٰہِ معرفت حاضرات |
| لہٗ [illegible] | عالم الغیب والشہادۃ ھو الرحمٰن الرحیم | ھو [illegible] |
| تصرف جمعیت اللہُ معرفت حاضرات | لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ | جمعیت حاضرات لِلّٰہِ معرفت تصرف |

اے طالب! جلدی آکہ میں تجھے دیدار سے مشرف کروں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ اور بندے کا درمیانی حجاب کوئی سد سکندری نہیں۔ اے نفس پرست و اہل حرص! اس اس پر انکار نہ کرنا۔ اور معرفت الٰہی قرب و حضوری اور دیدار خدا کا منکر نہ ہونا ہے

اللہ زشہ رگ نزدیک چوں گوئید دور باعیاں بینم کہ دائم با حضورم!

غیر مخلوق است صورت بے مثال معرفت توحید حاصل شد وصال

مجاہدہ اور ریاضت سے وصال کا حاصل کرنا نہ سالوں میں ہوتا ہے۔ نہ مہینوں میں نہ ہفتوں میں نہ دنوں میں۔ بلکہ حاضرات سے مرشد کامل ایک گھڑی میں کرا دیتا ہے۔

فقر کی ابتدا اور انتہا سراسر معرفت ہے۔ قرب اور حضوری ہے۔

صادق طالب کی دو علامتیں ہیں۔ ایک یہ کہ مرشد کے نیک و بد اعمال کا خیال نہ کرے دوسرے ثواب و گناہ کو نہ دیکھے۔ ایسے طالب کو مرشد یکبارگی معرفت و قرب الٰہی کو پہنچا دیتا ہے۔ واضح رہے کہ علم کیمیا اکسیر اور علم کیمیا دعوت تکثیر طالبوں کو گمراہ کرتا ہے۔ کیونکہ معرفت الٰہی سے باز رکھتا ہے۔ اگرچہ لوگوں کی نگاہوں میں یہ منفعت بخش اور موجب ثواب ہے لیکن عارفوں کے لئے بمنزلہ حجاب ہے۔

حدیث۔ مَن لَّہُ المَولٰی فَلَہُ الکُلُّ۔ جس کا خدا اس کا سب کوئی

قولہٗ تعالیٰ حَسْبِیَ اللہُ وَکَفٰی بِاللہِ ہے

برہمہ علم عالمم کامل نظیر! کُل وجز در حکم شد روشن ضمیر

طلب محبت اور شوق! تینوں مراتب ہیں۔ محبت منصب ہے۔ طلب مراتب ہے اور شوق عنایت۔

پس طالب طلب میں قدم رکھے تو اسے لذت نفس، حرص دنیا۔ اور معصیت شیطانی کو تین طلاق دیتے ہیں۔ کیونکہ یہ تینوں مصاحب ایسے ہیں۔ جن کا جدا ہونا مشکل ہے نفس امارہ سے اہل دنیا میں فرعونی غرور، قارونی بخل شدادی شامت اور نمرودی رسوائی اور فتنہ آجاتا ہے۔

کامل مرشد وہ ہے جو طالب کے تمام مطالب حل کرے۔ اور اہل شوق کو ملک شوق سے عین عنایت منکشف کرے۔ اور بعینہٖ دکھادے۔

یہ تینوں باتیں حسب ذیل تین مراتب سے حاصل ہوتی ہیں:۔

اوّل۔ مرتبہ فنافی الشیخ۔ کہ جب شیخ کی صورت سامنے آجاتی ہے۔ تو جس طرف نگاہ کرتا ہے۔ اسے تصور شیخ کے مراتب نظر آتے ہیں۔

دوسرا۔ مرتبہ فی الرسول۔ جب اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تصور میں آتا ہے تو جس طرف نگاہ کرتا ہے۔ اسے مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نظر آتی ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عاشق صادق بن جاتا ہے۔

تیسرا مرتبہ۔ فنا فی اللہ کا ہے۔ جب اسم اللہ کا تصور درست ہو جاتا ہے۔ تو نفس بالکل مرجاتا ہے۔ اور جس طرف نگاہ کرتا ہے اسم اللہ تجلیات کے بے شمار انوار اسے نظر آتے ہیں۔ اسے لامکان کہتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ غیر مخلوق ہے۔ ازل و ابد یا دنیا و عقبیٰ اور بہشت سے تشبیہ دینا موجب کفر و شرک ہے۔ مومنوں اور عاشقوں کو دیدار وصال لامکان میں ہوا کرتا ہے۔ اس سے بدن میں نور اور روح میں رحمت آجاتی ہے۔ جس وقت اور جہاں دیدار ہوتا ہے۔ اس کی مثال نہیں دے سکتے۔ جو عاشق دیدار کرلیتا ہے۔ وہ مستی ہشیاری میں دیکھتا رہتا ہے۔ اور اپنی ہستی سے بیزار ہو جاتا ہے۔ کتنا ہی وہ دیکھتا ہے کبھی سیر نہیں ہوتا۔ بلکہ ھل من مزید ہی پکارتا ہے۔ یہ مراتب معرفت توحید، تفرید اور تجرید کے ہیں۔ جو کہ عین نما۔ عین لقا۔ اور قرب حضوری ہے جس مرشد میں اس قسم کی توفیق ہوتی ہے اس کے لئے تو مرید اور طالب کرنا جائز ہے

اور جسے یہ راہ معلوم نہیں ان کے لئے پیر بغیر غلطی ہے۔

ذکر یک شوق است بخشد حق لقا  ذاکراں را غرق فی اللہ با خدا
ذکر یک نور است بخشد حق حضور  کے بوند ایں ذاکران بے شعور
با ذکر ذاکر شود صاحب نظر  کے بوند ایں ذاکران گاؤ خر
ذاکراں را شد حیاتی بر دوام  ہم صحبت پیغمبر ے شد والسلام

حدیث ذِکْرُ اللہِ فَرْضٌ قَبْلَ کُلِّ فَرْضٍ۔ تمام فرضوں سے پہلا فرض ذکر الٰہی ہے۔ یعنی کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ کہنا۔

کامل مرشد وہ ہے کہ خود ابتدائی مرتبے میں ہو۔ لیکن طالبوں کو انتہائی مقام میں پہنچادے۔

نیست طالب آنکہ باشد بے وصال
نیست مرشد آنکہ دائم با وصال

مرشد عین نما ہوتا ہے۔ عین دکھاتا ہے۔ اور عین ہی فرماتا ہے۔ کہنے اور دکھانے میں فرق ہے۔ وہ طالب کو جان کنی۔ قبر لحد۔ منکر۔ نکیر کے سوال۔ حشر گاہ قیامت۔ پلصراط سے گذارنا۔ بہشت میں داخل ہونا۔ حور و قصور کو دیکھنا۔ لقائے الٰہی کی نعمت کا چکھنا۔ اور حیات و ممات کے تمام مراتب، خواب یا مراقبہ یا آنکھ یا دلیل قطعی یا آگاہی یا حاضرات یا ناظرات یا مشاہدات جمعیت یا جمال سے دکھا سکتا ہے۔

پس معلوم ہوا کہ مرشد خواہ کتنا ہی کامل ہو۔ جب تک کچھ دیکھ نہ لے۔ اس پر یقین نہ کرے۔ اگر کرے تو خام ہے اور مرشد بھی اگر طالب کو یہ سب کچھ نہ دکھائے۔ تو نامرد اور نامکمل ہے۔

واضح رہے کہ کامل مرشد اور پیر اکمل طالب یا مرید کو حاضرات اسم اللہ ذات سے ہی ایک گھڑی میں حضور واصل کر دیتا ہے۔ اور اس کے تمام مطالب بر لاتا ہے

واضح رہے کہ جو شخص کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کنہ کُنْ فَیَکُوْنَ سے پڑھتا ہے۔ وہ عالم اولیاء و ناصل فقیر ہے۔ کلمہ طیبہ ہر علم کی چابی ہے۔ اس سے ہر ایک تالا کھل سکتا ہے۔ اور سارے علوم منکشف ہو سکتے ہیں۔ کلمہ طیبہ ام العلوم ہے۔ اس سے معرفت اور قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ یہ حیّ قیوم کی توجہ ہے۔ جو اسے پڑھتا ہے۔ اسے ظاہری علوم کی ضرورت نہیں رہتی۔ جو شخص اسے نہیں

پڑھتا۔ وہ جاہل مجہول احمق اور ناداں ہے۔ مرشد کامل کی نگاہوں میں عالم وجاہل طالب یکساں ہے۔

کلمہ طیبہ میں چوبیس حروف ہیں۔ اور ہر حرف میں ہزار علم حکمت اور تصرف گنج ہیں۔ مرشد کامل توجہ سے کلمہ طیبہ منکشف کرتا ہے۔ اور ہر علم کلمہ طیبہ سے ظاہر کرتا ہے یہ بالکل صحیح ہے۔ کیونکہ حق سے حق ہے۔ مرشد کامل اس سے طالب کا ہر ایک مطلب حاصل کر سکتا ہے۔ اسے صاحب حضوری اور ولی اللہ بنا دیتا ہے۔ کلمہ طیبہ اور اس کے حاضرات کے وسیلے اس طرح حضور میں پہنچا دیتا ہے۔ کہ پھر اسے جمعیت و نصیب کی احتیاج نہیں رہتی۔

پس معلوم ہوا کہ جاہل بے نصیب۔ بے معرفت اور کافر ہے۔ قولہ تعالیٰ۔

ذَالِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ

یہ اس واسطے ہے کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کا مولےٰ ہے۔ جو ایمان لائے ہیں۔ اور کافروں کا مولےٰ نہیں۔

سنو! کامل عامل وہ ہے۔ جو ہر اسم اور اس کے حاضرات سے طالب کو ہم کلام اور صاحب حضوری بنا دے۔ تاکہ طالب کے دل میں کسی قسم کا غم اور افسوس باقی نہ رہے۔ وہ اسمار حسب ذیل ہیں:۔

اوّل۔ اسم اللہ جل شانہٗ، اس سے صاحب حضوری اور غرق فنا ہ فی اللہ ہوتا ہے۔ اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہدایت تلقین ہوتی ہے۔ اسی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اسم مبارک اور حضرت عثمان غنی رضہ اور حضرت علی مرتضےٰ کرم اللہ وجہہ حضرت امام حسن وحسین رضی اللہ عنہما۔ اور حضرت شاہ محی الدین رضی اللہ عنہ کے اسم مبارک، اور حضرت امام اعظم رضہ، حضرت امام شافعی رضہ، حضرت امام احمد حنبل رضہ اور حضرت امام مالک رضی اللہ عنہم اجمعین کے اسمائے مبارک سے فیوض و برکات سے حاصل ہوتے ہیں۔

حبس دم سے انبیاء اور اولیاء کی ہر ایک روح سے ملاقات ہوتی ہے۔ نیز چالیس ابدال کی ملاقات نصیب ہوتی ہے۔

حبس دم کے سبب مردہ و زندہ سارے غوث، قطب، فقیر اور درویش

ملاقات کرتے ہیں۔

حبسِ دم سے سارے فرشتے خاص کر جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوتے ہیں۔ اور الہام وپیغام پہنچاتے ہیں۔

حبسِ دم۔ سے صورِ اسرافیلؑ پھونکی جا سکتی ہے۔ جس ملک کو حبس دم والا برباد کرنا چاہے، حبس دم کر کے اسرافیلؑ کی کرنا پر پھونکے تو وہ ملک اس طرح برباد ہو جائے گا۔ قیامت تک آباد نہیں ہوگا۔ اور اگر حبس دم کر کے عزرائیل سے لب بہ لب اور دہن بہ دہن ہو کر پھونکے۔ تو دشمن فی الفور ہلاک ہو جائے۔ نیز اپنے نفس کے حاضرات کے وسیلے دوسروں سے ہمکلام ہو سکتا ہے۔ ملاقات کر سکتا ہے۔ اور احوال معلوم کر سکتا ہے۔

یہ مراتب اس شخص کے ہیں جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا ہو۔ اسی طرح صورت قلب اور صورت روح سے اس کو ملاقات ہوتی ہے۔ جس نے قلب اور روح کو پہچان لیا ہو۔ اسی طرح تمام نور ہو جاتا ہے بشرطیکہ اس نے نور کو پہچان لیا ہو۔ اسی طرح علم ہدایت کے جسم سے ملاقات ہوتی ہے۔ بشرطیکہ اس نے ہدایت کو حق پہچانا ہو۔ علے ہٰذا القیاس وہ اپنے جسم سے شیطان لعین کو جدا کر سکتا ہے۔ دنیا کو بطور غلام اپنے پاس بلا سکتا ہے اور اٹھارہ ہزار عالم کا تماشا دیکھ سکتا ہے۔ جو مرشد علم حاضرات کی تعلیم نہیں کرتا۔ مرید اس پر یقین ہی نہیں کرتا۔ بیدین و بے یقین مصاحب شیطان ہوتا ہے۔ اور نفس لعین کی قید میں مبتلا ہوتا ہے ؎

مرد مرشد میرساند ہر پیام
مرشد نامرد طالب ناتمام

طالب مطلوب کا خواہشمند مرشد محبوب، عالم اور بے طمع استاد ہونا چاہیئے۔ اور فقیر اولیاء باخدا بے کبر و بے ہوا ہونا چاہیئے۔

توکل اس بات کا نام ہے کہ ملک کے تمام خزانے تو اس کے قبضے میں ہوں اور مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے۔ لیکن آپ بالکل تارک ہو۔ متوکل کی یہ حالت نہیں ہوا کرتی ؎

از دست نارسا است کہ مکارہ پارسا است
فقر اضطراری او ست آں فقر بے حیا است

ع روشن ضمیر را چہ غم از اختلاط خلق    دریا بہ مشت خاک مکدّر نمی شود

علم دعوت کا عامل و عالم موذیوں کو قبل الاینذا قتل کرتا ہے۔ غالب اور تیغ زن ہوتا ہے۔ اگر ایک طرف لاکھوں کروڑوں سوار اور پیادے جمع کئے جائیں اور ایک طرف صرف عامل دعوت ہو۔ تو عامل کی طرف سے غیب سے فرشتوں کا لشکر نمودار ہو کر ان سواروں اور پیادوں کو ایک لحظہ میں اندھا اور دیوانہ بنا دے گا۔ کہ بدن کے کپڑے بھی پھاڑ ڈالیں گے۔ اور گھوڑے پر اس طرح سوار ہوں گے۔ جیسے گدھے پر، ان کے چھکے چھوٹ جائیں گے۔ اور تلوار کا وار تک نہ کر سکیں گے۔

اگر عامل دعوت تصوّر میں کسی کی آنکھ نکال نے یا بینائی دور کرے۔ تو فی الواقعہ اس دشمن کی آنکھ نکل آئے گی اور بینائی جاتی رہے گی۔ یا اگر بذریعہ تصوّر اس کے ہر ایک عضو سے زندگی بیلے گا۔ تو دراصل وہ عضو بیکار ہو جائے گا۔ اگر توجّہ سے اس کے زخم لگائے گا۔ تو ساری عمر بیکار رہے گا۔ کبھی تندرست نہ ہوگا۔ اس قسم کے ہتھیار اولیاء اللہ کے پاس ہوا کرتے ہیں ؎

خندہ ہا بر سلیۂ صافاں میکنی ہشیار باش
ہر کہ بر آئینہ خندد روئیش خندی خود کند

علم دعوت کا عامل اور صاحب تصوّر کامل صاحب توفیق، کمل، متحمل اور بردبار ہوتا ہے۔ بارگاہ الٰہی میں اسے جمال یا وصال حاصل ہوتا ہے۔

طالب اللہ کے وجود میں دماغ سے لے کر ناف تک ستّر مقام ہیں۔ جن میں سے ہر ایک کے حاصل کرنے میں توحید معرفت اور قرب الٰہی کے انوار متجلّی ہوتے ہیں۔ اور یہ صبح و شام کی مشق وجودیہ سے حاصل ہوتے ہیں۔ وہ ستّر مقام یہ ہیں:-

پانچ پانچ ہر ایک آنکھ میں، دس دس دونوں کانوں میں۔ ایک زبان پر پانچ سینے میں، پانچ قلب میں، دس دس ہر دونوں پہلوؤں میں، پانچ ناف میں چار عقل میں۔

نفس کو قتل کرنا حضوری خاص کا مرتبہ ہے۔ اس مشق وجودیہ کی ابتدا میں مقام لی مع اللّٰہ اور انتہا میں مقام فناہ فی اللہ حاصل ہوتا ہے۔ اور ہر ایک لطیفہ سے لطیفہ غیب الغیب کھلتا ہے۔ اور نور و حضور حاصل ہوتے ہیں۔ اور اس نور حضور میں تمام جواب باصواب و باشعور ہوتے رہتے ہیں ؎

فرشتہ گرچہ دارد قرب درگاہ
نگنجد در مقام لی مع اللہ

صاحب تصوّر کے طریق کی دو علامتیں ہیں :۔

اوّل ۔ حق کی وصیّت کرنا ۔

دوم ۔ صبر کی وصیّت کرنا

جو کچھ حضوری میں دیکھتا ہے ۔ اس پر صبر کرتا ہے ۔ اور خاموش رہتا ہے

حدیث ۔ مَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ فَقَدْ کَلَّ لِسَانُہٗ جس نے اپنے پروردگار کو پہچانا اس کی زبان گونگی ہوگئی ہے

چشم را بکشا بہ بیں رویت خدا
بالیقین دا عیان در دل صفا

رویت خدا ان اسماء کی برکت سے حاصل ہوتی ہے ۔ اسم اللہ اور اسم للہ کے تصور ۔ اسم لہٗ کی توجہ ۔ اسم ھُو کے تفکر ۔ اور اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے تصوّر سے ۔

تصوّر مشاہدے کا وسیلہ ہے اسم فقر سراسر فیض ہے فضل ۔ اور رحمت ہے مندرجہ بالا اسماء سے لقائے الٰہی کی رویت نصیب ہوتی ہے ۔ اللہ بس ماسوائے اللہ ہوس

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِکَاتِبِہٖ وَلِقَارِیْہِ وَلِحَافِظِہٖ وَلِمَنْ سَعٰی فِیْہِ

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ اَخَصَّ وَاٰلِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ

بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط

# خاتمہ

بحمد للہ کہ ختم آمد کتابے
کتابے مستطابے لاجوابے!

کتابے نے کہ روشن آفتابے
ز نور حق درو افتادہ تابے

شد ایں دنیا و مافیہا سرابے
کتابے طالباں را شربت آبے

شود بیدار عقل و کامیابے
کسے کہ خواند ایں روشن کتابے

بحکم حاجئے والا جنابے
دلش روشن چو روشن ماہتابے

فروغ راستی بر چہرہ او
ز دنیا ترک دنیا بہرہ او

بحرمین الشریفین جبہ را سُود
نشانے سجدہ ہا بر چہرہ موجود

بطفلی و جوانی عشق ورزید
بہ پیری و فقیری عشق ورزید

ز عالی ہمتی مسجد بنا کرد
جواد مسجد دگر شخصے کجا کرد

کنوں صد بار مے شویم دہاں را
بصد مسواک مے مالم زباں را

بدریا شست و شو سازم بدن را
بہ پوشم شستہ نو پیرہن را

دوگانہ اندر ایں مسجد گذارم
وزاں پس رو بسوئے قبلہ آرم

ز روح پر فتوح پیر باھُو
مدد در خواستہ گویم کہ یاھُو

اگر دیں دارم و گر بت پرستم
بیا مرزم بہر نوعے کہ ہستم

الٰہی ذرہ آتش بجاں ریز
شررے در پنبہ از استخواں ریز

یکے را پائے بشکستی و خواندی
دگر را بال و پر دادی و راندی

الٰہی واقف حال زارم
کہ من مسکین بجز تو کس ندارم

الٰہی یا الٰہی یا الٰہی!
بہ مشغولاں وقت صبح گاہی!!

بہ مہرو روئے کہ شمع انبیاء بود
بہ محبوبے کہ نامش مصطفےٰ بود

بشام بے چراغ تنگ حالاں
بجان بے گناہے خورد سالاں

بدعاے کاں بدرویشے در آید
بآہے کز دل صوفی بر آید

به محجوباں که در جلباب نور اند
بیا کان که دائم حضور اند!

بحرمات مرا مسعود گرداں
زفضلت عاقبت محمود گرداں

بحمد اللہ که آں کس را غلامم
عطائے او کند دفع ظلامم

محبتی مشفقی تا حبر یگانہ
شدہ ممنون احسان او زمانہ

که او ہست از غلام نقشبنداں
جبیں ہرائے مقامی نقشبنداں

بدارد بر جبیں داغ غلامی
که فضل الدین نامش ہست نامی

برائے ترجمہ اردو بصد شوق
کمر بستہ چناں برخواست از ذوق

که از تصنیف باہو رح عقل بیدار
رساند عقل را بر جائے ابرار

که از اسرار لاہوت است ایں گنج
نہاں چوں در کنوں بود بے رنج

تصوّف را لباس نو بپوشاند
به اردو جامه داده صدر نشاند

زعربی فارسی اُردو تراجم
کنایندہ زکتب اہل اکرم

برائے صوفیاں صافی صفا کیش
کشاده خوان یغما ہر درویش

به بینی گرد را با صدق خوانی
بہر حرفش نہاں گنج معانی

شریعت ہم طریقت ہم حقیقت
تصوّر ہم تفکّر ہم جمعیّت

تذکر را چناں بکشود بابے
نیابی در بخوابی صد کتابے

پے تاریخ ہاتف گفت ناگاہ
که داند شغل[۱۳۹۷] مرد واقف راہ

خداوندا طفیل شاہ ابرار
زشرّ نفس امّارہ نگہدار

خداوندا بحق غوث اعظمؒ
بر برکت پیر باہوؒ دور کن غم

طفیل چشتیاں و سہروردی
خط طومار عصیاں در نوردی

به پیراں نقشبندی ہم گناه بخش
طفیل جملہ مرداں اللہ بخش

رقم کرده است ایں محبوبِ عالم
بلطف شاه جیلان غوثؒ اعظم

---

[1] مالک دکان قومی، منزل نقشبندیہ کوچہ ککے زئیاں بازار کشمیری۔ لاہور

اپریل ۱۹۷۷ ←→ کتابت۔ محبوب ایم اے


NM
D.No-456